برائے خدا اور رضائے مصطفیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
برضائے حضور غریب نواز کارساز سلطان الہند قدس سرہٗ

رضا صدی کی تکمیل سعید پر خصوصی پیش کش از سرکار اعظم اجمیر شریف

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اُن کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا، آخر گیا

الطّاریُ الدّاریُ لِهفواتِ عبدِ الباریُ

۱۳۳۹ھ

(مکمل)

مؤلف
حضرت مولانا مولوی ابوالبرکات آل الرحمٰن مفتی اعظم ہند
محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری برکاتی رضی اللہ عنہ

ناشر
رضائے خواجہ پبلی کیشنز
مسجد اہلِ سنّت غوثیان، دہلی گیٹ، اجمیر شریف

برائے خدا و رضائے مصطفی جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

برضائے حضور غریب نواز کارساز سلطان الہند قدس سرہٗ

رضا صدی کی تکمیل سعید پر خصوصی پیش کش از سرکار اعظم اجمیر شریف

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اُن کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا، آخر گیا

الطّاری الدّاری
لہفوات عبد الباری

۱۳۳۹ھ

(مکمل)

مؤلفہ

حضرت مولانا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن مفتی اعظم ہند

محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

طالبِ دعا محمد ساجد صدیقی

ناشر

رضائے خواجہ پبلی کیشنز

مسجد اہلِ سنّت غوثیان، دہلی گیٹ، اجمیر شریف۔ 305001

رابطہ: 01452623012 /9414355399

اذیٰ کثیرا ط وان تصبروا وتتقوا فانّ ذٰلك من عزم الامور ..

(القرآن الکریم، ۱۸۶/۳)

بے شک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے بہت کچھ سُنو گے اور اگر صبر وتقویٰ کرو تو وہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

الحمدُ للہ! یہ زبانی اِدّعا نہیں، میری تمام کارروائیاں اس پر شاہد عدل ہیں، موافق اور مخالف سب دیکھ رہے ہیں کہ امرِ دین کے علاوہ جتنے ذاتی حملے مجھ پر ہوئے، کسی کی اصلاً پروا نہ کی۔ اصحابِ فقیر نے آپ کی طرف سے ہر قابلِ جواب اشتہار کے لاجواب جواب دیئے، جو بحمدہٖ تعالیٰ لاجواب رہے، مگر جناب کے مہذب عالم مقدّس متکلم مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی چاندپوری کے کمال شُستہ وشائستہ دشنام نامے (بریلی چپ شاہ گرفتار) کی نسبت قطعی ممانعت کردی، جس کا آج تک اُدھر والوں کو افتخار ہے کہ ہمارا گالی نامہ لاجواب رہا۔ گرامی منش مولانا ثناء اللہ امرتسری ممکن و موجود میں فرق نہ جان سکے، مقدوراتِ الٰہیہ کو موجودات میں منحصر ٹھہرایا۔ علمِ الٰہی کے نامحدود ہونے میں اپنے آپ کو متامل بتایا اور جاتے ہی رمضان جیسے مبارک مہینہ میں برعکس چھاپ دیا، میں ہَرا آیا۔ اِدھر اس پر بھی التفات نہ ہوا، عاقلاں نیکومی دانند پر اکتفا کیا۔ یہاں تک وقائع مکّہ معظّمہ میں کیسے کیسے معکوس اور مصنوع اکاذیب فاجرہ اخباروں میں کس آب وتاب سے چھپا کیے۔ ہرچند احباب کا اصرار رہا، فقیر اتنا ہی شائع کرتا ہے کہ ''یہ جھوٹ ہے'' اتنا بھی نہ کیا، پھر جب چند ہی روز میں حضرات کے جھوٹ کھُل گئے اور واحد قہار کے زبردست ہاتھوں نے اُن کے منہ میں پتھر دے دیئے۔ اس پر بھی میں نے اتنا نہ کہا کہ ''کیسا آپ صاحبوں کا جھوٹ کھُلا''۔ ایسے وقائع بکثرت ہیں، اور اب جو صاحب چاہیں امتحان فرمالیں۔ اِن شاء اللہ العزیز ذاتی حملوں پر کبھی التفات نہ ہوگا۔ سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔

میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، اِفترا کرتے، بُرا کہتے ہیں اُتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں۔ میں چھاپ چکا اور پھر لکھتا ہوں، میری آنکھ کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے آباءِ کرام کی آبروئیں عزّتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سپر رہیں،، اللّٰھم آمین۔

(ملخصاً ابحاثِ اخیرہ، صفحہ ۸۷، ۸۸، ۸۹۔ جلد ۱۵، فتاویٰ رضویہ مترجم)

بتوفیق اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا کلماتِ طیبات سے مقصدِ ناشر ظاہر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم، رؤف ورحیم اور میرے مشائخ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین و بارک وسلم کے صدقے میں اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ رضا صدی تمام عالمِ اہلِ سنّت کو مبارک فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین۔

فقط خادم مسلکِ اعلیٰ حضرت

ارشاد احمد مغربی رضوی نوری قادری چشتی

اجمیر شریف

بحمدہ تعالٰی

یہ رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا حق کو جگمگانے والا آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے عذر عاطل ولاطائل کو فی النار کرنے والا کتاب نفیس وجلیل ومبارک مسمّٰی بنام تاریخی

الطاری الداری لھفوات عبد الباری

۱۳۳۹ھ

حصہ اول

مؤلفہ حضرت مولٰنا مولوی ابوالبرکات آل الرحمٰن محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر جماعت مبارکہ رضائے مصطفٰے بریلی

باہتمام جناب مولٰنا مولوی حاجی محمد حسنین رضا صاحب مدظلہم

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

(فیض الحسن پ رقم)

بار اول / ۱۰۰۰ جلد — علاوہ محصول ڈاک — قیمت ۴/ ۰ر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللھم لک الحمد علیٰ ان ھدیت ولک الحمد علیٰ ما اعطیت ولک الحمد
علی ما صنعت ولک الحمد علی ما منعت یارب الارباب ربنا
لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ
انک انت الوھاب ○ ربنا انک من ازغتہ بعد اذ ھدیتہ
فقد اخزیتہ وما للظلمین من انصار ○ ربنا اننا سمعنا منادیا
ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا
وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار ○ ربنا فصل وسلم وبارک
علیہ وعلی الہ الاطہار وصحبہ الاخیار سبحنک ربنا فقنا
عذاب النار ○

مسلمانو۔ مسلمانو۔ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر قربانو۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے جسے کان رکھکر سنو۔ فاعتبروا یااولی الابصار کے مصداق بنو۔ مقلب القلوب والابصار سے ڈرو۔ اضلہ اللہ علی علم سے خوف کرو۔ اواخر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹؁ ہجریہ میں مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہاں پوری اعلیٰ حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں آئے۔ اور اعلیٰ حضرت سے مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی کے ملنے کی اجازت چاہی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا مولوی صاحب اپنے اقوال کفر وضلال ووبال ونکال سے توبہ فرمالیں تو میں خود

جاکر اُن سے ملوں گا اس پر مولوی صاحب موصوف گئے اور اُن سے ملکر اُن کا یہ جواب لکھا جو کلمات یا افعال کفریہ مجھ سے جناب کے نزدیک سرزد ہوئے اُن کو جناب تحریر فرمادیں اُن سب میں جن کلمات اور جن شرائط سے جناب تحریر فرمائیں اُس طریق سے میں توبہ کر کے طبع کرادوں اس پر اعلیٰ حضرت نے اُن کے ایک سو ایک اقوال جمع فرماکر ارسال فرمائے اور اُن سے توبہ چاہی اور ساتھ ایک مفصل تحریر جس میں ہر قول پر حکم شرعی کا بیان تھا ارسال فرمائی یہ تحریریں جناب مولٰنا مولوی حافظ حکیم نعیم الدین صاحب و جناب مولٰنا مولوی حاجی ابو العلا امجد علی صاحب و مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی و مولوی حافظ حشمت علی صاحب لکھنوی شب ۱۷ جمادی الآخرہ میں لکھنؤ لیکر گئے۔ مولٰنا نعیم الدین صاحب اور مولٰنا امجد علی صاحب کو دیکھکر مولوی عبدالباری صاحب کا جو رنگ بدلا قابل تماشا تھا۔

کسی نے آکر گاندھی کو مہاتما کہا اس پر مولوی عبدالباری صاحب بہت بگڑے اور کہا یہ لفظ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے تم سے گاندھی نہیں کہا جاتا ان حضرات علماء کرام سے کہا میں نے گاندھی کے مُنھ پر کہدیا ہے کہ ہم نے تم سے ایسی استعانت کی ہے جیسے کلاب وخنازیر (کتّوں سوئروں) سے کرتے ہیں میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اُس سے کہا ہے اب چاہے وہ کلاب وخنازیر کو نہ سمجھا ہو۔ ٹوپی کو گاندھی کیپ کہنے پر بھی ناراض ہوئے الحمد للہ یہ ہیبت حق تھی ورنہ مولوی عبدالباری صاحب خود اپنی تحریرات میں گاندھی کو جا بجا مہاتما لکھ چکے ہیں۔ بریلی کے ایک فتوے میں بحوالہ شرح سیر صغیر امام شمس الائمہ سرخسی یہ تحریر فرمایا تھا کہ دبے ہوئے عاجز مقہور مشرک سے اس طرح استعانت ہوسکتی ہے جیسی کتّے سے جس کا بیان المحجۃ المؤتمنہ میں مشرح ہے

مولوی عبدالباری صاحب نے بھی اہل حق کے سامنے اُسی کا اتباع کیا اُن کا فرمانا کہ میں نے اُس کے منھ پر بارہا کہدیا ہے اگرچہ وہ کلاب وخنازیر کو نہ سمجھا ہو جیسا ہی عاقلان نیک می دانند مگر کمال یہ کیا کہ خنازیر خود بڑھا لیے۔ خنزیر تو نجس العین ہے اُس سے کوئی کام لینا کیسے روا ہو سکتا ہے خیر اصل مقصود کے ذکر پر مولوی عبدالباری صاحب نے تار دیکر مولوی ریاست علی خاں صاحب کو بلایا کہ اُنھوں نے اپنے سیاہ سفید کا سارا اختیار انھیں کے سر رکھا تھا۔

اُنھوں نے تحریر مختصر سُنی اُس میں دلائل نہ تھے نہ تفصیل احکام تھی صرف اقوال اور اخیر میں توبہ کا ذکر تھا بعض جگہ مولوی ریاست علی خاں صاحب کو شُبہے لگے۔ جناب مولٰنا مولوی نعیم الدین صاحب نے تحریر مفصل سُنائی جس سے شُبہے زائل کیے اور اب یہ کہا کہ مولوی عبدالباری صاحب کے صرف اقوال کفریہ چھانٹ دیے جائیں مولوی سلامت اللہ صاحب فرنگی محلی پہلے تو اپنے اہالی میں بہت گرم ہوئے تھے پھر اُنھوں نے بھی یہی کہا کہ مولوی عبدالباری صاحب کے کفر چھانٹ دیجیے وہ توبہ کرلیں گے۔ مولوی ریاست علی خاں صاحب نے اسی مضمون کا خط اعلیٰ حضرت قبلہ کو لکھا اور اُس میں مولوی عبدالباری صاحب کا یہ بیان تحریر کیا۔ نہ معلوم اس تحریر میں ایک سو ایک میرے کفریات ہیں یا کچھ کفریات اور کچھ حرام اور کل میرے ہیں یا بعض اور شرکا کے اس پر یہاں سے یہ جواب گیا وہ ایک سو ایک اقوال صرف مولوی عبدالباری صاحب کے ہیں اُن میں کوئی لفظ دوسرے کا نہ لیا توبہ جس طرح کفر سے فرض ہے یوہیں ضلالت سے یوہیں معصیت سے معہذا بہت معاصی بعد استحلال سلک کفر ہی میں منسلک ہو جاتے ہیں نہ کہ ضلالات نہ کہ بروجہ استحسانات۔ اس پر مولوی ریاست علیخاں صاحب ۱۵۔ رجب ۱۳۳۹ھ کو اپنا تیسرا خط لیکر خود آئے جس میں مولوی عبدالباری

صاحب کا حاصل جواب یہ ہے کہ مجھکو نہ کفریات سے توبہ کرنے میں انکار ہے نہ ضلالت و معصیت سے جملہ کفر و شرک و معاصی سے توبہ کو فرض عین جانتا ہوں مختصر یہ کہ میں جیسی آپ فرماویں ویسی ہی توبہ کرنے کو تیار ہوں مولوی ریاست علی خاں صاحب نے معاصی میں تفریق چاہی کہ وہ اپنے گھر میں کچھ بھی گناہ کرتے ہوں اُن سے کیا بحث ہے اعلیٰ حضرت قبلہ نے فرمایا میں نے اُن کے وہی معاصی ذکر کیے ہیں جو حالات حاضرہ سے متعلق ہیں اور جن سے عوام پر ضرر رہے مولوی صاحب نے کہا کہ ہاں یہ حد مقرر ہوئی۔ حضرت اُن کے کفریات و ضلالات و محرمات الگ الگ چھانٹ دیں اعلیٰحضرت قبلہ نے فرمایا مولوی صاحب وہ تو چھنٹے ہوے ہیں میری مفصل تحریر جو اُس قدر مختصر کے ساتھ تھی اُس میں ہر ایک کا جدا حکم لکھا ہے مولٰنا مولوی نعیم الدین صاحب کے یاد دلانے پر کہ وہ مفصل تحریر میں نے جناب کو پڑھکر سنائی تھی مولوی صاحب موصوف کو یاد آئی پھر کہا تینوں قسمیں جُدا جُدا فرما دیجیے اعلیٰ حضرت نے فرمایا جناب خود ہی اُس مفصل تحریر سے چھانٹ لیں جس طالب علم کو دیجیے وہ چھانٹ لیگا کہا حضرت ہی چھانٹ دیں اس خط سوم میں کہ قلم مولوی ریاست علیخاں صاحب کی تھی اور زبان مولوی عبد الباری صاحب کی بہت کچھ اعتراض کے پہلو تھے جن کے دنداں شکن جواب تحریر فرمائے گئے اور اُن کی اخیر ضد پوری کرنے کے لیے ایک متوسط تحریر فرمائی جس میں ہر قول کا حکم جُدا گانہ تھا یہ دونوں تحریریں ۱۴ شعبان کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب براہ راست مولوی عبد الباری صاحب کو مرسل ہوئیں اور اُنھیں پندرہ دن کی مُہلت دی گئی کہ ۱۹ شعبان روز جمعہ تک جواب آجائے ۱۹ شعبان گزری شعبان پورا گزرا رمضان مبارک کی اتنی تاریخیں گزریں جواب نہ جب نہ اب اور دیں تو کیونکر نہ جواب

کی طاقت نہ توبہ کی توفیق وما یبدئ الباطل وما یعید اب ہم بتوفیقہ تعالیٰ وہ تمام خطوط اور یہ متوسط تحریر اور ہر موقعہ پر تحریر مفصل میں جتنے دلائل تھے وہ ملاحظہ مسلمین کے لیے شائع کرتے ہیں۔ اہل ایمان و انصاف جو حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا خاتم النبیین جانتے اور حضور کی شریعت مطہرہ کو ابدی ناقابل نسخ مانتے ہیں اللہ ورسول کی طرف متوجہ ہو کر بہ نگاہ انصاف دیکھیں کہ مولوی عبدالباری صاحب کے یہ اقوال دین متین و شرع مطہر کے صریح مخالف ہیں یا نہیں۔ ان سے توبہ شائع کرنا اُن پر فرض قطعی ہے یا نہیں تین تین بار توبہ کے محکم وعدے کر کے پھر جانا کیا معنے رکھتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں اور بہت منت سے کہ ابھی دروازہ توبہ کھلا ہے اذا قیل لہ اتق اللہ کے جواب میں اخذتہ العزۃ بالاثم سخت بلا ہے باطل سے رجوع اور حق کے لیے انقیاد عیب نہیں بلکہ باطل پر اصرار ہی سخت عیب و عار و موجب نار و غضب جبار اللہ کے نزدیک مردود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک مردود مسلمانوں کے نزدیک مردود اور توبہ و قبول حق اللہ عزوجل کے نزدیک محمود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک محمود مسلمانوں کے نزدیک محمود اور اسی سے عاقبت مسعود۔ واللہ غفور ودود وصلے اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علٰے صاحب المقام المحمود مالک الحوض المورود وعلیٰ آلہ وصحبہ والمومنین السعود علی التابید والخلود۔

خط اول مولوی ریاست علی خاں صاحب

حامداً و مصلیاً

از فقیر محمد ریاست علی بجالخدمت والا مرتبت مخدومی مکرمی جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب دام مجدہم

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض آنکہ جملہ کلمات مقدمہ جناب عالی کے مجملاً جناب مولوی عبدالباری صاحب سے نقل کیے انھوں نے جواب یہ عطا فرمایا کہ جو کلمات کفریہ یا افعال کفریہ مجھ سے جناب کے نزدیک سرزد ہوے اور ظہور میں آئے ہیں اُن کو جناب تحریر فرما دیں اُن سب ہیں جن کلمات اور شرائط سے جناب تحریر فرمائیں اُس طریق سے میں توبہ کر کے طبع کرا دوں اور نیز وہابیہ وغیرہ مخالف دین کی معیت کو اُس صورت میں ترک کر دوں کہ جناب اس اصل مقصود میں شرکت و معاونت فرمائیں اور خاص جناب ہی کے جلسے میں شریک ہونا ضروری سمجھا جائے گا نہ وہابیہ اور ہنود کے جلسہ میں پس اب فقیر کی رائے ناقص یہ ہے کہ جناب عالی مولوی عبدالباری صاحب کے افعال اور الفاظ کفریہ تحریر فرما دیں تاکہ اُن کے پاس بھیج دیے جائیں اور وہ اُس پر تعمیل فرما دیں اور جناب عالی کی خدمت میں ارسال کر دیا جاوے تاکہ جناب عالی بھی اُس توبہ کے الفاظ کو ملاحظہ فرما لیں اور پھر اُس کو طبع کروا دیا جاوے۔

رقیمہ فقیر محمد ریاست علی کان لہ اللہ القوی

۲۷۔ جمادی الاولی یوم یکشنبہ ۱۳۳۹ھ

اسی کے جواب میں مختصر و مفصل دونوں تحریریں ارسال فرمائی گئیں جن پر یہ دوسرا خط آیا۔

خط دوم مولوی ریاست علی خاں صاحب

حامداً و مصلیاً

از فقیر محمد ریاست علی بخدمت فیضدرجت عالی مراتب والامناقب دام مجدہم بعد سلام مسنون آنکہ فقیر نے ایک عریضہ بنام مولوی امجد علی صاحب ارسال کیا تھا غالباً پہنچا ہوگا۔ آج مولوی مختار صاحب کا کارڈ نازل ہوا اُس کے مضمون سے اطلاع ہوئی۔ فقیر واسطے جانے بریلی کے جمعہ کی نماز پڑھکر ایک بجے اسٹیشن پر گیا معلوم ہوا کہ آج کوئی گاڑی بریلی کی جانے والی نہ آئیگی ڈاک گاڑی میں شک ہے اس وجہ سے فقیر مکان واپس گیا بریلی جانے کو فسخ کیا اب غور کیا تو بریلی کے جانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی مولوی عبدالباری صاحب نے جو جناب والا کی تحریر کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اس تحریر میں مجھے تردد ہے یہ تفصیل طلب ہے نہ معلوم کہ اس تحریر میں ایک سو ایک میرے کفریات ہیں یا کچھ کفریات اور کچھ حرام اور ناجائز باتیں ہیں اور کل یہ کفریات یا محرمات میری طرف منسوب ہیں یا بعض میری طرف منسوب ہیں اور بعض اور شرکار جلسہ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ لکھا یا تھا کہ جو میری طرف کفریات ہوں اُن سے اطلاع فرمائی جائے میں بالیقین توبہ کرنے کو جس شرائط سے کہ جناب چاہیں میں تیار ہوں غالباً تو یہی امر ہے کہ اس کے جواب میں جناب نے یہ ایک سو ایک کفریات فقیر کے ظاہر فرمائے ہونگے کچھ اس میں حاجت استفسار کی نہیں مگر احتیاطاً استفسار ہے کہ یہ جملہ ایک سو ایک میری کفریات ہیں یا اسمیں کچھ فرق لہٰذا فقیر کی رائے ناقص میں یہ آتا ہے کہ فقیر کی بالفعل بریلی حاضر ہونے کی حاجت نہیں صرف جناب یہ تحریر فرمادیں کہ ان ان کفریات سے توبہ کرنا چاہیے۔

وہ جتنے الفاظ یا افعال کفریہ ہوں پھر تکلیف فرما کر بلا تحریر دلیل ارقام فرما کر فقیر کو ارسال فرماویں وہ میں مولوی عبدالباری صاحب کو روانہ کر دونگا کہ اتنی کفریات سے آپ کو علانیہ توبہ کرنا چاہیے کچھ میری جانے کی لکھنؤ کے بھی حاجت نہیں معلوم ہوتی آیندہ جو جناب والا کی رائے فقط اور نیز بار بار آمد و رفت میں خرچ کا بھی متحمل نہیں اور نہ اب اس کی ضرورت معلوم ہوتی مدعا فریقین کا ظاہر ہو گیا اب کارروائی باقی ہی اگر صفائی مابین ہو جائے تو نہایت ہی انسب بلکہ واجب ہے اور وہ توبہ کرنے کو تیار ہیں۔ از شاہجہاں پور۔

مورخہ ۲۵-جمادی الثانی یوم یک شنبہ المخطی محمد ریاست علی کان لہ اللہ القوی

اس کے جواب میں یہ مفاوضۂ عالیہ روانہ فرمایا گیا۔

پہلا مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ جناب والا مناصب بالا مراتب زید کرمہم۔ وعلیکم السلام۔

وہ ایک سو ایک اقوال صرف مولوی عبدالباری صاحب کے ہیں اُن میں کوئی لفظ دوسرے کا نہ تھا۔ توبہ جس طرح کفر سے فرض ہے یوہیں ضلالت سے یوہیں معصیت سے۔ توبہ کے لیے صرف کفر پر اختصار ضلالت و معصیت پر اصرار ہی مولیٰ عزوجل نے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فرمایا ہے نہ کہ بالکفر۔ معہذا بہت معاصی بعد استحلال سلک کفر ہی میں منسلک ہو جاتے ہیں نہ کہ ضلالات نہ کہ بروجہ استحسانات۔ حق حق گزارش ہی ہرگز مولوی صاحب پر تقریع و تشنیع کا ارادہ نہیں بلکہ صرف دو

مقصود دونوں کمال محمود اول خود مولوی صاحب کی خیر خواہی خصوصاً یوں کہ اُن کے والد ماجد سے مراسم برادرانہ تھے۔ دوم یہ امید کہ اُن کا ہدایت پانا ان شاء اللہ العزیز ہزاروں کا راہ ہدایت پر آنا ہوگا کہ فی سقوط العالِم سقوط العالَم۔ کیا اچھا ہو کہ مولوی صاحب اُس مختصر پرچے کو قبول کر کے بعد مہر و دستخط شائع فرمادیں۔ ہاں اُن ایا سوں ایک میں جو بے غائلہ ثابت ہو جائے میں اُسے کم کرنے کو تیار ہوں مگر انصاف ملحوظ رہے دور از کار تاویلات مکابرہ میں ہوتی ہیں یہ میں نے خیرخواہانہ پیش کیے ہیں نہ مخالفانہ کہ جواب میں تعصب و ضد کی حاجت ہو جو انصافاً صحیح ہے قبول حق اللہ و رسول و مسلمین کے نزدیک فضل صریح ہے یوں بناوٹ کو کہاں گنجائش نہیں ہوتی تمثیلاً ایک بات عرض کروں نہ اعتراضاً عبد الماجد کے اشد کفر آپ نے خود ملاحظہ فرمائے اُس کی نسبت مولوی صاحب نے چھاپا کہ ہم نے خوب تحقیق کر لیا اُس میں کوئی بات کفر کی نہیں مفتیوں نے کھینچ تان کر کفر لگائے ہیں جب یہاں سے اُس تحقیق کا مطالبہ ہوا تین رجسٹریوں کے بعد یہ جواب آیا کہ ہم نے اُس سے پوچھا تو نے کوئی کفر کیا ہے اُس نے کہا نہ۔ بس اتنی تحقیق ہمیں بس تھی۔ ملاحظہ ہو اسے اُس خط کے مضمون سے کس درجہ بعد کلی ہے۔ پھر آپ سے یہ فرمادیا کہ ہم نے بریلی لکھ بھیجا تھا کہ عبد الماجد نے توبہ کر لی کفر زائل ہو گیا یہ اُس تحریر خط کا صریح مناقض اور طرفہ یہ کہ محض خلاف واقع ہے یہاں آیا ہوا خط محفوظ ہے اُس میں وہی ہے جو میں نے اُس کا خلاصہ لکھا ذکر توبہ کا ایک حرف بھی اُس میں نہیں ایسی تاویلات نہ ہوں۔ یہ سُنا گیا کہ جمعیۃ العلما کی مستقل صدارت

وہابیہ کسی دیوبندی کو دینا چاہتے ہیں یہ اسلام پر اور بھی اشد ہوگا۔ مولوی عبد الباری صاحب خود کیوں نہیں اس کے مستقل صدر ہوئے کہ بہ نسبت وہابیہ پھر ہم سے قریب ہونگے اور اسلام پر اُن کا سا فتنہ و صدمہ نہ ہوگا میری یہ گزارش بھی مولوی صاحب تک پہنچا دیجیے والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ غرہ رجب مرجب ۱۳۳۹ھ

خط سوم شاہجہانپوری صاحب

حامداً و مصلیاً

از فقیر محمد ریاست علی بخدمت شریف معظم و محترم جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب زاد کرمہم۔ بعد سلام نیاز التمام آنکہ مولوی عبد الباری صاحب کو تحریر مبارک سے اطلاع دی گئی جو اب یہ فرمایا کہ مجھ سے اول تو کفریات سے توبہ کرنی تھی ٹھہری تھی نہ ضلالات اور محرمات سے اور اسی مضمون کا خط مولوی ریاست علی خاں سے جناب کی خدمت میں لکھوا دیا گیا تھا جناب نے اُس کو قبول فرمایا اُس وقت جناب نے یہ نہیں فرمایا کہ توبہ کفریات اور جملہ ضلالات اور محرمات سے بعلانیہ میرے سامنے یا مجامع میں کرنا پڑیگی بلکہ جناب نے اُسی بنا پر ایک سو ایک کفریات چھانٹ کر مولویان صاحب کے ساتھ میرے پاس روانہ فرمائے میں نے پھر بھی اقرار کیا کہ میں کفریات سے توبہ کروں گا مگر مجھکو تردد پیدا ہوا کہ کلمات اور افعال سب کے سب ایکسو ایک کفریات ہیں یا محرمات بھی ہیں اور یہ جملہ کفریات صرف میری طرف منسوب ہیں یا نہیں اور چونکہ میں نے بالفعل کفریات سے توبہ کرنے کا اقرار کیا ہے لہذا کفریات لکھد یے جائیں میں انشاء اللہ تعالیٰ توبہ کرلوں گا۔ آپ نے اُس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا توبہ جس طرح کفر سے فرض ہے

اسی طرح ضلالت سے یوہیں معصیت سے۔ توبہ کے لیے صرف کفر پر اقتصار ضلالت اور معصیت پر اصرار ہی مولے عزوجل نے واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فرمایا ہے نہ کہ بالکفر تو جواب اس کا یہ ہے کہ مجھکو نہ کفریات سے توبہ کرنے میں انکار ہے اور نہ ضلالت اور معصیت سے توبہ کرنے میں استکبار اور نہ قصد اصرار اور یہ جو آیت کریمہ جناب نے میرے بارے میں لکھی ہے استفسار کفریات کے جواب میں تو یہ آیۂ کریمہ منافق کے باب میں وارد ہے کہ وہ اخنس ہی کذا فی التفاسیر اور نیز مدارک میں ہی اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں او الباء للسبب ای اخذته العزة من اجل الاثم الذی فی قلبه وهو الکفر انتہی گو انحصار کفر کا نہ سہی لیکن منافق کے باب میں تو نازل ہوئی ہے۔ بہرحال ایک فرد منافقیت کی بھی بڑھائی گئی کہ میں مصداق منافقیت بھی ٹھہرا حالانکہ منافقیت سے توبہ کرنے کی بھی شرط جناب نے نہیں لگائی تھی اور ممکن ہے کہ کوئی اور فرد بھی بڑھائی جائے لہذا میں اول اہم امر سے توبہ کرنے کو تیار ہوں کہ وہ کفریات ہیں اُن کی افراد سے للہ آپ جلد اطلاع فرمائیں کہ کفر کی حالت میں ایک آن بھی رہنا قبیح تر ہے ورنہ میں اپنی کفریات کوئی نہیں جانتا میں اپنے آپ سے اپنے کفر کا اقرار کیوں کروں میں تو یہ کہتا ہوں انا المؤمن حقا آپ مجھکو میری جملہ کفریات تحریر فرمادیں پھر میں اپنی کفریات سے بلاشک توبہ کرلوں گا اور کونسا ایسا مسلمان ہوگا کہ جس کو توبہ کرنے کفریات سے انکار ہوگا مگر کفریات معلوم بھی تو ہوں کہ وہ کون کون سے ہیں اور کن کن سے توبہ کرنا مجھکو لازمی ہے کہ ویسی ہی اپنے آپ کو کافر تسلیم کروں دوسری یہ کہ محرمات اور معصیت میری بہت زیادہ اس سے

ہیں کہ اُن کا احاطہ کیا جاوے میں اُن سے توبہ کرتا ہوں اور اُن سے بھی ہیں توبہ کرنا فرض عین سمجھتا ہوں لیکن میں ہنوز توبہ پر جمنے کی سبب گناہوں کے قدرت نہیں رکھا ہر چند کہ میخواہم کہ معصیتی نہ کنیم لیکن سبب نافرمانی تو عجز وانکسار ما آمدہ وبس گو جناب کل اوامر پر عمل کرنے کی قدرت اور جملہ منہیات سے بچنے کی قدرت رکھتے ہوں لیکن میں نہیں رکھتا البتہ توبہ ضرور کرتا ہوں اور جملہ کفر اور شرک اور معاصی سے توبہ کرنے کو فرض عین جانتا ہوں اور جھوٹی توبہ آپ کے خوش کرنے اور دکھانے کو میں پسند نہیں کرتا یہ وجہ میری معصیت سے توبہ نہ کرنے کی آپ کے سامنے یا بالعلانیہ پڑتی ہے نہ نعوذ باللہ تکبر اور انفت جیسا کہ آپ نے سمجھ لیا اور مصداق آیۂ کریمہ مسطورہ کا ٹھہرا دیا تیسری یہ کہ جناب نے باوجود کافر سمجھنے میرے کے فتوے میرے واسطے جمعیت علمار کرام کا صدر بنانے کا دیا ہے تو نہ معلوم یہ کونسی شریعت کا فتوی ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے کے مجھکو صدر علمار کرام کا بنایا جاوے مختصر یہ ہے کہ میں جیسے آپ فرماویں ویسے ہی توبہ کرنے کو تیار ہوں مگر ایک کام کو کہ فرض عین ہے اور جمہور علمار کا قبول کیا ہوا اور سواد اعظم اس پر قائم ہے وہ یہ کہ سلطان روم اور اہل روم کفار سے مغلوب ہوگئے اور یہ ظلمہ چاہتی ہیں کہ اہل اسلام کا استیصال کر دیا جاوے اور اسلام کو روے زمین سے مٹا دیا جاوے جس کی امداد جانی اور مالی سے کرنا جمہور علمار نے فرض اہم سمجھا ہے اور حتی الامکان معاونت فرما رہے ہیں آپ پر بھی لازم اور فرض ہے کہ آپ امداد مالی اور لسانی اور تحریری وغیرہ سے شرکت فرمائیں اور اگر بالفرض ہماری توبہ شکنی بھی کسی وقت خدانخواستہ کسی امر سے پائی جائے تو آپ اپنے فرض پر قائم رہیں اور کسی وجہ سے

ہمارے شریک ہو کر کام کو انجام نہ دے سکیں تو اپنا جلسہ علیحدہ منعقد فرما کر
تلقین اور پر عمل فرض عین کے فرماتے رہیں اور حتی الامکان جد وجہد جو فرض اور
ضروری ہے فرماتے رہیں اور سواد اعظم اور جمہور علماء کے اختلاف کو ترک اور
وعید اتبعوا سواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار کو ملحوظ خاطر
رکھیں اور صرف دعا کی آڑ سے اس فرض سے سبک دوشی نہ اختیار فرمادیں
کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ
اجمعین آپ سے زیادہ مستجاب الدعوات تھے بایں ہمہ اس فرض اہم کو
صرف دعا پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے یاایھا النبی جاھد
الکفار والمنافقین واغلظ علیھم کا امر فرمایا اور لاکھوں صحابہ کرام نے
جانیں اس کوشش میں سپرد کیں، علاوہ اس کے اپنے وقت پر وقتاً فوقتاً جملہ
مسلمین نے۔ الغرض میں تو توبہ کی تحریر مع دستخط ومہر شائع کروادوں اور
آپ للہ مسلمانان روم کی معاونت اور اسلام کی امداد جس طرح کہ شرع میں
ضروری اور فرض ہے جان اور مال سے تحریر اور تقریر سے جس طرح کہ
جمہور مؤمنین کر رہے ہیں فرماتے رہیں اور اس اپنے معاہدہ پر آپ اپنے
دستخط ومہر فرما کر شائع فرمادیں اور تاوقتیکہ مقصود حاصل نہ ہو اس سعی کو
مع اپنے احباب اور مخلصین اور معتقدین کے جاری رکھیں اسی میں خداوند
کریم کی اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے اور میں
اور نیز تمام علماء کرام اسی سے راضی ہیں۔ و بس فقط
اس خط پر یہ صحیفۂ قدسیہ امضا فرمایا گیا۔

دوسرا صحیفۂ قدسیہ

بگرامی ملاحظہ مکرم ذی الکرم جناب مولوی ریاست علیخاں صاحب زید کرمہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ (۱) میرے نزدیک یہ کوئی اہم بات نہیں کہ کفریات وضلالات ومحرمات جدا جدا کر دیے جائیں یہ میری تحریر مفصل سے حاصل ہے اس کے لیے تو یہ کیوں رُکے تین فہرستیں بنانے میں ایک بڑا نقص حائل ہے بعض اقوال کفر وضلال وحرام مے دو یا تین احتمالوں میں دائر ہونگے کہ اس صورت پر کفر اس پر ضلال اس پر حرام اور واقع اُن میں سے ایک ہی ہوی اب اگر اُنھیں ایک ہی فہرست میں رکھیں باقی صورت یا صورہ رہ جائیں گی اور ممکن کہ واقع وہی متروک ہو تو ناواقع سے توبہ ہوی اور واقع سے نہ ہوئی اور اگر ہر فہرست میں رکھیں تو ایک کے دو یا تین قول ہو جائیں گے ایک سوا ایک سے عدد بہت بڑھ جائے گا اور بلا وجہ بڑھیگا اور بہر حال غیر واقع سے توبہ کا الزام ہوگا جو بے معنے ہے لہذا فہرست یونہیں رہے اور جس امر میں شبہہ پڑے میرا مضمون مفصل موجود ہے (۲) اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا کریمہ اخنس ہی پر رد نہیں بلکہ ہر مصر بر اثم بعد الاستتابہ پر تو یہ فرمانا کہ انحصار کفر کا نہ سہی لیکن منافق کے باب میں تو نازل ہوئی ہے میں مصداق منافقیت بھی ٹھہرا عجیب ہے۔ (۳) اخنس کا نفاق یقینا کفر تھا کفر میں انحصار حکم خود نہ مان کر پھر اپنے آپ کو مصداق نفاق نازل فیہ الکریمہ ٹھہرانا سخت اعجب ہے (۴) آیت میں لفظ اثم مطلق ہے نہ کہ خاص نفاق اسی کی تفسیر میں مفسرین نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ارشاد ذکر کیا ہے کہ سخت گناہ ہے کہ آدمی سے اُس کا بھائی اتق اللہ کہے اور وہ جواب دے کہ علیك بنفسك تفسیر ارشاد العقل دیکھیے اُنھوں نے اثم کی تفسیر الفساد والنفاق کی ہے تفسیر کبیر میں وجہ اول یہی رکھی کہ ذلك الا اثم

ھو ترک الالتفات الی ھذا الواعظ وعدم الاصغاء الیہ

اور وجہ دوم میں بھی صرف کفر نہ لیا بلکہ جہل وعدم النظر فی الدلائل بھی۔ معالم التنزیل میں اثم کو ظلم سے تفسیر کیا اور وجہ دوم کو بصیغہ ضعف و تمریض بیان فرمایا کہ وقیل معناہ اخذتہ العزۃ للاثم الذی فی قلبہ (۵) مدارک ہی کو دیکھیے آپ نے جو عبارت نقل کی وہ انھوں نے مؤخر رکھی ہے متصل کی مقدم عبارت آپ نے چھوڑ دی کہ حملتہ النخوۃ وحمیۃ الجاھلیۃ علی الاثم الذی ینھی عنہ والزمتہ ارتکابہ دیکھیے ایک تو مطلق اثم لیا جس سے منع کیا جائے ثانیا بعد نہی اس کا ارتکاب بتایا یہ نفاق پر کیونکر صادق کہ وہ قطعا سابق (۶) لاجرم یہ فرمانا کہ ایک فرد منافقیت کی بھی بڑھائی گئی محض غصہ ہے (۷) یہ اور بھی عجب ہے کہ منافقیت سے توبہ کی بھی شرط جناب نے نہیں لگائی تھی اگر آپ کے نزدیک منافقیت بھی ہے تو کیا وہ کفریات سے خارج ہے جن سے توبہ مشروط وموعود تھی (۸) فرمایا ممکن ہے کہ کوئی اور فرد بھی بڑھائی جائے آپ اطمینان رکھیں توبہ لینے کے لیے کوئی شے کفر و ضلال ومعصیت سے باہر نہ بڑھے گی (۹) انا المؤمن حقا کا حصر کہ صرف آپ ہی مسلمان ہیں اگرچہ اُس خط کے جو آپ نے حضرت حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولٰنا مولوی حافظ حاجی شاہ سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو لکھا تھا جس میں تمام مسلمانان عالم کا اسلام محض برائے نام بتایا تھا بلحاظ دیگر مسلمین منافی نہیں مگر خود آپ کے لحاظ سے ضرور منافی ہے اُس میں آپ نے اپنے نفس کو بھی صراحۃً صرف نام کا مسلمان بتایا تھا اور یہ کہ آپ کو کافر سے کچھ وجہ امتیاز نہیں پھر آپ مؤمن حق کیسے ہو سکتے ہیں

نہ کہ آپ ہی مؤمن حق ہوں (۱۰) نہ میں نے ادعائے عصمت یا حفظ کیا تھا نہ آپ سے محفوظ بننے کی خواہش کی وہ گناہ کہ ان کارروائیوں میں ہو رہے ہیں اور عوام اُن میں آپ کے مقلد بن رہے ہیں اُن سے توبہ کو کہا تھا (۱۱) علمائے کرام کا لفظ تو آپ نے بڑھا لیا میں کسی طرح وہابیہ و دیوبندیہ و امثالہم واتباعہم کو کرام نہیں کہہ سکتا نہ جبتک آپ سچے ثابت ہوں علمائے کرام پر آپکی صدارت چاہوں (۱۲) اُن علما مصادیق اضلہ اللہ علی علم پر آپ کی صدارت کی وجہ خود اُس میں عرض کر دی تھی کہ بہ نسبت وہابیہ پھر ہم سے قریب ہونگے اور اسلام پر اُن کا سا فتنہ وصدمہ نہو گا یعنی شر اھون من شر (۱۳) یہ بھی غلط ہے کہ باوجود کافر اور منافق جاننے کے منافق کا حال اوپر معلوم ہولیا اور کفریت قول کافریت قائل نہیں آپکا فرق نہ کرنا عجیب (۱۴) ایسے علما کو سواد اعظم اور اُن کے مخالف کو شذ فی النار کا مصداق بتانا خود غلو فی الدین وافترا علی الدین ہے (۱۵) بفرض باطل اگر وہ مجمع سُنی بھی ہوتا تو مشرکین سے وداد واتحاد حمایت میں اُن پر اعتماد اُن سے استعانت واستمداد اُن کی غلامی وانقیاد جو یہ مجمع کرتا اور عوام سے کرا رہا ہے اس کے بعد سُنی نہ رہتا ولو اعجبک کثرۃ الخبیث کیا ان کفریات وضلالات ومحرمات میں اتباع فرض ہی اور مخالف فی النار۔ حاشا بلکہ شرعا وہی اور اُن کا متبع شذ فی النار کا سزاوار (۱۶) بفرض باطل اگر وہ مجمع سنی ہی رہتا جن میں اکثر مجاہیل و ناقصین وقاصرین ہیں تو آجکل کے چند ہندیوں کا قول وعمل حجت شرعیہ ہونا اور وہ بھی ایسی کہ مخالف جہنمی یہ شریعت پر اشد افترا ہے (۱۷) یہ کونسا مسئلہ عقائد کا ہے فرعیات میں دیکھیے ہر امام نے کسی نہ کسی

قول میں جمہور کا خلاف کیا ہے امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ مدت رضاع
میں امام شافعی رضی اللہ تعالے عنہ تحلیل متروک التسمیہ عمداً میں امام
مالک رضی اللہ تعالے عنہ طہارت و حل سور کلب میں امام احمد
رضی اللہ تعالے عنہ ابطال وضو بفضل زن میں خلاف جمہور ہیں وقس
علیہ شذ فی النار وہ ہے جو معاذ اللہ ان کو شذ فی النار بتائے
(۱۸) ذرا آنکھ کھولیے کتنی بار تحریراً و تقریراً شائع کر دیا ہے کہ مخالفت
اُن کفریات و ضلالات سے ہے نہ کہ امداد سلطنت اسلام سے تو اس
میں مخالف بنا کر شذ فی النار کا اُلٹا صیغہ کیسا شدید مکابرہ ہے (۱۹)
اسے فرض عین کہنے کا شرع سے ثبوت بھی دیجیے گا ام تقولون علی اللہ
مالا تعلمون ○ (۲۰) حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم و صحابہ
کرام نے دعا ہی پر اکتفا فرمائی جبتک حکم جہاد نہ تھا ہمیں بھی حکم جہاد نہیں
آپ خود مان چکے ہیں دیکھیے اپنا رسالہ ہجرت صفحہ ۲ و صفحہ ۱۲ و صفحہ ۷
حتی کہ صفحہ ۵ پر ہے جدال و قتال کو اس وقت اعانت بمال کو مسلمانان
ہند پر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت صفحہ ۸ پر ہے جب مصطفے
کمال پاشا اور اُن کے رفقا کی قوت فنا ہو جائے اُس وقت ہمارا فرض
ہوگا کہ مدافعت کریں لوگوں میں جوش پیدا کریں قطع تعلق سے کام لیں
سودیشی کی تحریک میں حصہ لیں تو آپ کے نزدیک بھی ابھی ان میں سے
کچھ بھی فرض نہیں پھر مسلمانوں پر مُنھ آنا اور شذ فی النار کا مصداق بنانا
شذ فی النار بننا ہے یا نہیں (۲۱) میں پھر عرض کرتا ہوں کہ محرمات و
ضلالات و کفریات سے توبہ کو آرے بلے لیت و لعل امروز فردا آجکل
میں ڈالنا سخت مہلکہ ہے فہرست آپ کے پاس پہنچ چکی ہے مفصل تحریر

دوبارہ مرسل توبہ فرما کر وہابیہ و دیوبندیہ و امثالہم وہنود عنود وجملہ
مشرکین ومرتدین وضالین سے پاک ہو کر ہم سے ملجائیے خالص اہلسنت
کے جلسے کیجیے جو چندہ اہلسنت کا اُس مجمع ضلالات میں پہنچ چکا ہے
اُسے خالص اپنے قبضہ میں کیجیے جو تدابیر جائز ومفید وممکن ہوں سب
اہلسنت ملکر بتجویز وترویج کریں پھر دیکھیے کہ ہم غربا آپ کی خدمت کو
حاضر ہیں یا نہیں اول تو کفار ومرتدین وضالین دور ہو کر ظہور برکات
کی امید ہے اور بالفرض کامیابی نہ ہو تو عذاب سے رہائی اور ثواب کی
امید تو ہے واللہ الہادی یہ تیسرا خط ہے اس کے بعد میں این وآن
میں وقت ضائع نہ کرونگا جیسی دور ازکار باتیں اب تک ہوئیں ایسی
ہی ہوئیں تو التفات کی حاجت نہ جانوں گا صرف ان دو آیتوں کی
تلاوت کافی سمجھوں گا یایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ
نصوحا ○ ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون ○ وحسبنا اللہ
ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہ
وصحبہ اجمعین اٰمین والحمد للہ رب العلمین۔
فقیر احمد رضا قادری غفرلہ دوم شعبان معظم ۱۳۳۹ھ بہت اچھا میں آپکی
خاطر ایک مضمون وسیط حاضر کرتا ہوں کہ نہ بسیط کے دیکھنے سے آپ کو
تکلیف ہو جیسے پہلی بار نہ دیکھا نہ وجیز کی طرح مجرد اقوال بے تفصیل احکام
ہوں جس کی آپکو شکایت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہار جیت مقصود
نہیں میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان میں جو بے غائلہ ثابت ہو جائے اُسے
کم کرنے کو تیار ہوں۔ یہ میرا انصاف ہے آپ اللہ کو مان کر یہ انصاف
کیجیے کہ جہاں جہاں غائلہ دیکھیے اُن سے فوراً توبہ شائع فرمائیے بعض اگر

زیر بحث رہیں اُن کے فیصلے پر قطعی و مسلم سے توبہ کو موقوف نہ رکھیے کہ یہ پھر
عناد و اصرار ہوگا اور جن میں شبہے لگے مکابرہ نہ ہو جس کی نظیر پہلے گزارش
کر چکا ہوں۔ غرض جو کچھ کیجیے اللہ عزوجل و حضور سید المرسلین صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو حاضر جان کر کیجیے پھر بعونہ تعالے
دم کے دم میں معاملہ صاف ہے۔ کیجیے اور جلد کیجیے اور صدق دل سے
کیجیے جس طرح میں کہتا ہوں کہ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب ○ مسموع ہوا کہ یہاں کے جلسے سے بعض آزاد پابندان
افساد نے آپ کو روک دیا کہ توبہ نہ کرنا اور اُن کی نہ ماننا توبۂ فرعون و
جماعت ہامان کا حال آپ سے مخفی نہیں۔ دیکھیے ہمارا آپ کا سچا مالک و
مولے عزوجل فرماتا ہے واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ
باللہ انہ سمیع علیم ○ ان الذین اتقوا اذا مسھم طئف
من الشیطن تذکروا فاذا ھم مبصرون ○ واخوانھم
یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون ○ دن بے وجہ گزرتے جاتے
ہیں میں ۱۵ دن یعنی ۱۸ شعبان روز پنجشنبہ تک انتظار کروں گا و بس و
حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ وابنہ
وحزبہ اجمعین آمین۔

فقیر قادری غفرلہ ۳ شعبان معظم ۱۳۲۹ھ یوم الاربعاء

مولوی ریاست علی خاں صاحب کل یہاں سے تشریف لے گئے لہٰذا براہ
راست آپ کو مرسل اور اب ایک دن کی مہلت اور بڑھائی جاتی ہے
۱۹ شعبان روز جمعہ تک یہاں جواب آجانا ضرور ہے فقط ۴ شعبان ۱۳۲۹ھ

تحریرات ہدایت نامہ توبہ مولوی عبدالباری صاحب

یہ تین تحریریں ہیں ایک مختصر جس میں صرف خلاصہ اقوال اور آخر میں توبہ از کفر و ضلال و وبال دوسری مفصل جس میں ہر قول کا تفصیلی حکم اور حسب حاجت بیان دلائل یہ دونوں وہ ہیں کہ علما لیکر گئے تھے تیسری تحریر وسیط کہ اُن کے اصرار پر لکھی اور رجسٹری شدہ بھیجی اس میں دلائل کا حوالہ اُسی تحریر مفصل پر ہے مگر یہ دوبارہ تفصیلی احکام فرنگی محلی صاحب کی خاص ہٹ پر لکھی گئی اس میں تبیین احکام تحریر مفصل سے بھی زائد ہے۔ ہم یہاں اولا تحریر متوسط بتمامہ نقل کریں اس کے بعد تحریر مختصر کی حاجت نہیں کہ یہ اُس کے تمام مضامین کو حاوی ہے اور تفصیلی احکام زائد اس کے بعد تحریر مفصل۔ دلائل و ابحاث اس سے لیجیے اور تفصیل احکام کے لیے خاص اسی تحریر متوسط کی طرف رجوع کیجیے کہ اُس کے بعض اجمالات و ابہامات بھی اس میں مشرح و معین کر دیے گئے ہاں فرنگی محلی صاحب کے بعض اقوال اس میں بھی بطور خلاصہ ہیں ہر قول میں اُن کے بعینہ الفاظ تحریر مفصل میں دیکھیے اور اُسی کے حاشیہ پر ہر قول کا پتا بحوالہ صفحہ بتا دیا گیا ہے وباللہ التوفیق۔

تحریر متوسط ہدایت توبہ مولوی عبدالباری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں فقیر عبدالباری لکھنوی فرنگی محلی بصدق دل اقرار کرتا ہوں کہ (۱) کتاب فلسفۂ اجتماع تو دہ کفر و ارتداد ہے اُس کے مصنف کو کہنا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت نہ ہوا کفر ہے (۲) اکابر سادات و علما و جملہ مسلمین زمانہ کا اسلام برائے نام بتانا اور اُن میں اور کفار میں امتیاز نہ ماننا

کفر ہے (۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۴) مبطل ختم نبوت کو مولٰنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۵) جس نے علم اقدس سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاصۂ الوہیت میں خدا کا شریک مانا مجلس میلاد مبارک کو جنم کنہیا خرافات کہا اُسے لکھنا نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر قلباً ہی کفر اور نیچر کی تہذیب پر ہے تو اِضلال عوام و سخت شنیع و حرام (۶) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سا علم غیب ہر بچے پاگل جانور چوپائے کو ماننے والے دن بھر اپنی نبوت جپنے کو تسکین بتانے والے کو خیر اللاحقین بالمہرۃ السابقین کہنا اعتقاداً کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۷) دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس نے اللہ تعالٰے کا ظالم جاہل چور شرابی ہونا تک جائز کہا مولٰنا صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال ہے (۸) وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرمی جناب مولٰنا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمۂ کفر و اضلال ہے (۹) مجتہد تبرائیان کے جلسۂ تعظیم و تعزیت میں دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال و حرام ہے (۱۰) اُس کی فاتحہ خوانی کہ توزیعا حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے دلی تعلق بتانا کہ کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ اضلال و حرام ہے (۱۱) تبرائیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصاً معظم جاننا کفر ہے (۱۲) تا (۱۴) تبرائی کو بلا تقیید مقتدائے مذہب کامیاب ہستی کہنا اُس کے محاسن کا اعتراف اُس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا اقل درجہ اضلال و حرام ہے (۱۵) سنی علما کی طرف بنجکنی اسلام دیکھکر اُس پر خوش ہونے کی نسبت کرنا افترا و حرام ہے اور اُنھیں واقعی

ایسا جاننا کہ سنی علما کہنا کفر (۱۶) اس بنائے کاذب پر تبرائی کو ان سنی علما سے بدرجہا بہتر سمجھنا تقلید یہود ہے کہ ھؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا (۱۷) حکیم الامہ سے جس کی طرف اشارہ ہے اُسے سُنی علما میں داخل کرنا تحقیقاً کفر ورنہ اضلال و حرام (۱۸) مشرکین سے اتحاد جس طرح ہو رہا ہے حرام قطعی و کبیرہ شدیدہ ہے اُسے روا جاننا کفر (۱۹) اُسے بمصلحت ممنوع نہ جاننا شریعت پر افترا (۲۰) اس میں کوئی نقص نہ بتانا کفر (۲۱ تا ۲۳) اُس میں دینی فائدہ[۲۲] اور مسلمانوں کی بہبود بتانا اُسے[۲۳] فرض اسلامی کے لیے ضروری جاننا کذب و اضلال و ابتداع فی الدین ہے (۲۴) اُسے محل استحسان میں خدا کی حکمت بالغہ کا کرشمہ ماننا کلمۂ کفر ہے (۲۵) اُس کا حامی ہونا حرام کی حمایت ہے کہ کفر یا اقل درجہ اشد حرام ہے (۲۶) دشمنان خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ملحوظ رکھنے کا ادعا کذب قبیح و اضلال صریح ہے (۲۷) مسلمانوں کو اُس کے مضبوط رکھنے کی ترغیب کفر یا کم از کم دعوت حرام و اغوائے عوام ہے اور حدود مذہب کے اندر رہکر کی قید ایسی ہے کہ مسلمانو حدود تقوے میں رہکر شراب خواری پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ (۲۸) خدا سے پوری توقع ہے کہ وہ اتحاد کی تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے عظیم پہلوے کفر پر مشتمل ہے جس طرح یہ کہنا کہ خدا سے پوری امید ہے کہ وہ زنا کی تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے (۲۹) موالات غیر محاربین میں زیادہ سے زیادہ عصیان ہو حرام قطعی ہیں شک کا صاف پہلو ہے اور قطعیات میں شک کفر و ضلال ہے (۳۰) کفار کے ساتھ دل سے متحد ہونا کفر ہے

(۳۱) اُن سے دلی اتحاد کی غرض رکھنا خواہش کفر ہے (۳۲) اس کی غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہ کرنا حکم واغلظ علیھم کی ناپسندی ہے کہ التزاماً کفر ورنہ سخت حرام ہے (۳۳) اُن کی مذہبی رواداری کا استحسان کفر ہے (۳۴) اتحاد کے ایسے مشرکین کے ساتھ معاشرت میں خلوص کا برتاؤ لازم ماننا شریعت پر افترا ہے اور بنظر مقصد توزیعاً کفر و حرام (۳۵) مساعی اسلامیہ میں کفار سے متحد ہونا خود اپنی قید کا ذب امور معاشرتی کار داور کفار کو بطانہ بنانا[۳۶] کہ سخت حرام ہے (۳۶ و ۳۷) کفار سے خلوص بڑھانے کی درخواست۔ یوہیں[۳۷] یہ کہنا کہ میں برادران ہنود سے عرض کرتا ہوں کہ اتحاد خلوص سے ہو حقیقۃً ورنہ صورۃً تکذیب قرآن ہے (۳۸ تا ۴۶) یہ اقوال کہ ہندو ہمدرد۔ برادران[۳۹] وطن ہمدرد۔ یقیناً[۴۰] بلامعاوضہ ہمارے ہمدرد[۴۱] با اخلاص۔ ہمارے[۴۲] دل میں اُن کے اخلاص نے گھر کرلیا۔ مشکل[۴۳] میں اُن کی ہمدردی خرق عادت کی نظیر۔ مہاتما[۴۴] گاندھی کی ذات۔ برادران[۴۵] ہند ہماری مصیبت میں ہمدرد۔ ہماری[۴۶] بیکسی میں ہماری طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والے خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہمکو اپنا دلی دوست بنانے والے۔ سب بدستور کلمات کفر ہیں (۴۷ تا ۵۱) مہاتما گاندھی مہاتما[۴۸] جی۔ ہندو[۴۹] شریف قوم بے عوض محسن۔ بہادر[۵۰] قوم مصیبت میں ہمدرد۔ لفظی[۵۱] شکر گزاری سے غنی۔ مدح سرائی مشرکین ہے اور وہ بھی جھوٹی کہ سخت حرام ہے (۵۲) مشرک کی عظمت کرنا کہ صراحۃً بالاختیار ہے حسب تصریح ائمہ کفر ہے۔ (۵۳) مہاتما کہنا سخت تعظیم مشرک وکلمۂ کفر ہے (۵۴ و ۵۵) برادران ہند کی عزت۔ اُن[۵۵] کی تنقیص شان نہ چاہنا تکذیب قرآن کریم ہے۔

(۵۶ تا ۵۹) جابجا برادران وطن[۵۷] - برادران ہنود - ہندو[۵۸] بھائی -
یہاں تک کہ جن مشرکوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا جلایا اُن کو بھی بھائی[۵۹]
کہنا حرام ہے (۶۰ تا ۶۲) حمایت دین میں مشرک کا پس رو بننا
اُسے[۶۱] اپنا رہنما بنانا - جو وہ کہے[۶۲] وہی ماننا سب لا اقل حرام ہے -
(۶۳) قرآن و حدیث کی عمر بُت پرست پر نثار کرنا منافی اسلام
ہے (۶۴) پس روی مشرک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم کی سنت بتانا کلمۂ کفر ہے (۶۵) اُن معاملات سے کہ آیات
سیف و غلظت نے نسخ فرما دیے استناد جہلا حرام اور تمرداً کفر ہے
(۶۶) کافر اجیر و خودسر میں تسویہ جواز حکم بالجزاف ہے کہ حرام اور خود
اپنی منقولہ عبارت فتاوے عزیزیہ کے مناقض و خلاف ہے (۶۷) مصطلحات
صوفیہ کے مجازات سے بھی حقیقت بت پرستی پر استدلال اور وہ بھی
ایسا کہ جسے وہ شکست دیں کہیں اُسے فتح دیں بنانا ضلال و
اضلال ہے (۶۸) اظہار حسرت کا پہلوئے بے معنے نکالنا اصرار
علی المعصیۃ ہے کہ حرام اور اقراری کفر ہے (۶۹ و ۷۰) امر دین میں
ان مشرکین سے یوں استعانت یہ اعتماد یقیناً حرام ہیں اور انہیں
جائز بتانا کلمۂ کفر (۷۱) مساعی اسلامیہ میں اُن کی مددگاری کی
توقع بدخواہی اسلام ہے (۷۲) اُن کی مدد سے قوت ملنے کا
زعم تکذیب قرآن کریم ہے (۷۳) اُن سے یوں عہد موافقت
حرام قطعی ہے (۷۴) اُسے پورا کرنے کو لازم بتانا شریعت پر افترا
ہے (۷۵) اُس کے دوام میں سعی حرام پر اصرار ہے کہ اشد حرام
اور اقراری کفر ہے (۷۶ و ۷۷) عام ملکی فوائد میں ہنود کی تقدیم - وہ

چاہیں تو گھر بھی بخشدینا حرام ہیں (۷۸) ان مشرکین سے برو
احسان جائز ماننا شریعت پر افترا ہے (۷۹ و ۸۰) قربانی گاؤ کہ
بیشک شعار اسلام ہے اور جبتک ہنود ہنود ہیں اُس کا باقی رکھنا واجب
اُسے یوں کہنا کہ واجب نہیں۔ ترک کا اختیار ہے غلط حکم بنا کر اضلال
ہے (۸۱) خدا اس اتحاد مقصد کو کامیاب کرے خوشی کفار کے لیے
شعائر اسلام مٹنے کی دعا اور منجر بہ کفر یا لااقل حرام ہے (۸۲)
آیۂ والبدن سے قربانی گاؤ ثابت مان کر اُس کے ایما کا انکار تحریف
قرآن عظیم ہے (۸۳) میں آیندہ گائے کی قربانی نہ دونگا عام
مسلمین میرا اتباع کریں خوشنودی مشرکین کے لیے ترک واجب کا
عزم اور مسلمانوں کو اس کی طرف دعوت اور حرام ہے (۸۴)
میں نے چھوڑدی اور مشورہ دیا کہ لوگ چھوڑدیں اقراری اضلال ہے
(۸۵) ہندو اس سے نہیں روکتے صریح کذب و وقاحت ہے
(۸۶) واجب ہوتا جب بھی ترک ممکن تھا حکم مان کر ابطال و ضلال
ہے (۸۷ تا ۹۰) وہ لذیذ نہیں۔ قیمتی نہیں اور جانور افضل ہیں۔
پورینے جانور کی قربانی بہتر ہے یہ سب واجب شرعی چھڑانے اور
شعار اسلام مٹانے کے لیے اغوا ہے (۹۱) اسی طرح رواداری
مذہبی ہوگی تو گائے کی قربانی خود موقوف ہوجائے گی بمتعدد پہلوئے
کفر و ضلال و حرام پر ہے (۹۲ تا ۹۶) ہم وطن کا خیال لازم
ہے ان کے اخلاق نے یہ بات میرے دل میں پیدا کی۔ دلی اتحاد کی
غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہیں۔ مسلمان اپنے فعل سے
اُن کا دل نہ دکھائیں۔ مسلمان ضرور مروت کریں گے گائے بڑی چیز

نہیں حدود اسلام کے اندر رہکر ہم ہر امر ہندوؤں کی مرضی کے موافق کرسکتے ہیں یہ سب اُن کی مروت سے قربانی گاؤ چھوڑنا اور اقرار اُبھی حرام اور اصرار اگر اقراری کفر ہے (۹۷) مسلمان خود ہی جس شے کا شائبہ بھی ہو کہ ہندوؤں کو گوارا نہ ہوگا اُس سے تحرز کریں جہاں تک مذہب اجازت دے فنافی المشرکین ہونا ہے اور اللہ و رسول کے ساتھ جو برتاؤ عام مسلمین کا ہے اُس سے بھی مشرکوں کو بڑھانے کی خواہش (۹۸) مسلمانوں پر بدگمانی کہ خوشنودی نصاریٰ کے لیے اپنے مذہبی شعار پر مصر ہیں اور اُس پر یقین کرنا سخت حرام در حرام ہے (۹۹) اس بنائے فاسد پر یہ زعم کہ ان کی قربانی بلا شبہہ حرام جھوٹی آرڈ سے تحریم حلال و کلمۂ کفر ہے (۱۰۰) مسلمان اُسے نہ چھوڑیں تو انھیں کافر بتانا بھی کلمۂ کفر (۱۰۱) اُس کا گوشت مردار بتانا شریعت پر افترا اور بدستور تحریم حلال سے کلمۂ کفر ہے۔ ان میں بعض کہ بجائے خود کلمۂ کفر نہوں بحالت استحسان کہ ظاہر ہے اور بحال اصرار اقراری حکم سے سب کفر ہیں۔ ایک سو ایک یہ اور ان کے مثل اور جتنی واقع ہوئیں اُن تمام منافیات اسلام و مخالفات احکام سب سے توبہ کرتا ہوں وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد النبی التواب الغفور الاواب وآلہ الآل واصحابہ الاصحاب وبارک وسلم الی یوم الحساب آمین والحمد للہ رب العلمین۔

تحریر مفصل ہدایت توبہ بر مولوی عبد الباری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ○ وقال تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم ویدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھر یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیٔ قدیر ○ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم وبئس المصیر ○ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل بنی اٰدم خطاؤن وخیر الخطائین التوابون۔

ان آیات کریمہ واحادیث صحیحہ کی بنا پر فقیر عبد الباری فرنگی محلی عفی عنہ امور ذیل بنظر اعلان حق واطلاع جملہ برادران اسلام تحریر کرتا ہے۔ واللہ علیٰ مانقول وکیل۔

اس میں دو فصلیں ہیں فصل اول مرتدین کی حمایت و تعظیم۔

(۱) میرا ایک خط ہمدم لکھنؤ ۲۸۔ستمبر ۱۹۱۸ء میں مصنف فلسفۂ اجتماع کی نسبت شائع ہوا تھا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا مولوی

عبدالماجد کے متعلق ثابت نہ ہوا عبدالماجد کے کفر کا میں قائل نہیں خواہ
مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم دینا اگر رائج ہو جائے تو کم ایسے ہوں گے
جن کے متعلق کہا جائے کہ وہ مسلمان کافر نہیں۔ وہ جو ارباب فتویٰ ہیں
ان کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جائے گی۔ اب میں اس قابل ہو سکا
کہ دیانۃً عبدالماجد کے متعلق رائے دے سکوں مجھے اطمینان ہو گیا۔ اُس
وقت تک مجھے اُس کے اقوال پر اطلاع نہ تھی اب معلوم ہوا کہ بلاشبہ
فلسفۂ اجتماع تودۂ کفر و ارتداد ہے مثلاً عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت
مجہول النسب بچہ ہونا اور یہ کہ توحید کے بعد کسی کو رسول ماننے کی حاجت
نہیں اور یہ کہ قرآن اپنے دعوے توحید پر قائم نہ رہا تعظیم رسول کا
اُس میں ایک حرف بھی ہونا نہ چاہیے تھا اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں قرآن میں بڑھالیں وغیرہ وغیرہ۔ اب
میں ایمانًا تصدیق کرتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ کی تاویلات نہیں بلکہ قطعًا
یقینًا بلاشبہ فلسفۂ اجتماع کفر اور اُس کا مصنف کافر مرتد ہے جو
اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر (۲) ایک عالم نبیل سید جلیل
حسیب نسیب حامی سنت ماحی بدعت خلف رشید اکابر اولیا کو
قبلۂ عقیدت کیشاں و کعبۂ درویشاں لکھکر اس طرح تحریر کرنا کہ اب اپنا
مسلک ظاہر کرتا ہوں کہ زمانہ لا یبقے من الاسلام الا اسمہ
کا ہے اب چاہے آپ ہوں یا میں عبدالماجد یا مولوی صاحب سب اثر
سے زمانے کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے
کافروں کا امتیاز کیا جائے تکفیر جملہ امت موجودہ بتاتا ہے اور وہ کفر
ہے (۳) اپنے کفر پر اقرار لاتا ہے اور وہ کفر ہے اور سباق و سیاق

دونوں شاہد کہ خود اور اپنے قبلہ و کعبہ اور تمام مسلمین زمانہ کو عیارنفس اسلام میں کاذب کہا کہ اسلام کا صرف نام ہی نام ہے مسمے منفقود اور کافروں سے ان کے امتیاز کی راہ مسدود (۴) خاتم النبیین کے معنے خود یہی ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں یہی معنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام وسلف صالح سے متواتر اور یہی ضروریات دین سے ہوکر اذہان تمام امت میں دائر و سائر۔ اشباہ والنظائر میں ہے اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات جو کہے کہ عوام کے خیال میں تو خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا اُس نے نہ صرف تمام امت مرحومہ بلکہ خود حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بھی عامی و نافہم بنایا یہ چار وں صریح کفر ہیں پھر دھوکے کے لیے فضیلت میں بالذات کی قید لگا کر اُسی جملہ میں کھولدیا کہ حضور کا آخر الانبیا ہونا اصلا کچھ فضیلت نہیں کہ اس معنے پر خاتم النبیین سے مدح صحیح ہی نہ بتائی۔ اس کے متصل صاف کہا کہ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح نہ کیجیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے یہ پانچواں کفر ہے پھر اور بڑھکر کہا کہ اسے فضائل میں کچھ دخل نہیں یعنی خود کسی طرح فضیلت ہونا درکنار کسی فضیلت کی مؤید بھی نہیں یہ چھٹا کفر ہے پھر کہا اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے دوسرے رسول اللہ کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ ایسے

ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں یہ ساتواں اور آٹھواں کفر ہے پھر اسی معنے کی بنا پر کہا اس قسم کی بے ربطی خدا کے کلام میں متصور نہیں یہ نواں کفر ہے جب یہی معنی قطعاً ضروریات دین سے ہیں تو ساری امت مرحومہ کے طور پر خدا زیادہ گو اور نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ایسے ویسے ٹھہرے اور عبارت قرآن بے ربط والعیاذ باللہ تعالے پھر خاتم النبیین کے معنے بھی بالذات گڑھے اور انبیا کو نبی بالعرض ٹھہرایا یہ قرآن عظیم کی تفسیر بالرائے اور اللہ عزوجل پر افترا ہے صفحہ ۳۴ میں اپنے اس الحاد کا یہ عذر کیا کہ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم اس مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور اگر کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہدی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا صحابہ کرام سے ابتک تمام امت کو عقیدۂ ایمانیہ قرآنیہ میں کم التفات اور اس کی فہم میں قاصر اور بے ٹھکانے بات کہنے والے ماننا یہ دسواں گیارھواں بارھواں کفر ہے۔ نہیں نہیں یہ تینوں الزام خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہیں کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ آیت کے معنے حضور وہ سمجھے جو اس طفل نادان نے گڑھے قطعاً وہی ارشاد فرمائے جن کو یہ نتیجہ کم التفاتی اور فہم کی نارسائی اور بے ٹھکانے بات کہتا ہے یہ سخت تر تیرھواں چودھواں پندرھواں کفر ہے پھر کہا صفحہ ۱۶- اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے یہ سولھواں کفر ہے پھر صفحہ ۳۳ پر صاف تر کہا اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا یہ سترھواں کفر ہے صفحہ ۳ و صفحہ ۹ پر خود براہ فریب کہا تھا کہ ختم نبوت بمعنی

معوض کو تاخر زمانی لازم ہے اب اُسے منتفی فرض کیا تو قطعاً ملزوم بھی منتفی
ہوگیا ختم زمانی اور اُس کا تراشیدہ ذاتی کچھ نہ رہا اور خاتم ہونا بدستور
باقی رہا یہ دونوں جگہ اُس کا اٹھارواں اُنیسواں کفر ہے۔ ختم نبوت کہ تمام
مسلمان باجماع اُسے قرآن عظیم سے ثابت مانتے آئے قرآن کریم سے
بالکل نکل گیا کہ وہ تو مراد قرآن نہیں ورنہ خدا زیادہ گو ہوا اور قرآن بے ربط
اور بلی بے قدر اور جو مراد قرآن ہے اُس سے یہ لازم بھی نہیں ورنہ اس
کے انتفا سے وہ باقی نہ رہتا تو قرآن اس سے خالی رہا یہ بیسواں کفر ہے۔
غرض بلاشبہ فتوائے علمائے حرمین شریفین حق ہے کہ یہ شخص کافر مطلق
ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور اسے مولانا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر واضح وظاہر (۵) جس نے کہا شیطان کا حال دیکھ کر
علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے
شیطان کو یہ وسعت علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی
نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے
علم محیط زمین بلاشبہ فضیلت ہے اس فضیلت میں شیطان کو نبی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم پر ترجیح دینا اُس کا پہلا کفر ہے۔ شیطان کی وسعت علم
نص سے ثابت ماننا اور حضور کی وسعت علم بے ثبوت جاننا دوسرا کفر
ہے پھر جب نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے اسے ثابت ماننے کو ایسا شرک
کہا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں تو ضرور اُسے صفت خاصۂ الوہیت مانا
پھر اُسی منہ سے اُسے ابلیس کے لیے ثابت جانا تو بداہۃً ابلیس کو خدا کا
شریک ٹھانا یہ تیسرا کفر ہے پھر اتنی بڑی فضیلت عظیمہ کہ صفت خاصۂ
الوہیت سے اتصاف ابلیس کے لیے ثابت اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم سے مسلوب یہ چوتھا کفر ہے۔ ضرور فتوائے علمائے حرمین شریفین
حق ہے کہ یہ شخص کافر مطلق ہے اور جو اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے
ایسے کو اسلامی خطابوں سے مخاطب کرنا اور کہنا نہایت ادب سے
معافی کا خواستگار ہوں کم از کم کبیرۂ شدید اور مسلمان جانکر ہے تو
صریح کفر (۶) جس نے کہا بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور
کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الی قولہ) نبی غیر نبی میں وجہ
فرق بیان کرنا ضرور ہے اُس نے بیشک نبی صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم کو سخت گالی دی اور علم اقدس کی شدید توہین کی جس کے ظاہر بیان
وقعات السنان وغیرہا میں ہیں بیشک فتوائے علمائے حرمین شریفین
حق ہے کہ یہ شخص کافر مطلق ہے جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر اللہ لے
خیر اللاحقین بالمہرۃ السابقین کہنا کفر ظاہر (۷) جس نے کہا
جہل ظلم چوری شراب خوری سے معارضہ نافہمی ہے یہ کلیہ ہے کہ جو
مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے اُس نے اللہ کا جہل ممکن مانا یہ اُس کا
پہلا کفر ہے ظلم کے ایک معنے ہیں ملک غیر میں بیجا تصرف وہ اس معنے
پر بھی ضرور مقدور عبد ہے تو اسے بھی اپنے رب کے لیے ممکن مانا تو ضرور
ہے کہ غیر خدا بمقابلہ خدا مالک مستقل ہو جس کے ملک میں خدا کا بیجا
تصرف پر اے ملک میں تصرف ہو اور وہ نہو گا مگر خدا کے عباد اور اُن کی
ملکیں سب ملک خدا ہیں تو ضرور دوسرا خدا مانا یہ اُس کا دوسرا کفر ہے
پھر عبد لاکھوں پر ظلم کر سکتا ہے تو اس کے خدا کے مقابل بھی لاکھوں
مالک مستقل ہو جگے تو لاکھوں خدا ہوے یہ تیسرا بلکہ لاکھوں کفر ہے

پھر خدا کیلئے چوری کرنا جائز بتایا یہ چوتھا کفر ہے چوری نہ ہوگی مگر مال غیر کی تو یوں بھی خدا کے سوا دوسرے کو مالک مانا یہ پانچواں کفر ہے۔ پھر انسان ہزاروں کی چوری پر قادر تو اُس کے معبود کے مقابل ہزاروں مالک مستقل ہوگئے تو ہزاروں خدا ہوے یہ چھٹا بلکہ ہزاروں کفر ہے پھر انسان کا شراب پینا نہیں مگر اُسے مُنھ کی راہ سے اپنے جوف میں داخل کرنا تو اُس کے معبود کے مُنھ ہوا یعنی وہ سوراخ جس میں کھانے پینے کی چیزیں باہر سے ڈالی جائیں یہ ساتواں کفر ہے اُس کے پیٹ ہوا کہ کھانا پانی مُنھ کی راہ سے اُس میں ڈالا جائے یہ آٹھواں کفر ہے۔ اُس کا معبود صمد نہیں کھوکھل ہوا یہ نواں کفر ہے پھر لاکھوں فواحش عیوب نجاستیں خباثتیں ذلتیں فضیحتیں عبد کے لیے ممکن ہیں وہ سب اس کے معبود کے لیے ممکن ہوئیں یہ دسواں بلکہ لاکھوں کفر ہے۔ شناسب نہیں کہ یہ شخص کافر اور اسے مولنا صاحب کہنا اور اپنے زعم کے اسلامی جلسوں کا صدر بنانا اور مسلمانان ہند کا شیخ ٹھہرانا سب کفر ظاہر۔

(۸) جو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا منکر ہے اور نمبر ۸ سے [illegible] تک کے مرتدوں کو مسلمان کہتا بلکہ اُن سے ہم عقیدہ ہونے کا مقر ہے اور اُن کے سوا صدہا کفریات کا قائل جن کا بیان چابک لیث سے ظاہر ہے وہ بھی بیشک کافر اور اُسے مکرمی جناب مولنا صاحب السلام علیکم لکھنا کفر ظاہر (۹) تبرائی روافض حسب تصریح کتب معتمدہ اور خود میرے اقرار سے کہ میں نے سنہ ۱۳۲۱ھ میں بریلی جاکر کیا مرتدین ہیں اُن میں کسی کے جلسۂ تعظیم و تعزیت میں دل سے شرکت اور خود اسی دن اپنے یہاں موت

ہو جانے کے سبب شرکت جسمانی سے محرومی کی معذرت حدیث اذا ماتوا فلا تشہدو ھم کی مخالفت کے علاوہ تعظیم کفر ہے (۱۰) مرتدین کی فاتحہ خوانی کفر ہے اور بحکم حدیث جلسہ خیر و شر کا پسند کرنے والا اس میں شریک جلسہ خیر کے ثواب اور جلسہ شر کے عذاب میں پورا حصہ دار ہے نہ کہ خاص دلی تعلق رکھنے والا (۱۱) مرتد کو مسلمان کہنا کفر ہے (۱۲) بلا اضافت بمرتدین مقتدائے مذہب کہنا کامیاب ہستی کہکر ھم الفائزون میں داخل کرنا (۱۳) اس کے محاسن کا اعتراف کرنا (۱۴) اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا موجب غضب جبار و لرزش عرش کردگار ہے (۱۵) سنی علما پر افترا تھا کہ معاذ اللہ انھوں نے اسلام کی بیخ کنی کو دیکھا اور اس پر خوش ہوئے اور اگر عیاذا باللہ ایسا ہوتا تو انھیں سنی علما کہنا کفر (۱۶) لہذا یوں کہنا کہ میں ان شیعہ مجتہد کو ان سنی علما سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں یہود کی شاگردی تھی جو مشرکین کو کہتے ھؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا ۝ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ ہدایت پر ہیں (۱۷) حکیم امت کہلوانے سے جدھر اشارہ ہوا سے سنی علما میں داخل کرنا جدا کفر تھا۔

فصل دوم مشرکین سے اتحاد

(۱۸) مشرکین سے اتحاد وداد دوستی موالات کہ سب کا حاصل ایک ہے بلکہ اتحاد سب میں زائد ہے حرام قطعی و کبیرہ شدیدہ ہے اس کا استحلال بلکہ استحسان صریح کفر ہے اور یہ کہنا کہ میں نے اتحاد ہنود میں کوئی فعل خلاف شرع روا نہیں رکھا سخت عجیب سبحٰن اللہ

مشرکین سے اتحاد خود ہی سخت حرام اشد کبیرہ ہے اُس میں اور کسی گناہ
کی آمیزش کی کیا حاجت یہ اُن قیامت خیز ناپاکیوں سے برارت کی
پیش بندی ہے جو شیاطین عوام نے اس ملعون اتحاد میں کیں مثلاً
مشرک کی ٹکٹی اُٹھانا اُس کے ماتم میں مساجد کو بے چراغ کرنا سروپا
برہنہ اُس کی مغفرت کی دعا مسجد میں کرنا۔ مشرکوں کو مساجد میں واعظ
مسلمین بنانا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کرکے مسند مصطفے صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر بٹھانا قرآن مجید اور رامائن کو ایک ڈولے میں رکھکر مندر
میں لیجانا دونوں کی پوجا کرنا ماتھوں پر قشقہ لگوانا رام لچھمن پر پھول
چڑھانا مشرک کی جے پکارنا خطبۂ جمعہ میں مشرک کا نام مقدس
ذات پاکیزہ خیالات کہکر داخل کرنا رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم پر یہ افترا کہ جب حضور مدینۂ منورہ تشریف لے گئے تو کفار مدینہ
سے آپ نے اتحاد کیا ایسا اتحاد کہ مسلمانوں اور کفار کو امۃ واحدہ
فرمایا یعنی ایک دوسرے سے ایسے ملجاؤ کہ گویا ایک قوم ہوجاؤ مشرک کو
نبی بالقوہ بتانا رضاے ہنود کو رضاے معبود بتانا ایسے مذہب کا
ایجاد جو ہندو مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرے پریاگ و سنگم معابد
مشرکین کو مقدس علامت بنائے وغیرہا کفریات ملعونہ مگر انصافاً
یہ آگ اسی ملعون اتحاد ہی نے لگائی تیرہ سو برس سے کبھی کلمہ گو ان خبیث
ناپاکیوں کے مرتکب ہوئے تھے پھر ہندو اتحاد کے اتحادیوں نے جیسا
جیسا اُس کے پھیلانے میں ملک کی زمین کو سر پر اُٹھالیا اُس کا ہزلدوال
حصہ بھی ان کفروں کی بندش میں جوش نہ دکھایا لاجرم وہ سب انھیں
کے سر ہیں فانما علیک اثم الاریسیین (۱۹) یہ کہنا کہ مصلحت ہو تو

اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں اللہ ورسول و شریعت پر افترا ہے
(۲۰) اور اس سے بھی عام تر ہے کہ مسلمان رہکر اتحاد پیدا کرنے میں
کوئی نقص نہیں۔ یہاں شرط مصلحت بھی نہ لگی اور نفی مطلق نقص نے
کراہت تنزیہی تک نہ رکھی (۲۱ و ۲۲) اور ترقی ہوئی کہ اتحاد سے
ہمارا دینی فائدہ مد نظر ہے مجھے بڑی مسرت ہے کہ ہندو مسلمانوں کا
اتحاد ہوگیا اس میں فریقین کی بہبودی ہے یہ کم از کم استحباب کا درجہ
آگیا (۲۳) اور پوری ترقی ہوئی ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اب وہ
حرام قطعی واجب ہوگیا نہیں نہیں بلکہ فرض۔ کہ ایک فرض اسلامی
کے لیے ضرورت ہے (۲۴) اتحاد خدا کی حکمت بالغہ سے ایک حکمت کا
کرشمہ ہے اس کے اثر سے خواہ مخواہ اگر خدا نے چاہا گائے کی قربانی
از خود چھوڑ سکتے ہیں حکیم عزوجل کے ہر فعل میں حکمت بالغہ ہی ہیاننک
کہ تخلیق کفر و کافر میں ع دوزخ کرا بسوزد گر بولہب نباشد۔ مگر یہ
محل مدح اتحاد میں تھا اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ رنڈیوں کے
چکلے ہیں خدا کی ایک حکمت بالغہ ہے اس کے اثر سے خواہ مخواہ اگر
خدا نے چاہا نکاح کی علت از خود چھوڑ سکتے ہیں یہ حکمت الٰہی کی توہین
ہوئی (۲۵) بلاشبہہ صحیح ہے کہ میں ہندوؤں کے اتحاد کا حامی ہوں
یہ اللہ واحد قہار سے خم ٹھوک کر لڑائی لینی ہے اس کے اعدا سے اتحاد
ضرور اس کے اولیا سے عناد ہے اور وہ فرماتا ہے من عادی لی
ولیا فقد اذنتہ بالحرب (۲۶) ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد
میں بھی ملحوظ رکھا ہے اللہ تعالٰے فرماتا ہے فان اللہ عدو للکفرین ۹
اس کی محبت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ اس کے دشمنوں سے ملکر

ایک ہوگئے (۲۷) مسلمان حدود مذہب کے اندر رہکر اتحاد کو مستحکم و
مضبوط کرلیں یہ مسلمانوں کو اضلال واغوا تھا مسلمانوں کا مذہب اتحاد
مشرکین کو حرام وکفر بتارہا ہے حدود مذہب میں رہکر اس کی ابتدا ہی
محال ہے نہ کہ استحکام اس کی نظیر یہی ہے کہ مسلمان حدود تقوے میں
رہکر شراب خواری پر مضبوطی سے قائم ہوجائیں (۲۸) خدا سے پوری
توقع ہے کہ وہ اتحاد کی تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے یہ کہنا کہ
خدا سے پوری امید ہے کہ وہ زنا کی تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے
کفر سے کتنا نیچے رکھتا ہے (۲۹) موالات غیر محاربین زیادہ سے زیادہ
عصیان ہو نصوص قطعیہ قرآنیہ ہیں کہ مطلقاً ہر کافر سے موالات سخت
کبیرہ ہے اور اسی کا اس درجہ استحسان ہو رہا ہے یہ بہر حال کفر ہے۔
(۳۰ و ۳۱) ہم دل سے اُن سے متحد ہونا چاہتے ہیں ب میں دلی
اتحاد کرنے کی غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہیں کرتا صوری
اتحاد حرام تھا اور دلی قطعاً کفر (۳۲) واغلظ علیہم۔ ولیجدوا فیکم
غلظۃ میں ضرور اُن کی دل آزاری کا حکم ہے حکم الٰہی کو ناپسند کرنا مسلمان
نہیں رکھتا (۳۳) اگر اتحاد قائم رہا اور اسی طرح رواداری مذہبی
ہوئی تو گائے کی قربانی میں اہمیت نہ رہے گی وہاں تک معاشرتی امور
کی ٹٹی تھی اب صاف اُن کے مذہب کا روا رکھنا آگیا انا للہ وانا
الیہ راجعون (۳۴) ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے معاشرتی امور
میں اُن کے ساتھ خلوص کا برتاؤ ہم پر لازم ہے وہاں تک تو چاہنا ہی
تھا اب وجوب ہوگیا (۳۵) مشائخ اسلامیہ میں سب متحد ہوکر کام کرینگے
یہ امور معاشرتی کا جواب ہے اور ساتھ ہی اطاعت احکام کو جواب ہی

(۳۶ تا ۴۶) ہندو[ص ۲۶] اس قسم کے تعلقات خلوص سے بڑھائیں کہ گائے کی
قربانی کا خیال ہی مسلمانوں کو نہ آئے ب میں[ص ۹] برادران ہنود سے عرض
کرتا ہوں کہ اتحاد خلوص سے ہو۔ ج ہندو[ص ۲۲] اپنی ہمدردی کا عوض نہ مانگیں
د میں[ص ۲] برادران وطن کو اُن کی ہمدردی کی اُجرت دیکر اُن کے مرتبہ کو
گھٹانا نہیں چاہتا ہ ہمکو[ص ۲] یقین ہے کہ ہم سے کوئی معاوضہ ہمارے ساتھ
ہمدردی کا برادران وطن نہیں چاہتے و نہ[ص ۶] اُن کے اخلاص کا یہ عوض
ہے کہ ہم اُن کو اجیر فرض کرکے اُن کا بدلہ دیں ز ہمارے[ص ۶] دل میں اُن کے
اخلاص نے گھر کرلیا ہے ح یقیناً[ص ۵] مشکل زمانہ میں غیر مسلم کی ہمدردی
کو خرق عادت سمجھتا ہوں ہندوؤں میں اس کی نظیر دی جاسکتی ہے وہ
مہاتما گاندھی کی ذات ہے ط برادران[ص ۵] ہند کی ہمدردی ہماری
مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جب وقت کلمہ گو بھی معاونت حق سے
گریزاں تھے ی اُن[ص ۵] کا دست اتحاد ہماری طرف بڑھا جب یار اغیار
ہوگئے ک وہ[ص ۶] بہادر قوم خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے ہمکو اپنا دلی دوست
بنانا چاہتی ہے یہ تمام و کمال قرآن عظیم کی تکذیب ہے مشرک اور
مسلمانوں کا ہمدرد۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے لا یألونکم خبالا ودّوا ما
عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم
اکبر وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کرینگے اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں
پڑنا بیشک عداوت اُن کے مونہوں سے ظاہر ہوچکی ہے اور وہ جو اُن کے
سینوں میں دبی ہے اور بڑی ہے اور فرماتا ہے ان یثقفوکم یکونوا
لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء
وودوا لو تکفرون ۝ وہ تمھیں پائیں تو تمھارے دشمن ہوں گے

اور اپنے ہاتھ اور زبان بدی کے ساتھ تمہاری طرف پھیلائیں گے اور
اُن کی خوشی تو یہ ہے کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
(۴۷ تا ۵۱) وہ مہاتما گاندھی کی ذات ہے ب مہاتما جی ج ہندو
شریف قوم ہے وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہیں د وہ بہادر مصیبت
کے وقت ہمدرد ہے لا نہ لفظی شکر گزاری کی محتاج حدیث کا ارشاد ہی
اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزلہ العرش مشرکوں کی
مدح کس قدر سبب غضب جبار و لرزش عرش کردگار و موجب عذاب
نار ہوگی اور وہ بھی جھوٹی کہ کسی عوض کے طالب نہیں ب نہ شکر گزاری
کے محتاج یعنی اپنے وقت کے حیدر کرار ہیں کہ انما نطعمکم لوجہ اللہ
لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ہم خالص اللہ کے لیے کھلاتے
ہیں نہ عوض چاہیں نہ شکر گزاری ج شریف بہادر قوم د ہماری
مصیبت میں ہمدرد اور سب سے بڑھکر مہاتما ہے اُس کا بیان
آگے آتا ہے جھوٹی تعریفیں اگر مسلم کی ہوں جب بھی رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا حکم ہے کہ احثوا فی وجوہ المداحین التراب
مداحوں کے منہ میں خاک جھونکو مشرکوں کی ہوں تو منہ میں آگ جھونکنے
کا حکم چاہیے (۵۲) مہاتما جی کہتے تو نہ چھوڑتا میں مذہب کا پابند ہوکر
اُن کی عظمت کرتا ہوں مشرک کی تعظیم حرام و کفر سب میں ہلکے احکام
والا کافر ذمی ہے اور سب میں ہلکی تعظیم سلام۔ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ
اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے لو سلم علی
الذمی تبجیلا کفر لان تبجیل الکافر کفر در مختار۔ اشباہ تنویر الابصار
منح الغفار وغیرہا (۵۳) فتاوی ظہیریہ و اشباہ و درمختار میں ہے

اگر مجوسی کو تعظیماً اے استاذ کہے کافر ہو جائے گا لو قال لمجوسی یا استاذ
تبجیلا کفر۔ استاذ کہنے پر یہ حکم ہے مہاتما یعنی روح اعظم کہنے پر کیا حکم ہوگا
(۵۴ و ۵۵) عقلائے ہند کی عزت و حمیت ب میں برادران وطن
کے مرتبے کو گھٹانا نہیں چاہتا بھلا وہ اور تنقیص شان یہ قرآن عظیم کی تکذیب
ہے قال تعالیٰ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنفقین
لا یعلمون ۰ عزت خاص اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے
ہے ہاں ان منافقوں کو خبر نہیں وقال تعالیٰ ان الذین یحادون اللہ
ورسولہ اولئک فی الاذلین ۰ بیشک اللہ و رسول کے جتنے مخالف
ہیں سب ہر ذلیل سے بد تر ذلیلوں میں ہیں وقال تعالیٰ اولئک
ھم شر البریہ ۰ وہ تمام مخلوقات سے بدتر ہیں (۵۶ تا ۵۹) جابجا
برادران وطن ب جا بجا برادران ہنود مراد عام ہندو ہیں نہ اُن کا
کوئی خاص فرقہ کہ اضافت لامیہ ہو ج متفق دستخطی تحریر میں ہے ہندو
بھائی د یہاں تک کہ مسلمان ہند و نادان بھائیوں کے ہاتھ سے مظالم
اٹھاتے چلے آئے ہیں قاتل ہند و بھی بھائی۔ مشرکین سے مواخات حرام
ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو آپس میں بھائی فرماتا ہے انما المؤمنون اخوۃ
کافروں کا بھائی منافقوں کو بتاتا ہے الم تر الی الذین نافقوا
یقولون لاخوانہم الذین کفروا (۶۰ تا ۶۳) فقیر ان کا رشن
کے سلسلے میں بالکل پس رو گاندھی صاحب کا ہے ب اُن کو اپنا
راہ نما بنا لیا ہے ج جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں د میرا حال تو بہر د سنت
اس شعر کے موافق ہے ہ

عمرے کہ بآیات و احادیث گزشت — رفتی و نثار بت پرستی کردی

نان کارپریشن کو ترک موالات کہا جاتا ہے اُس پر آیات ترک موالات
پیش کی جاتی ہیں تو ضرور فرض مذہبی ہوا اُس میں مشرک کو رہنما بنانا مشرک
کی تقلید کرنی اُسے اپنا امام بنانا خود اُس کے پس رو ہونا اُس کی اطاعت
اور وہ بھی بروجہ کلی کرنا اپنے آپ کو اُس کے ہاتھ میں دیدینا قرآن و حدیث
کی عمر اُس پر نثار کر دینا یہ سب حرام و مناقض و منافی احکام اسلام ہے
قال اللہ تعالٰی ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو
مبین ۝ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینٰت فاعلموا
ان اللہ عزیز حکیم ۝ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ
فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع
الامور ۝ وقال تعالٰی یا یھا الذین اٰمنوا ان تطیعوا الذین
کفروا یردوکم علٰی اعقابکم فتنقلبوا خسرین ۝ بل اللہ
مولٰکم وھو خیر النصرین ۝ وقال اللہ تعالٰی وان تطع
اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون
الا الظن وان ھم الا یخرصون ۝ مشرک کا پس رو اسے اپنا امام
و ہادی بنانے والا روز قیامت اُسی کے گروہ میں پکارا جائیگا قال
تعالٰی یوم ندعو کل اناس بامامھم (۶۴) حرام کا مرتکب جب
اُسے حرام جانکر مرتکب ہو فاسق مستوجب جہنم ہوتا ہے مگر جب اپنے
اوپر سے دفع الزام کے لیے معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
کو اُس میں شریک کرے حرام کو سنت نبوی بنائے تو حکم سخت اشد ہو جاتا ہے
زمین کا باستہ کوئی مسئلہ شرعیہ نہیں کبھی قرآن و حدیث نے اس سے
بحث نہ فرمائی کہ فلاں جگہ سے فلاں مقام کو راستہ یوں جاتا ہے اُس کا

یہ پتا ہے یہ محض امرِ دنیاوی ہے اور باعتبار توسل نہ صرف فرض یا مستحسن بلکہ حرام و کفر تک ہے لیکن نان کوآپریشن کو ترک موالات کہا جاتا ہے اور ترک موالات خود فریضۂ شرعیہ ہے قرآن و حدیث نے اُس کے طریقے بیان فرمادیے اُس کے معالم بتا دیے اُن کو ناکافی سمجھنا اور اُس میں مشرک کا پس رو بننا اور اُسے زمین کے راستے پر قیاس کرنا مسلمان کا کام نہیں یہ بلاشبہ قرآن و حدیث کی تمام عمر بُت پرست پر نثار کرنا ہے کہ اُن سے جو حاصل ہوا بے سود تھا مطلب کے وقت کام نہ آیا اور مشرک نے حق کا راستہ دکھایا لہٰذا اُسے اس کے سر صدقے کر دیا کہ ہمیشہ بیکار چیز مفید شے پر تصدق کی جاتی ہے۔ اس کی نظیر یہی ہے کہ زید کا پیر جس نے راستہ نہ دیکھا حج کو گاڑی میں جائے گاڑیبان مشرک کو راستہ معلوم ہے اب زید مشرک کو اپنا مطوف بنا کے مناسک حج میں مشرک کا پس رو ہو جائے جو کچھ وہ بتائے اُسی پر عمل کرتا جائے کہ ہمارے پیر نے جو راستہ جاننے میں اس پر اعتماد کیا تھا یا مشرک کو نماز میں امام کرلے کہ گاڑی چلانے میں وہ پیر کے آگے تھا (۶۵) رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اریقط کو قبل آیات سیف و غلظت (جنھوں نے حسب تصریح امام عطا بن ابی رباح استاذ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی سب درگزروں کو منسوخ فرمادیا) ساتھ لیا تھا اور منسوخ سے سند لانا حماقت اور اُس پر عمل کرنا ضلالت تو یہ کہنا اگر دلیل ماقبل ۔۔۔

جواز اُس کی فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے شرع مطہر پر جرأت ہی (۶۶) حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُسے نوکر رکھا تھا اور کافر اجیر و خودسر کے حکم میں جانب جواز فرق نہ ہونا بے دلیل ہے

حاشیہ ۵؎

اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت سے استناد (لطیفہ) ہے اسمندا دہی انھوں نے کا ہے بیں ایک حکم بتایا اس بیں کہ عند التعمق آنہم خالی از حرمت نباشد خصوصا دریں زماں کہ خیلے موجب مفاسد وہنی می گردد واقل مفاسد مداہنت در انکار بر افاعیل منکرۂ ایشاں و مناصحت و خیر خواہی ایشاں و تکثیر سواد و تقویت شوکت ایشاں و تعظیم مفرط و اظہار محبت مفرط اینہا الی غیر ذالک اس اتحاد منشوم ہیں یہ سب مفاسد ہیں اور ان سے بہت زائد (۶۷)

بہت اشعار جہال بنا کر اکابر کی طرف نسبت کر دیتے ہیں حضرت خواجہ حافظ کا شعر بناتے ہیں ؂

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ‏ ‏ ‏ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

(حاشیہ ۶؎)

اگر شعر ؂

خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند ‏ ‏ ‏ آرے آرے می کنم با خلق و عالم کار نیست

طرق معتمدہ شرعیہ پر حضرت امیر خسرو سے ثابت نہیں تو اس سے استناد مردود ہونا واضح۔ ورنہ وہ یقیناً اور اسی طرح سرمد کا کلام مصطلحات صوفیہ پر ہے جس طرح کلام حافظ میں وظیفہ شرابخواری سخت بے دین ہوگا وہ جو انھیں معانی لغویہ پر محمول کر کے برانڈی پینا اور بت پوجا شروع کر دے کہ حافظ و خسرو جو فرما گئے ہیں اس خط میں بت اور پرستش یقیناً معانی حقیقیہ پر ہیں کہ گاندھی ضرور بت پرست ہندو ہے۔ اور سرمد نے تو اس معنے مجازی کو بھی اپنے نفس پر ملامت میں کہا اور شکست دین بتایا کہ ؂

سرمد در دین عجب شکستی کردی ‏ ‏ ‏ ایماں بفدائے چشم مستی کردی

اس کے بعد وہ شعر ہے اور یہاں معنے حقیقی کو فتح دین و اصلاح دین بنایا گیا ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

(۶۸) یہ بناوٹ کر یہ شعر اس حسرت کے ظاہر کرنے کے لیے لکھا جو مشاہیر علما و بعض اہل اسلام کی بے اعتنائی سے ہندو مسلم اتحاد پر ہوئی عجب بے معنے ہے ہندو مسلم کا اتحاد حرام و کفر تھا علما و مسلمین پر اُس سے جدائی فرض تھی اس ادائے فرض و تحفظ اسلام کی ناگواری حسرت لائے اور عمر قرآن و حدیث پر غصہ اُتارا جائے تکرار مشرک کر دی جائے۔ ہاں یوں بے معنے نہیں کہ قرآن و حدیث ہی نے علما و مسلمین پر اتحاد مشرکین حرام کیا تو یہ ساری کھنڈت انھیں نے ڈالی لہذا اُن پر غصہ وجہ سے ہوا (۶۹ و ۷۰) شرعاً ایسے وقت استعانت واعتماد جائز ہے حاشا دونوں حرام ہیں قال تعالیٰ یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا یالونکم خبالا وقال تعالیٰ ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجة واللہ خبیر بما تعملون ۝ استعانت وقت حاجت اگر جائز ہے تو دبے ہوئے مقہور ذمی سے۔ ائمہ فرماتے ہیں اس طرح جیسے کتے سے شکار میں (دیکھو شرح سیر صغیر امام سرخسی) یہ استعانت جو اپنے سے تگنے کر رہا حربی مشرکوں سے ہو رہی ہے قطعاً حرام ہے۔ اس کا مفصل بیان المحجة المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔ (۷۱) توقع ہے کہ آپ حضرات ہنود جس طرح ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی اسلامیہ میں معین و مددگار ہونگے اور سب متحد ہو کر کام کریں گے یعنی یہ نہ سمجھنا کہ استعانت کسی دنیوی معاملے میں کی ہے۔ نہیں بلکہ خاص مساعی اسلامیہ میں کہ ارتکاب حرام و اضرار اسلام میں کوئی شبہہ نہ رہے تفسیر ارشاد و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں زیر کریمہ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء ہے نھوا عن موالاتھم لقرابة او صداقة جاھلیة ونحوھما من اسباب المصادقة

والمعاشرۃ وعن الاستعانۃ بھم فی الغزو وسائر الامور الدینیۃ
پھر اتحاد دونوں میں ہے ناممکن کہ ایک متحد ہوا ور دوسرا مغایر تو ضرور یہ ٹھہری کہ ہندو مساعی اسلامیہ میں معین ہوں اور مسلمان مساعی شرک میں ورنہ ہندو کیا ایک ہاتھ کی تالی بجوا لیتے ہیں (۷۲) ہندووں کی مدد سے جو قوت ہوئی قابل مسرت ہے یہ قرآن عظیم کی صریح مخالفت اور بحکم قرآن منافقوں کی خصلت ہے قال تعالیٰ بشر المنفقین بان لھم عذابا الیما ۰ الذین یتخذون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا ۰ (۷۳ تا ۷۵)
عہد موافقت ہو گیا اب ہمکو اُسے پورا کرنا لازمی ہے ج میں اس کے برقرار رہنے کا ہمیشہ ساعی رہونگا یہ سب نئی شریعت گڑھنا اور اللہ و رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ ان مشرکین سے جو معاہدہ ہو ہرگز نہ شرعی نہ اُس کا پورا کرنا لازم بلکہ حرام اور اُس کے قیام میں سعی حرام۔ بدائع و ہدایہ و کافی و تبیین وغیرہا معتمدات شاہد ہیں کہ غیر ذمی کافروں سے معاہدہ صرف بوقت ضرورت بقدر ضرورت التوائے قتال کے لیے ہوتا ہے وہ بھی اُن کی طرف سے جن سے کفار کو اپنے قتل کا خوف ہو۔ اور اس میں بھی فرض ہے کہ اُن کے قتل کے سامان تیار کرتے رہیں بالکل عزم قتل چھوڑ بیٹھنے کا معاہدہ حرام ہے نہ حربی سے کوئی معاہدہ ہمیشہ کے لیے ممکن۔ اس مسئلہ کی تفصیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو (۷۶ تا ۷۴)
ملکی فوائد جس قدر ہیں سب میں ہندووں کو مقدم کرونگا اب گاندھی صاحب ہر امکان لینا چاہیں تو اُن کو بخوشی دیدوں گا ج جو ہم سے نہ لڑے ہمارے گھروں سے نکالنے کی فکر نہ کی ہمکو خدا روکتا نہیں کہ ہم اُس سے برد احسان سے پیش آئیں یہ سب

باطل محض ہے جامع صغیر و ہدایہ وکافی وغایۃ البیان ونہایہ وکفایہ وعنایہ
ودرایہ وبدائع ومحیط برہانی ومستصفی وجوہرہ نیرہ وفتح القدیر وتبیین الحقائق
وبحر الرائق ودرر وشرح بنالیہ وفتح اللہ المعین وغیرہا معتمدات شاہد ہیں کہ جواز
بر و احسان صرف کافر ذمی کے لیے ہے آیہ لا ینھکم اللہ انھیں کے
واسطے ہے۔ کافر حربی سے بر و احسان حرام ہے آیہ انما ینھکم اللہ انھیں
پر قہر عام ہے یہاں تک کہ عامہ اکابر کے نزدیک ان کے بھاک منگوں کو
بھیک دینا بھی منع ہے نہ کہ موٹوں کو خوشی سے گھر بخش دینا جو کبھی کسی
حاجتمند سے حاجتمند مسلمان بھائی کے لیے بھی نہ ہوا ہو اس کی جلیل
تفصیل المحجۃ المؤتمنۃ میں ملاحظہ ہو۔ اور مشرکوں کی تقدیم خلاف قرآن
عظیم اور رہنمائے فاسد علی الفاسد السقیم ہے (۷۹ تا ۹۰) قربانی گاؤ
ضرور شعائر اسلام سے ہے جس کا اقرار صریح رسالہ قربانی گاؤ صفحہ ۲ و ۳
و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۵ و ۱۹ میں موجود خصوصاً ہندوستان میں جس کی تصریح
مکتوبات شیخ مجدد الف ثانی میں ہے کہ ذبح بقر در ہندوستان اعظم
شعائر اسلام ست اور ہندو ہمیشہ سے اپنی چلتی اس کی بندش میں
کوشاں ہیں جو محض براہ ظلم و تعصب ہے جیسا کہ رسالہ مذکورہ صا
سے ظاہر اور ہرگز بندش میں ان کی کوشش ختم نہ ہوئی کرتار پور وغیرہ کے
وقائع ابھی تازہ ہیں اور کس سال کہیں نہ کہیں فساد یا اس کا اندیشہ
نہیں ہوتا اور بندش میں کوشش تو لگاتار جاری ہے اس کے لیے سبھائیں
قائم ہیں اگر قدرت پائیں یقیناً قربانی درکنار اس کا نام زبان پر نہ لانے
دیں بلکہ نام لینے والوں ہی کو باقی نہ رکھیں۔ اور گیاروکنے کے سرپہ
سینگ ہوتے ہیں اگرچہ علمدار ہی غیر کے سبب عملاً روک دینے پر قدرت

نہیں پانے اور خود رسالہ قربانی صفحہ ۲ میں ہے ایسی مداخلت سے مسئلہ کی نوعیت بدل جاتی ہے اور زبردستی رکاوٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے یہ جواب اس پر تھا کہ ہندو تین گایوں کی نسبت صرف پوچھنے آئے تھے کہ کس نے منگائیں اُنھوں نے کوئی فوجداری نہ کی تھی صفحہ ۲۱ پر صاف تر ہے جب سے ہندوؤں کو اس کا خیال پیدا ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جائے اُس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رہنے اور اپنے مذہبی حکم کے جاری رکھنے کا خیال پیدا ہو گیا حکم شریعت بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے گی تو لازم ہے کہ ہم اُس کو کریں یہ حکم شریعت سے مسلمانوں کے اُس خیال کی تصویب ہی جو اُنھیں خیال ہنود کی وجہ سے پیدا ہوا نہ کہ اُن کے عملاً روک دینے پر جس پر ہندوستان میں شیوع اسلام سے آج تک اللہ تعالیٰ نے اُنھیں قدرت نہ دی اور جہاں چند روزہ خاص جگہ اُن کی چلی جیسے سکھوں کے زمانے میں پنجاب میں وہاں ہرگز حکم شریعت وجوب نہ تھا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا تو کوشش بندش ہی وہ چیز ہی جو قربانی گاؤ کو واجب کر دیتی ہے اور وہ قطعاً موجود و مستمر تو یقیناً یہاں قربانی گاؤ کا وجوب ثابت و مستقر۔ جو رسالہ قربانی صفحہ ۱۲ میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتوے سے ہے گائے ذبح کرنا طریقہ قدیمہ ہی زمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد میں ایسے امور شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود روکیں اور بنظر تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اُس سے باز رہنا درست نہیں دیکھو روکنے کو مجرد منع بنظر تعصب سے تفسیر کر دیا آگے کہا اگر ہنود منع کریں تو اُس کے ابقا میں سعی

واجب ولازم ہے صـ۱۴ پر انہیں کے دوسرے فتوے سے ہے ہندو کی
ممانعت جو مبنی ہے اعتقاد باطل پر تسلیم کرلینا نہیں جائز ہے اسی میں ہے
ہنود کی ممانعت تسلیم کرنا موجب اُن کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج
کا ہوگا اور کسی طرح شرعاً جائز نہیں یو ہیں صـ۱۵ پر فتوائے جناب مولوی
عبد الوہاب صاحب ہے فی الحقیقۃ قربانی گائے کی ملت اسلامیہ میں
شعار اسلام سے ہے اُس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود موجب
معصیت ہے بلکہ فتوائے مولوی عبد الحی صاحب میں عبارت سابقہ
کے متصل صاف تر ہے کہ بلکہ ہر گاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم الطال میں کوشش
کریں اہل اسلام پر واجب ہے کہ اُس کے ابقا و اجرا میں سعی کریں اور اگر
ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑ دیں گے تو گنہگار ہونگے دیکھو صرف
کوشش الطال پر بنائے وجوب رکھی وہ ہنود نے کس دن چھوڑی اور
اُن کے کہنے سے چھوڑنا گناہ بتایا نہ کہ اُن کے عملاً روکنے کے بعد۔ اسی طرح
فتوائے جناب مولوی عبد الوہاب صاحب میں عبارت مذکورہ کے متصل
یہ ترقی فرمائی بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی واجب و
لازم ہے یہ مطلق حکم ہے نہ کہ عملاً روکنے سے مقید۔ غرض بلا شبہ قربانی
گاؤ شعار اسلام ہے اور جبتک ہند میں ہندو ہیں یہاں کے مسلمانوں پر
قربانی گاؤ کا جاری رکھنا واجب اور بخیال ہنود اُس کا چھوڑنا گناہ اور
مسلمانوں کو اُس کے چھوڑنے کی رائے دینی حرام و بدخواہی اسلام تو
صـ۹ پر کہنا گائے کی قربانی واجب نہیں ب جو شخص حلت قربانی و لحم
کا اعتقاد کرتا ہوا ترک قربانی کرلے اُس کو اختیار ہے محض باطل ہے اور
وجوب فی نفسہ کا ارادہ عوام کو اغوا و مغالطہ ج صـ۲ پر گاندھی کو جو تار

دیا کہ آپ کا استقلال ہندو مسلم اتحاد کے لیے ایک یادگار رہے اگر خدا چاہے گا
تو گائے آیندہ قربان نہ کی جائے گی خدا اس اتحادِ مقصد کو کامیاب کرے
فتاوے مولوی عبدالحی صاحب سے اس کا مطلب یہ ہوا کہ دین باطل ہنود کو
خدا قوت و رواج دے والعیاذ باللہ تعالے د ص۲۱ پر جو ایک پنڈت کو
لکھا والبدن جعلنہا لکم من شعائر اللہ سے گائے کی قربانی ثابت
ہوتی ہے نہ کہ گائے کی قربانی کا ایسا ہوتا ہے اس پنڈت کی خوشامد کے
لیے تھا ورنہ قربانی گاؤ کو اللہ فرمائے ہم نے اسے تمہارے لیے شعار اسلام
کیا اور اس سے اس کا ایماتک نہ ثابت ہو۔ ایسی بات مجنون کے سوا
کوئی نہیں کہہ سکتا۔ شعار اسلام کیا قربانی گاؤ کا صرف مفہوم ہے کہ ذہن میں
رہے اور بندگی ہنود کے لیے خارج میں نہ پایا جائے ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم ہ ص۱۷ پر یہ کہنا کہ میں آیندہ گائے کی قربانی نہیں
دونگا اور میری یہ خواہش ہے کہ عامۃ المسلمین میرا اتباع کریں ضرور مضر اسلام
ومخالف احکام تھا و ص۲۲ میں نے چھوڑ دی اور مشورہ بھی دیا کہ لوگ اس کو
چھوڑ دیں میں نے بہت برا کیا نرا اسی صفحہ پر کہنا کہ ہندو اگر روکیں گے
تو میں ضرور کرونگا صاف تناقض۔ ہندوؤں نے کس دن نہ روکا تھا جو
خلاف شریعت وہ عہد کیا اور مسلمانوں کو بھی اس میں سانا چاہا اگر روکیں پے
تعلیق بالموجود تھا تو ترتب جزا واجب تھا نہ کہ اس کا انتفاح اور ص۲۶ کا
قول میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے میں نے
اپنے اکابر کے فتوے تعمق سے دیکھے مگر پھر بھی مسلمانوں کے لیے ممکن ہے کہ
گائے کے بجائے دوسرے جانور قربانی کریں عجیب تر ہے سبحن اللہ قربانی
گاؤ مسلمانوں پر شرعاً واجب وضروری بھی ہو اور اسے چھوڑ کر اور جانور لینے کا

امکان واختیار بھی- مگر یہ کہا جائے کہ امکان سے مراد امکان عام ہے کہ ضمن وجوب وافتراض میں بھی متحقق اور مطلب یہ کہ اگرچہ مسلمانوں پر قربانی گاؤ شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علی صاحبہا وسلم سے واجب ہی مگر تازہ شریعت اتحادیہ سے اُس کا ترک فرض ہے کہ مشرکین سے اتحاد فرض اعظم ہی اور واجب وفرض جب متعارض ہوں ترک واجب لازم ہوجاتا ہے یوں شریعت جدیدہ اتحادیہ مسلمانوں پر اس واجب شریعت محمدیہ کا چھوڑنا لازم کرتی ہے مگر الحمد للہ شریعت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اتحاد مشرکین ہی کو حرام فرما رہی ہے تو حرام کے لیے واجب کا ترک اور بھی حرام در حرام ہوا بالجملہ جبتک ہند وہندو ہیں مسلمانوں پر قربانی گاؤ کا اجرا واجب اور چھوڑ دینا حرام- ہاں اگر ہندوستان میں ہندو نہ رہیں یا ہندو ہندو نہ رہیں یا قربانی گاؤ سے اُن کی نفرت یکسر دور ہوجائے کہ اگر اُن کے سامنے پچھاڑی جائے اُنھیں درد نہ آئے گئو رکھشا کی سبھائیں سب ٹوٹ جائیں اور ایک مدت گزرے کہ یہ خیال دلوں سے بالکل چھوٹ جائیں اُس وقت مسلمانان ہند پر خاص قربانی گاؤ کا اجرا واجب نہ رہے گا اُس وقت

ط لذت کا عذر ی قیمت کا فرق کہ ہمارا مذہب قیمتی اور لذیذ قربانی چاہتا ہے گائے کا جز اس میں شامل نہیں- گائیں اس میں داخل نہیں ص۱۷ ل[ف] اور جانور کی فضلیت ص۹ و ۱۹ و ۲۲ و ۲۵

ل ایک حصے پر پوری قربانی کی تفضیل ص۳ و ۵ و ۲۶ یہ تذکرے کچھ مفید ہوتے اور مسلمانوں کو اغوا واضلال نہ ٹھہرتے جبتک ہنود ہنود ہیں اور اجرا وابقاے قربانی گاؤ پر احکام وجوب ولزوم موجود ہیں لذت کا عذر گناہ بے لذت اور فرق قیمت بے قدر وقیمت اور واجب کے مقابل کیا ذکر

افضلیت (۱۹ تا ۷۹) صـ۳ گائے کی قربانی میں ہم لوگ کیا راٗئے
رکھتے ہیں مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے صـ۱۶
ہندوؤں کے روکنے یا اُن کی محض خوشامد سے ترک قربانی گائے کو
ممنوع سمجھتا ہوں الحمد للہ معلوم ہوا کہ جبر ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہنود کی مروت
یا خوشامد کے لیے بھی ترک قربانی گاؤ ناجائز وگناہ ہے اب ملاحظہ ہو صـ۳
میرا خیال ہے اگر اتحاد قائم اور رواداری مذہبی ہوئی تو گائے کی قربانی از
خود موقوف ہو جائے گی ب صـ۹ ہم وطنی کا خیال لازم ہے ان کے اخلاق نے
یہ بات میرے ذہن میں پیدا کی ج صـ۱۱ مجھ سے گاندھی صاحب یا
کسی ہندو نے گائے کی قربانی ترک کرنے کی خواہش نہ کی مگر میں
دلی اتحاد کی غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہیں کرتا د صـ۲۶
ہندوؤں سے مجھے توقع ہے کہ معاوضہ لیکر اپنی اعانت کو نہ گنوائیں گے
اور مسلمانوں کو مشورہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو گا حدود شرع کے اندر رہکر اپنے
فعل سے اُن کا دل نہ دکھائیں گے یہ مروت نہیں اور کیا ہے ﻫ صـ۲۲ پر
صریح تصریح ہے ہندو شریف قوم ہے وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہیں
اور مسلمان احسان کے بدلے احسان کرنے کے مکلف ہیں وہ ضرور
مروت کریں گے اور حدود اسلام کے اندر رہکر ہر رعایت کرنے کو تیار ہونگے
گائے بڑی چیز نہیں و صـ۶ حدود اسلام کے اندر رہکر ہم ہر امر ہندوؤں کی
مرضی کے موافق کر سکتے ہیں اُس کے لیے تیار ہیں گائے کی قربانی بقرعید
کے دن ہوتی ہے ہندو مستعد ہو جائیں تو ہم اُن کے شریک ہو کر
کمسریٹ کی قربانی رکوانے کو آمادہ ہیں۔ یہاں مروت و خوشامد دونوں
محتمل تھے مگر صـ۲۷ پر ہے ہندو اپنا طرز عمل ایسا کردیں کہ مسلمان خود ہی

جس شے کا شائبہ بھی ہو کہ ہندوؤں کو گوارا نہ ہوگا اُس سے تحرز کریں جہاں اُن کو اُن کا
مذہب اجازت دیتا ہو یہ تو خوشامد سے بھی گزر کر فنا فی الہند و ہوتا ہی معدود اکابر
اولیائے عظام کے سوا عام مسلمان علما صلحا اللہ و رسول کے ساتھ بھی یہ برتاؤ
نہ کر سکے کہ جس شے میں اُن کی ناپسندی کا شائبہ بھی ہو اُس سے تحرز کریں
صدہا سال سے ائمہ نے مسئلہ یہ فرمادیا کہ لیس زمانناز مان اتقاء
الشبہات کفی المرء ان یتقی الحرام المعاین مگر ہند و خداو
رسول سے بھی بڑھ گئے فسبحٰن مقلب القلوب والا بصار ہر جگہ
ممنوعات و محرمات شرع کی طرف مسلمانوں کو اغوا کرنا اور جابجا یہ
قید لگاتے جانا کہ حدود اسلام کے اندر رہکر۔ حدود شرع کے اندر۔ جہاں
تک مذہب اجازت دیتا ہو اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ بھائیو
شراب پینا مگر حدود تقوے کے اندر رہکر بھائیو زنا کرنا مگر خدا کے لیے جہاں تک
مذہب اجازت دے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (۹۸) رسالہ
قربانی سے گزرا کہ جب سے ہنود کو روکنے کا خیال ہوا مسلمانوں کو اپنے مذہبی حکم کے اجرا کا
خیال پیدا ہو گیا اور یہ کہ مسلمانوں کو یہی حکم شریعت ہی ہنود کا خیال ستم بلکہ سوزا فزوں
ہی اور اب لیڈر کہلانے والے کلمہ گو بھی اُن کے ساتھ ہو گئے لاجرم مسلمانوں پر
بحکم شرع واجب ہوا کہ قربانی گاؤ کے ابقا و اجرا میں انتہائی کوشش کریں جس کے
وجوب کا اسی رسالہ قربانی میں جابجا اقرار ہی عبارت گزشتہ کے علاوہ صد[19] پر ہی
شعار دین میں سے جس کو روکا جائے اُس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد
ہو جاتی ہی اب سب کچھ بھلا کر مسلمانوں پر صد[27] کی یہ شدید بدگمانی کہ مخالفین ترک
قربانی گائے کا منشا مجھے یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ خلافت کمیٹی میں رکاوٹ
ہو اور اعدائے خلافت کی تائید اور تفرقہ پردازی سے فائدہ اُٹھایا جائے کیسا

اشد حرام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن
ان بعض الظن اثم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم
والظن فان الظن اکذب الحدیث ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں حضرت
سیدی زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے الظن الخبیث لا ینشؤ الا من القلب
الخبیث اور پھر اپنی بدگمانی کو یقین بتانا اور سخت جرارت۔ مطلب یہ کہ
مسلمان طرفداری نصاریٰ کی خبیث تہمت سے ڈر کر چپ ہو بیٹھیں اور دل
کے پیارے آنکھوں کے تارے لاڈلے دولارے ہنود بھائیوں کا کام بن جائے
شعار اسلام ہندوستان سے فنا ہو جائے انا للہ وانا الیہ راجعون (۹۹) اس
بنائے خبیث واخبث پر یہیں کہنا اس طرح کی قربانی میں ضرور حرام سمجھتا ہوں ص۲۸
اس کے حرام ہونے میں کیا وجہ تامل کی ہے (ص۲۸ ۱۰۰) توبہ کرنا چاہیے ورنہ اصرار کبیرہ پر پہنچ
تک پہنچا تا ہے یہ خود مذہب اہلسنت کے خلاف ہے (ص۲۸ ۱۰۱) تم پر گائے کا گوشت
حرام ہے اس میں میں حق بجانب ہوں۔ اُس کے گوشت کے مُردار ہونے میں کیا تامل
ہے۔ یہ سب کیسی شدید تحریم حلال وافترا علی اللہ ذی الجلال ہے اب فرمایئے اس طوفان
بے تمیزی میں مسلمان کیا کریں اگر چپ رہتے ہیں تو شریعت کے گنہگار اپنے حق مذہبی سے
دست بردار شعار اسلام برباد کرا دینے کے جرم میں گرفتار اور بولتے ہیں تو نصاریٰ کے
طرفدار بہتانوں کی بوچھار اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قربانی بھی حرام اور گائے بھی
مُردار اور نہ صرف اتنا ہی بلکہ بحال اصرار سب مسلمان کفار۔ اب مفر کدھر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار۔ ایک سوایک یہ اور ان کے امثال اور جتنے
واقع ہوئے ہیں ان سب سے اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرتا ہوں اللھم انی اتوب
الیک منہا لا ارجع الیہا ابدا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ
رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علی

خیر خلقہ محمد شفیع المذنبین وعلیٰ آلہ واصحابہ وامتہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

نقل تصدیقات علمائے کرام اہلسنت حاضران مجلس بر تحریر مفصل

(۱) بیشک یہ امور سخت شنیع وقبیح اور مشتمل بر کفر وضلال وکبائر ہیں ان سے توبہ وتجدید اسلام لازم وضروری ہے - محمد نعیم الدین عفی عنہ -

(۲) بلاشبہ ایسے اقوال کفر وضلال اور ان معاصی سے توبہ نہایت ضروری ہے واللہ تعالیٰ ہو الموفق - امجد علی اعظمی رضوی عفی عنہ -

(۳) واقعی ایسے اقوال قطعی کفر وضلال ہیں اور ان سے توبہ لازم وضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم - محمد عبد السلام صدیقی قادری رضوی جبل پوری کان اللہ لہ -

(۴) لاریب ایسے اقوال قطعی کفر وضلالت اور موجب خزی ووبال دنیا وآخرت ہیں قائل پر ان سے توبہ واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم وہو الہادی کتبہ الفقیر عبد الباقی محمد برہان الحق الرضوی الجبلپوری غفر لہ

(۵) اقوال مذکورۃ الصدر کی بابت ادلۂ واضحہ سے ثابت ہوگیا کہ ان سے دین میں رخنۂ عظیمہ برپا ہوگیا ہے لہذا بالضرور ان سے توبہ واجب ہے واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وہو الموفق والتواب الرحیم

احمد مختار الصدیقی

(۶) واقعی ایسے اقوال قابل توبہ اور بے دینی ہیں -

احقر العباد کمترین خاکپائے انام محمد فضل کریم الدہلوی -

(۷) اس حقیر وکمترنے اس کو اول تا آخر گوش ظاہر سے سُنا اور سمجھا حقیقت میں اسمیں بعض اقوال عند الفقہا کفر در کفر اور بعض ضال ومضل وکبیرہ واکبر الکبائر ہیں اسمیں شک کرنے والا اور اس کے خلاف کہنے والا اور شبہ کرنیوالا عند اللہ جل وعلا وعند الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدتر ہے - کتبہ العبد فقیر غلام محی الدین بن مولٰنا مولوی سید رحمۃ اللہ قادری راندیری

عفی عنہ - ۲ ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ

مُہر

(۸) اقوال مذکورہ بالا نہایت شنیع کفر و ضلالات پر مشتمل ہیں ان سے توبہ ضروری و لازم۔
واللہ تعالیٰ اعلم - کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی عمر النعیمی

عمر النعیمی
مفتی الشرع

(۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اقوال مذکورہ سخت اشد محرمات و کبائر و قبیح و شنیع علی حسب مراتبہا کفر و ضلال موجب اشد وبال و نکال ہیں قائل و محسّن پر توبہ لازم اور تجدید اسلام فرض محکم واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم - کتبہ الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہری عفی عنہ بقلمہ ۲۴ - شعبان المکرم ۱۳۳۹ھ

(۱۰) بیشک و شبہہ اقوال مذکورۃ الصدر سے کامل طور پر ثابت ہو گیا مرتکبین امور شنیعہ قبیحہ مزبورہ کے مفسد اور تبہ کار اور مستوجب غضب جبار و قہار کے ہیں انکو توبہ کرنا ضروری انہ ہو التواب الرحیم

راقم آثم ابو النصر محمد یعقوب عفی عنہ قادری بلاسپوری۔

(۱۱) لاریب فیہ یہ اقوال موجب کفر و ضلال بعض مشتمل بر کبائر و وبال جن سے توبہ قائل و تجدید ایمان واجب و لازم ہے والعلم عند اللہ و علمہ احکم و اتم العبد العاصی سراپا معاصی والخادم للعلماء غلام احمد شوق فریدی حنفی سنبھلی عفا عنہ الولی

(۱۲) خاکسار نے اکثر مقامات سے اس کا مطالعہ کیا فی الواقع بعض اقوال مذکورہ تو صریح کفر ہیں اور مبنی بر ضلالت ہونے میں تو کسی قول کے شک نہیں اللہ جل شانہ قائلین اقوال مذکورہ کو توفیق عطا فرمائے اور ایسے اقوال منھ سے قلم سے نکالنے والے اور پھر اس پر اصرار کرنے والوں کی اللہ کسی مسلمان کو صورت نہ دکھلائے اور سب کو ان کے شر سے محفوظ رکھے آمین اللہم آمین۔

ابو محمد محمد دیدار علی الحنفی۔

وبالخیر

بحمدہ تعالیٰ

یہ رسالہ بہت آفتابانہ نافع عجالہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا
حق کو جگمگانے والا آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے
عذر عاطل و لاطائل کو فی النار کرنے والا کتاب نفیس و جلیل و مبارک
مسمےٰ بنام تاریخی

الطاری الداری
لہفوات عبد الباری

۱۳۳۹ھ کا

حصہ دوم

مؤلفہ حضرت مولٰنا مولوی ابوالبرکات آل الرحمٰن محمد مصطفےٰ رضا خاں
صاحب قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ
بصرف زر جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی
باہتمام جناب مولٰنا مولوی حاجی محمد حسنین رضا خاں صاحب مدظلہم

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

بار اول ۵۰۰ جلد   علاوہ محصولڈاک   قیمت ۱/ ۸ مر

سلسلۂ مراسلات با مولوی عبد الباری صاحب

مسمے بنام تاریخی

مراسلات امام مجدد مائۃ و مولوی عبد الباری

۱۳ ۳۹ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانو تم نے دیکھا مولوی عبد الباری صاحب کے کیا وعدے تھے خط اول بقلم شاہجہانپوری صاحب میں تھا جن کلمات اور جن شرائط سے جناب تحریر فرمائیں اُس طریق سے میں توبہ کرکے طبع کرادوں تیسرے خط میں میں جیسی آپ فرمائیں ویسی ہی توبہ کو تیار ہوں مولوی صاحب کی شکایت نہیں نفس امارہ کی شرارت ہے اُس نے وفائے عہد و پیمان و توبہ و تجدید ایمان کے عوض اُلٹا برافروختہ کیا مولوی صاحب نے ۱۷۔ شعبان ۱۳۳۹ھ کو یہ مضمون اخبار زمانہ میں شائع کرایا جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ اختیار کیا ہے اُس سے مرعوب ہو کر میں کچھ کرنے کو اپنے اوپر ناجائز سمجھتا ہوں بلکہ التکبر علی المتکبر صدقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی اعتنا کرنا نہیں چاہتا میرے پاس انھوں نے فلسفۂ

اجتماع کے مصنف اور ایک مارہرہ کے صاحبزادہ اور خود بدولت کے
بارے میں اور مولانا محمود الحسن صاحب و دیگر علماء دیوبند و گاندھی صاحب
اور مرزا محمد تقی صاحب اور مسلم ہندو اتحاد اور قربانی گائے کے بارے
میں ایک سوا ایک کفرنامہ ارسال کیا ہے باوجودیکہ میں اپنے خدا سے
ہر خطا کی چاہے اس کو میں نے دیدہ و دانستہ کیا ہو یا خطا رسے کیا ہو توبہ
کرتا ہوں مگر اس پیکر تکبر کے روبرو گردن جھکانے کو بلکہ اس سے تخاطب
کو بھی اب نہ اپنے بلکہ حق کی بے غیرتی تصور کرتا ہوں والسلام فقیر محمد عبد الباری
عفی عنہ فرنگی محل لکھنؤ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ

مسلمان دیکھیں اولاً مفاوضۂ عالیہ ۱۴ شعبان میں کونسا حرف تکبر ہے جس پر
فرنگی محلی صاحب اس درجہ جامہ سے باہر ہوئے آپ مراسلات میں ملاحظہ
فرمائیں گے کہ ایک مہینہ کامل تک طرح طرح کی نرمی و ملاطفت بلکہ کمال
منت کے ساتھ مولوی صاحب سے بار بار بہ تکرار استفسار فرمایا گیا کہ ہمارے
خط میں جو لفظ تکبر ہو بے تکلف بتا دیجیے مگر مولوی فرنگی محلی صاحب آئیں
بائیں ٹالے بالے کے سوا ایک حرف نہ بتا سکے نہ بتا سکتے تھے نہ قیامت
تک بتا سکتے ہیں اس میں کوئی حرف تکبر ہو تو بتائیں اور جب بفضلہ تعالےٰ
اصلاً نہیں تو کس گھر سے لائیں ہاں مولوی صاحب کے ہفوات پر رد تھا
اور بعونہ تعالیٰ خوب اکمل واشد تھا اسی کو مولوی صاحب نے تکبر سے تعبیر کیا
جیسا کہ آگے چلکر خود قبول بھی دیا ملاحظہ ہو مراسلات میں مولوی صاحب
کا خط نمبر ۔ مگر مولوی صاحب کے پاس اپنی نجات کی ایک یہی گلی ہے
جہاں اُن پر رد شدید ہوا اور جواب نہ بنا اور انھوں نے چلانا شروع
فرمایا کہ دیکھو تکبر کیا جاتا ہے ہم خطاب نہ کریں گے اس کی بھاری نظیر ابھی

آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ثانیاً یہ کونسی شریعت کا مسئلہ ہے کہ اگر بفرض غلط کوئی شخص متکبرانہ انداز ہی سے آپ کو توبہ کی دعوت دے اور کفر وضلال و وبال سے نکلنے کی ہدایت کرے تو آپ کو توبہ کرنا ہی ناجائز ہو جائے اس کا تکبر اس کے ساتھ ہے آپ پر تو توبہ فرض ہے خصوصاً ضلال خصوصاً کفر سے کیا یہ وہی اذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم نہوا کیا رب العزۃ نے اذا قیل میں متواضعاً کی قید فرما دی ہی یا شریعت مطہرہ نے تکبر ہادی کے وقت معاصی وضلالات یہاں تک کہ کفر سے بھی توبہ حرام ٹھہرا دی ہے ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین مالم یأذن بہ اللہ خیر یہ تو فوری فوران نفس کا ابال تھا مگر بحمدہ تعالیٰ رمضان مبارک کی برکات نے مولوی صاحب کی طبیعت نرم کی اپنے رب اور اس عظمت والے مہینے سے کچھ شرم کی اور ہمدم ۱۱۔ رمضان مبارک میں اپنی یہ توبہ چھاپ دی۔

توبہ نامہ مولوی عبد الباری صاحب۔

اے اللہ میں نے امور قولاً و فعلاً تقریراً و تحریراً ابھی کیے ہیں جن کو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اُن کو کفر یا ضلال یا معصیت ٹھہرایا ان سب سے اور ان کے مانند امور سے جن میں میرے مرشدین اور مشائخ سے کوئی قدوہ میرے لیے نہیں ہے محض مولوی صاحب پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں اے اللہ تو بہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول کر اس توبہ پر اہالی و موالی و امت گا ندھویہ میں جو کچھ بھی شور مچتا کیا تعجب تھا جس کا خود مولوی صاحب کو صاف اقرار ہے اُن کے خط دوم میں آتا ہے مولانا آپ اس کا احساس نہیں کر سکتے کہ میری اس جسارت توبہ پر کس قدر

مجھپر ہر چہار طرف سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ سمجھتا ہوں اللہ تعالے ثابت قدم رکھے۔ چار طرف سے بیچارے مولوی صاحب کے اکیلے دم پر شورش و یورش کی تاخت تھی تھرطو تھر و شیم شیم کے نعرے بلند ہوے مرتا کیا نہ کرتا المجبور معذور مولوی صاحب اپنی تاویل توبہ کے حاجتمند ہوے ہمدم ۱۸۔ رمضان مبارک میں ایک تحریر بنام مزید تشریح توبہ چھاپی دور از کار باتوں کے علاوہ کمال یہ کیا کہ ہدایت نامہ توبہ کے اکثر مضامین ہی کو یکسر اڑا دیا یعنی فرمایا جن امور کو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے لکھا ہے وہ شخصیات ہیں نہ کہ مسئلہ ترک موالات نصاریٰ یا قبول اعانت ہنود یا اُن سے جائز معاہدہ ہدایت نامہ آپ صاحبوں کے پیش نظر ہے ملاحظہ ہو کیا مولوی صاحب نے یہ سچ فرمایا بلکہ خود اپنی شدت غیظ و غضب کے زمانے میں بھی اخبار زمانہ میں چھاپ چکے تھے کہ فلاں و فلاں و چنیں و چناں اور مسلم ہندو اتحاد اور قربانی گائے کے بارے میں ایک سو ایک کفر نامہ ارسال کیا ہے اگرچہ اُس میں بھی تمام مسلمانان جہان کو اپنا کافر کہنا چھپا کر صرف ایک مارہرہ کے صاحبزادے اور خود بدولت لکھا کہ وہ کلیہ بھی شخصیہ کی صورت میں آگیا مگر جس قدر کا وہاں اقرار تھا عجب کہ زمانۂ فترت و قلت غضب میں اُسے بھی حافظہ تباشد نے لیا حد یہ کہ سخت دباؤ کی ناچاری ناچاری کی دشواری دشواری کی بسیاری مولوی صاحب کو اس پر لائی کہ ہمدم ۲۔ جون ۲۴ ماہ مبارک میں بطور توریہ توبہ سے توبہ کی ٹھہرائی اپنے بدایونی احباب کا جی رکھنے کو یوں دونوں پلے ملاتی چھپوائی

بدایوں سے جو تحریر پہنچی ہے اس کے جواب میں التماس ہے کہ ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے
دلکو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ہم لوگ خروج عن الخلاف اور خلو عن الذمہ ولو بقول ضعیف میں جو کچھ کرتے ہیں
اس میں تمام مالہ وما علیہ قول ضعیف کو مان لیتے ہیں ہم تو ظہر احتیاطی پڑھتے
ہیں باوجود ایجاب جمعہ کے قائل ہونے کے اور توبہ تو احتمال خطا سے بھی مشروع
ہے امید ہے کہ احباب بدایوں نے مجھے مولوی احمد رضا خاں صاحب سے تصفیہ
کر لینے دیں خدا نتیجہ بخیر کریگا فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ بدایوں سے مولوی
صاحب کو دھمکی دی گئی تھی کہ توبہ آپ کے حق میں زہر ہے حضور اعلیٰ حضرت
قبلہ مدظلہم الاقدس نے آپ کے اقوال میں متعدد کفر گنائے ہیں اُن کے اعتماد
پر توبہ اپنے کافر مرتد ہونے کی تسلیم ہے اور جب کافر و مرتد ہوئے تو آپ کی
اور آپ کے مریدوں کی بیعت ٹوٹی نیا پیر تلاش کیجیے اور مریدین بھی جس سے
چاہیں تجدید بیعت کریں ساری ہوا اُکھڑ جائے گی عمر بھر کا کیا دھرا مٹی میں ملجائیگا۔
لہذا لازم ہے کہ اس توبہ سے پھرو اور جس حیلہ سے بن پڑے اس کی تکذیب کرو
اُس دھمکی کے جواب میں مولوی صاحب کی یہ تحریر ہے اس کا بدایونی پہلو تو
کھُلا ہوا ہے اور عبارت میں اُس کے صاف دو مؤید ہیں اول یہ کہ فرمایا تجدید
بیعت مریدین کی تو میرا فعل نہیں ہے اگر اُن کے نزدیک مولوی احمد رضا خاں
صاحب کا قول قابل اعتماد نہیں ہے تو اُن کو کیا ضرورت ہے کہ تجدید کریں
دوم فرمایا البتہ سوال یہ ہوتا ہے کہ ارتداد خود اپنی بیعت کو توڑ دیتا ہے اس کا
تدارک کیونکر ممکن ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ہم لوگ خروج عن الخلاف
اور خلو عن الذمہ (الی قولہ) توبہ تو احتمال خطا سے بھی مشروع ہے لہذا جس
بنا پر تجدید بیعت لازم ہوگی وہ بنا باوجود توبہ کے ضروری نہیں ہے کہ
مقبول ہو عوام بلکہ عام نے یہی پہلو سمجھا ہوگا ہر جاہل پر یہی مطلب ہویدا
ہو گا اور دوسرا خفی پہلو بھی نکتہ رس دقیقہ شناسوں کے لیے مخفی نہیں

۱۷ خلو عن الذمہ کی بھی ایک ہی کہی برائت ذمہ یا فراغ ذمہ کہتے ہیں یعنی ذمہ کا مطالبہ سے خالی ہونا نہ کہ خلو عن الذمہ آدمی کا ذمہ سے خالی ہونا یہ کب ہوگا اُس وقت کہ مجنون ہوجائے وقت ایسا کہ ... ۱۲

۱۸ یہ دوسری منطق تازہ ہے ... شفا و ... ضعیف ... ۱۲

فرماتے ہیں بدایوں سے جو دھمکی کی تحریر پہنچی ہے اس کے جواب میں التماس ہے
کہ تیغ تو اوچھی پڑی تھی مگر کیا تمہاری دھمکی خوف خدا سے بڑی تھی۔ آپ کی
شورشوں سے جان چھڑانے کو گر پڑے ہم آپ سے یہ صرف آپ کا جی رکھنے
کو ہے نہ کہ میں اور توبہ سے انحراف ولکو قائل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
ناوا تفویہ تو اسلام و کفر کا مسئلہ ہے ہم لوگ تو خروج عن الخلاف اور خلو
عن الذمہ ولو بقول ضعیف میں جو کچھ کرتے ہیں اس میں تمام مالہ وما علیہ قول
ضعیف کو مان لیتے ہیں نہ کہ یقینی قطعی کفروں ضلالوں سے توبہ میں پس وپیش
کریں ہم تو ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں باوجود ایجاب جمعہ کے قائل ہونے کے اور تم
ہمیں سب سے اشد و اعظم فرض قطعی تصحیح اسلام سے روکو توبہ تو احتمال خطا
سے بھی مشروع ہے نہ کہ یقینی کفریات سے نہ کی جائے مالکم کیف تحکمون
امید ہے کہ احباب بدایوں مجھے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولوی احمد رضا خاں
صاحب سے تصفیہ کر لینے دیں خدا نتیجہ بخیر کریگا اور میرا ایمان ٹھیک ہوجائیگا
فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ اور شرع کلام ہی میں اس کے لیے بھاری دو
مؤید اہل علم کے لیے رکھ دیے اوّل یہ کہ فرمایا میں نے توبہ کو شائع کردیا
اور لیطمئن قلبی کے طور پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کے تار کے جواب
میں چند استفسارات کیے ہیں آیت کا اقتباس صاف بتا رہا ہے کہ
مولوی صاحب کو امام اہلسنت کے ارشادات پر پورا الیقین و ایمان ہے
استفسارات سے مقصود دلائل مفصلہ پر مطلع ہو کر حصولِ اطمینان ہے
سیدنا ابراہیم علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے جناب باری
میں عرض کی رب ارنی کیف تحی الموتیٰ اے میرے رب مجھے آنکھوں سے
دکھا دے تو کس طرح مردے جلائے گا قال اولم تؤمن فرمایا کیا تم ایمان

نہ لائے **قال بلیٰ** عرض کی کیوں نہیں ایمان تو بروجہ کمال ہی ولکن لیطمئن قلبی ہاں یہ چاہتا ہوں کہ آنکھوں سے دیکھکر پورا اطمینان قلب حاصل کروں دوم فرمایا مجھے بڑے اعتماد ہے اور خود نفس توبہ نامہ میں تھا محض مولوی صاحب موصوف پر اعتماد کرکے توبہ کرتا ہوں ہر عاقل جانتا ہے کہ اعتماد قول صحیح پر ہوتا ہے نہ کہ ضعیف پر قول ضعیف قول معتمد کا مبائن ہے وہ دو مؤید جو پہلوئے بدایونی کے تھے انھیں بظاہر صوری غلبہ تھا کہ ظاہر تر اور عوام فہم تھے ان دو پہلوؤں کو حقیقی و واقعی غلبہ ہے کہ صحیح و محمود ہیں اور وہ دونوں باطل و مردود۔ اوّلاً اس اعجوبہ کو دیکھیے کہ پیرجی کو جس ہادی حق کی ہدایت پر اعتماد ہو مریدوں کو اُس پر اعتماد نہ ہو تو مریدوں کو پیر ہی پر کب اعتماد ہوا اور جب پیر نامعتمد تو مرید ہی کیا ہوئے بیعت تو یوں بھی گئی ثانیاً یہ طرفہ مسئلہ ہے کہ بیعت نہ صرف انتہاءً بلکہ ابتداءً پیرجی کی ٹوٹے اور مریدوں کی ثابت رہے وہ سلسلہ ہی کب رہا جس میں بیعت ہو ثالثاً وہی احتیاط وہی استبراے ذمہ کہ توبہ پر عامل ہوا قطعاً تجدید بیعت و نکاح کا بھی داعی ہوگا کہ برائت ذمہ اسی میں ہے، کفروں سے توبہ ماننا اور تجدید بیعت نہ ماننا عجب منطق ہے رابعاً آپ تو خروج عن الخلاف چاہتے ہیں یعنی آپ کا مسلمان ہونا مختلف فیہ ہوگیا ایک قول پر اگر مسلمان ہیں تو دوسرے پر کافر ہیں اگرچہ وہ آپکے نزدیک قول ضعیف ہی ہو یہاں تک تو آپ نے خود مانا اور اس خلاف سے نکلنا اور متفق علیہ اسلام ملنا چاہتے ہیں تو جس قول میں آپ پر کفر ثابت ہوگا اُس پر آپ کی بھی بیعت فسخ اور آپ کے مریدوں کی بھی مسخ اپنی اور اُن کی بیعتوں کی تجدید سے انحراف اور پھر ادعائے خروج

عن الخلاف۔ غرض یوں مولوی صاحب نے پیش خویش دونوں پلّے برابر کر لیے اور حقیقت امر وہی ہے کہ مجبوری انھیں یہ چالیں چلا رہی ہے ؎

توبہ زمے کردم و آمد بہار ساقی توبہ شکنم آرزوست

پر عمل نہیں بلکہ اس پر کہ ؎

سچ ہے تیری ہی آرزو مجھکو کہیں جینے دے یوہیں تو مجھکو

لاجرم مولوی صاحب نے صاف لفظوں میں اقرار فرما لیا کہ انھوں نے ہمدم میں یہ بدایونی دلداری محض دفع شورش کے لیے چھپوادی ہے۔

خط دوم میں فرماتے ہیں مولنا آپ احساس نہیں کرسکتے کہ میری اس جسارت توبہ پر کس قدر مجھ پر چہار طرف سے یورش ہے میں نے اسی وجہ سے ایک تحریر ہمدم میں اس رجسٹری کے واپس کرنے پر بھی لکھدی ہے وہ یہی تحریر دلداری بدایوں ہے جس کے اول میں ہے۔ ایک رجسٹری حشمت علی نامی کی جانب سے بھوالی سے میرے نام آج آئی ہے میں نے اس کو واپس کر دیا ہے اب لفظ اسی وجہ میں کلمۂ حصر دیکھیے اور دل ہی دل میں سمجھ لیجیے کہ کس کی تیغ اوچھی پڑی تھی اور مولوی صاحب کس کا دل بڑھانے کو گر پڑے اس قسم کی متعدد تحریرات مولوی صاحب کی طرف سے شائع ہوئیں اور اہالی و موالی میں اُن پر توبہ شکنی کی لغلیں بجیں اور بات اتنی ہی ہے کہ معروض ہوئی ناچار مولوی صاحب نے اُدھر کچھ لکھا اودھر کچھ لکھا مجبوری کے ہاتھوں یلقی ھذا بوجہ وھذا بوجہ بننا پڑا البعبنی الضرورات تبیح المحظورات خیر یورشیوں کی شورشوں سے ہمیں کیا کام مولوی صاحب جانیں اور اُن کا کام ان چھلیوں کے تماشے سے نکلیے اور مولوی صاحب سے جو مراسلت یہاں ہوئی اُس کی طرف چلیے کہ یہ وہی اصل

مقصود عزیز اور آپ دیکھیں گے کہ نہایت مزے کی چیز ہے والحمد للّٰہ رب العلمین ۔ للّٰہ ناظرین بنگاہ انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ حضور پُر نور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مدظلہم الاقدس کی طرف سے کس قدر نرمی و ملاطفت وکمال تواضع ولینت کا برتاؤ ہوا ہے اور کس درجہ واضح بیانوں روشن تبیانوں سے حق کو آفتاب نیمروز فرمادیا ہے بعض خطوط وہ بھی آئے گئے جن میں صرف زوائد تھے مگر بہ تحفظ سلسلہ کے لیئے تمام خطوط بلکہ تار بھی مسلسل نقل کرونگا یہ کہنے کو نہ ہو کہ ہماری بعض تحریرات شائع نہ کیں اب آگے انصاف کا انتظار ہے اور قبول حق کی توفیق دینا رب عزوجل کے اختیار ھو المعین وھو المجیب علیہ توکلت والیہ انیب ٥ وصلی اللّٰہ تعالےٰ وبارك وسلم علی النبی الحبیب وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اولی التقریب

آمین والحمد للّٰہ رب العلمین

جناب مولوی صاحب کا توبہ نامہ شائع شدہ ہمدم یہاں آیا حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس نے اُس کی تہنیت میں ۱۵ ماہ مبارک کو یہ تار امضا فرمایا اور سلسلۂ مراسلات شروع ہوا۔

تار مولوی عبد الباری صاحب

توبہ مبارک ۔ خدا استقامت دے ۔ اب براہ مہربانی میرے اُس کاغذ پر بھی دستخط فرمادیں جو میں نے بغرض توبہ بھیجا ہے تو موجب شکر ہے ۔

خط اول مولوی عبد الباری صاحب بجواب تار

۱۶ - رمضان شریف ۱۳۳۹ھ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فرنگی محل لکھنؤ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولٰنا المکرم دام بالمجد والکرم - السلام علیکم - جناب کا تار بہزار افتخار موصول ہوا مجھے حسبۃً للہ ودیانۃً جو مناسب معلوم ہوا وہ کیا گیا ہے - مگر وہ کاغذ جو میرے پاس آیا ہے اس قابل نہیں کہ اُس پر دستخط کیا جاوے - بعض امور ایسے بھی اُس میں ہیں جو مجھے یاد نہیں کہ میں نے اُن امور کو کیا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ میرے اکابر کی تحقیق کے خلاف ہیں - جو امور ایسے نہ تھے اُن میں آپ پر اعتماد کر کے توبہ کر لی ہے - مثالاً عرض ہے کہ امر اول مصنف فلسفہ اجتماع کے متعلق آپ پر اعتماد کر کے اُس سے توبہ کر لی گئی امر ثانی و ثالث کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میں نے اپنا و دیگر علمائے کبار و سادات عظام و مسلمین عالم کا اسلام برائے نام بتایا یہ مجھے یاد نہیں پڑتا ہے اگر تحریر ہے تو کہاں اور اگر زبانی ہو تو کس سے جبتک یاد نہ آئے اپنے کو مرتکب کیسے سمجھ لونگا اور توبہ کیونکر کرونگا - اکثر جگہ مطلقاً معاصی کے استحلال کو کفر ٹھہرایا ہے مگر حضرت جدی مولٰنا بحر العلوم عنٰ کی قائم مقامی کا مجھے ادعا ہے قدس سرہٗ کی تحقیق اس کے خلاف ہے ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر - اس وجہ سے تعمیل ارشاد سے قاصر ہوں فقط

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

پہلا مفاوضۂ عالیہ بجواب خط اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۹ - ماہ مبارک [illegible] کو [illegible] رجسٹری [illegible] باخط مولوی [illegible] صاحب کی مع اسکے لفافہ پر [illegible] حشمت علی محرر دار الافتاء [illegible] صاحب [illegible] لکھا تھا مولوی صاحب [illegible] ان کی رجسٹری [illegible] لفافہ پر [illegible] کا جواب [illegible] واپس دیا [illegible] کو واپس دیا اسی دن اس خیال سے کہ مولوی حشمت علی صاحب لکھنؤ کے اشتہارات سے مولوی صاحب کو غیظ پہنچا ہوا ہے شاید اس لیے واپس دیا ہو دوسرے لفافہ میں رکھ کر مولانا مولوی مصطفیٰ رضا خان صاحب کا نام لفافہ پر لکھ کر رجسٹری کر دیا گیا ۱۲

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین ٥ فبشر عبادالذین
یستمعون القول فیتبعون احسنہ ط اولئک الذین ھدٰھم اللہ و
اولئک ھم اولوالالباب ٥

بگرامی ملاحظۂ مولٰنا المکرم ذی المجد والکرم اکرمکم الاکرم تعالیٰ وتکرم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامی نامہ تشریف لایا۔ انشاء اللہ العزیز
آپ اس فقیر کو اُن بندگان خدا میں پائیں گے کہ لا یحبون الا اللہ ولا
یبغضون الا اللہ اب میرے قلب میں وقعت سامی بحمدہ تعالیٰ پہلے
سے بھی زائد ہے میرا قلب صاف ہے امید کہ قلب گرامی بھی ایسا ہی
صاف ہو وماذلک علی اللہ بعزیز۔ مولٰنا! میں چراغ سحر ہوں میں
یہ چاہتا ہوں اگر آپ بھی چاہیں۔ نہیں نہیں بلکہ وہ چاہے جس کا چاہنا
چاہنا ہے کہ آپ میں مجھ میں کوئی وجہ خلاف باقی نہ رہے میں آپکی
طرف سے سلیم الصدر جاؤں میں جو رطب ویابس خیال میں ہو گا عرض
کروں گا محض دوستانہ خالص مخلصانہ آپ سے گزارش کرتا رہوں گا
اور امید کہ آپ ایسے ہی خلوص واخلاص سے جو قابل تسلیم ہو تسلیم
فرماتے رہیں جس سے جواب ہو جواب بتاتے رہیں اور مجھ پر حق محبت و
حق انصاف کے لیئے لازم ہے کہ جو قابل قبول ہو قبول کروں اور ویسا ہی
مخلصانہ جواب دوں یہاں تک کہ باذنہٖ تعالیٰ تمام حجاب مرتفع
ہو جائیں اور میں اور آپ بیشتر سے بیشتر یک جان ویک دل و
یک زبان ہو کر حمایت دین ونکایت مفسدین باذنہٖ تعالیٰ بجالائیں
اللہ اللہ وہ ساعت کیسی مبارک ساعت ہو گی وماذلک علی اللہ
بعزیز۔ ان ذلک علی اللہ یسیر۔ ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔

مولٰنا آپ فرمائے ہیں مجھے حضرت بحرالعلوم کی قائم مقامی کا ادعا ہے آپ کا یہ ادعا ہو یا دعوی فقیر کی تو یہ دعا ہے کہ باری عزوجل اپنے عبد کو حضرت مولٰنا بحرالعلوم قدس سرہٗ سے بھی افضل وادلی واعلم واعلٰی کرے وانما المرءِ باصغریہ فاذا کان قلبہ مع اللہ ولسانہ مع الحق فقد فاز افوزا مبینا مولٰنا! آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ اس خیر طلب نے معاذاللہ کوئی حرف خلاف واقعہ آپ کی طرف نسبت کیا ہو الحمدللہ یہ یہاں کا شیوہ نہیں میری تحریر مفصل اگر آپ ملاحظہ فرمائے تو اس میں ہر قول بلفظہ اور حاشیہ پر سب کا پتا نشان پاتے آپکا خط نمبری ۱۳۲۴ مورخہ ۳۰۔ ربیع الآخر ۳۷ھ ۲۔ فروری ۱۹ء حضرت سراپا برکت جناب مولٰنا مولوی حافظ سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم صاحبزادۂ سرکار مارہرہ مطہرہ کے پاس گیا جو اُن کے پاس محفوظ ہے اُس میں تحریر تھا اب میں اپنا مسلک عرض کرتا ہوں کہ زمانہ لا یبقے من الاسلام الا اسمہ کا ہے آپ ہوں یا میں عبدالماجد یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیاً مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروںکا امتیاز کیا جائے آپ کو اس کے یاد رہنے کا کیا داعی تھا خدانخواستہ آپ کے قلب میں یہ نہ تھا کہ نہ آپ مسلمان نہ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ دنیا میں کوئی۔ سب کا اسلام برائے نام ہے جنھیں کفار سے کچھ امتیاز نہیں بلکہ ایک غصہ کی بات تھی کہ قلم سے نکلی ہاں یہ ضرور ہے کہ غصہ یا تنگدلی ایسے کلمات کا حکم شرعی زائل نہیں کرتے۔ شرح فقہ اکبر حضرت بحرالعلوم اگرچہ فقیر کے پاس نہیں مگر استحلال معاصی میں اقوال ائمہ کرام پیش نظر

ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ حضرات ائمہ حنفیہ خصہم اللہ تعالےٰ بالطافہ الخفیہ
کے نزدیک ہر حرام قطعی کا استحلال کفر ہے نہ کہ ظنی کا میری تحریر میں
نہ مطلق معاصی کے استحلال پر حکم کفر ہے نہ بکثرت بلکہ صرف تین معاصی
معینہ کے استحلال پر (۱۸ ص) مشرکین سے اتحاد جس طرح ہو رہا ہے (۴۹ ص ۲ و ۷۰ ص ۳)
امور دین میں ان مشرکین سے یوں استعانت یہ اعتماد۔ اور یہ تینوں
بلاشبہہ حرام قطعی ہیں۔ مجھ جیسے کی تصنیف دیکھنے کی آپکو ترغیب اگرچہ
زیبا نہو مگر یہاں ضرورۃً گزارش کہ فقیر کا رسالہ المحجۃ المؤتمنۃ
سب نہیں تو صفحہ ۱۴ سے صفحہ ۸۰ تک منصفانہ دوستانہ بلاحظہ ہو جائے
اُسے انشاء اللہ تعالےٰ ان کے بیان تحریم کا کافی کفیل پایئے گا پھر
بھی قصر مسافت کے لیے گزارش کرتا ہوں کہ بالفرض ان میں سے اگر
بعض حرام ایسے ہوں جن کا استحلال تحقیق حضرت بحر العلوم پر کفر قطعی
نہ ہو تو مذہب ائمہ حنفیہ پر تو ضرور کفر ہے ایسی بات کو کلمۂ کفر کہنا کیا
مستبعد ہے اور نہ سہی جو بات ایسی نکلے وہاں یوں بنا دیجیے کہ ائمہ
حنفیہ کے نزدیک کفر ہے۔ مجھے ضد منظور نہیں وہ منظور ہے جو اوپر
گزارش کر چکا کہ مجھ میں اور آپ میں انشاء اللہ تعالےٰ کوئی وجہ خلاف
باقی نہ رہے واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ○ اس فتنۂ ہائلہ میں لغزشیں
یا دالسنۂ لرزشیں بہتیروں سے ہوئیں اور ہیں مگر میں اپنے قلبی
تعلق سے مجبور ہوں جو قلق آپ اور مولوی ریاست علی خاں صاحب
کی نسبت تھا کسی کے لیے نہیں مولےٰ تعالےٰ نے حضور سید عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات سے آپ کی طرف سے اطمینان
کا سامان پیدا فرما دیا وہی اس کی تکمیل پر بھی قادر ہے پھر آپ کے

ذریعہ سے انشاء اللہ تعالٰی مولوی ریاست علیخاں صاحب بھی
ایاب الی الصواب فرمائیں گے اور مجھے حزن دوستانہ کی قید سے
باذنہ تعالٰی نجات ہوکر اس آیہ کریمہ کی تلاوت کا موقعہ ملے گا وقد احسن
بی اذ اخرجنی من السجن وجاء بکم من البدو من بعد ان
نزغ الشیطن بینی وبین اخوتی ان ربی لطیف لما یشاء انہ
ھو العلیم الحکیم ۝ وعلی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ
افضل الصلاۃ والتسلیم آمین والحمد للہ رب العلمین والسلام مع الاکرام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ بقلم حشمت علی رضوی محرر دار الافتا
۱۹ ماہ مبارک ۳۹ھ از بھوالی ضلع نینی تال

خط دوم مولوی عبد الباری صاحب ۳۹ھ

فرنگی محل لکھنو　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　۲۲- رمضان المبارک

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مولٰنا المکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بصد تکریم عرض ہے کہ گرامی خدمت
میں ایک عریضہ ارسال کرچکا ہوں غالباً اُسی کا جواب ہوگا جو نام سے
دوسرے شخص کے رجسٹری شدہ کل میرے پاس پہنچا اُس وقت گزشتہ
واقعات اور اشتہارات کا خیال کرکے مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں
وہ رجسٹری واپس کردوں اور نہایت ادب سے عرض کروں کہ مجھے
جناب کے نام سے جو اعتماد ہوگا وہ زید وعمرو کے نام سے نہیں
ہوسکتا ہے اس کا افسوس ہے کہ جواب والا کو تاخیر سے میں حاصل
کرونگا مگر اُس کا منتظر ہوں فقیر یہ چاہتا ہے کہ جناب نے جو امور تحریر
فرمائے ہیں جہاں تک تفصیلاً اُن سے توبہ کرسکے توبہ کرے۔ مجھے

خیال ہے کہ جناب نے اسلام بہائے نام لکھنے کا جو الزام دیا ہے وہ محمد میاں صاحب
مارہروی کی تحریر سے شاید اخذ کیا ہے اگر جناب نے ایسا کیا ہے تو میں
عرض کرونگا کہ یہ اُس عبارت کا مقصد میں نے نہیں لیا ہے بلکہ میں نے
کمال ایمان کی ندرت پر جو کچھ لکھا ہے وہ لکھا ہے اب غور کے بعد
یہ خیال آتا ہے کہ اُس سے اس طرح توبہ کرسکتا ہوں کہ عبارت اپنی لکھوں اور
اُس کے بعد لکھوں کہ اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ جو مولوی احمد رضا خاں صاحب
نے تحریر فرمایا ہے تو میں اس سے بصدق دل توبہ کرتا ہوں۔ مولانا آپ اس کا
احساس نہیں کرسکتے کہ میری اس جسارت توبہ پر کس قدر مجھ پر چہار طرف
سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ
ثابت قدم رکھے میں نے اسی وجہ سے ایک تحریر ہمدم میں اس رجسٹری کے
واپس کرنے پر بھی لکھدی ہے۔ اس قدر التماس ہے کہ ہمارے اکابر نے
اعیان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے اس واسطے جو حقوق اہل اسلام
کے ہیں اُن سے اُن کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے مولوی قاسم صاحب کے
نام کے خط و کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں ہم نے یہ ارادہ کرلیا ہے
کہ اب جس کے نام کا جو لقب کسی نے ہمارے اکابر سے لکھا ہے اُسی کی
اتباع میں لکھا کرونگا اُس سے زیادتی و کمی نہ کرونگا اور اُس کے مماثل کے
لیے بھی ایسا ہی لقب لکھونگا۔ اسی طرح مجھے معلوم ہوا ہے کہ مرزا محمد تقی
خود تبرائی نہیں تھے بلکہ اُن کے دستخطی فتاوے ہیں جن میں تبرا کو وہ
منع کرتے ہیں اور اپنی کتب سے اُس کے عدم جواز کو ثابت کرتے ہیں
علاوہ ہمارے اکابر مجتہدین لکھنؤ سے جو تعلق رکھتے تھے اُس کو ہم نے
دیکھا اور برتا ہے اُن کی عیادت اُن کی دعوت اُن کی تعزیت میں

برابر ہم لوگ شرکت کرتے رہے ہیں اُس کے متعلق بھی ہم بلا تفصیل توبہ کرنے سے قاصر ہیں حکام نصاری کی موالات سے جس قدر تحرز تھا اسی قدر ہنود کے ساتھ تحرز کرنا ہم نے نہیں دیکھا ہے اس واسطے نفس مدارات ہنود کو ہم ممنوع نہیں قرار دے سکتے ہیں مگر غلو و تعظیم سے توبہ کر سکتے ہیں علاوہ اس کے جو تحریک اس وقت مقابل انگریزوں کے جاری ہے اُس میں اعتدال کے ساتھ ہم ہنود کو اپنے ساتھ سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے ہیں یہ خلاصہ ہے ہمارے مقاصد کا اس کے اندر ہم آپ کی ہر تعمیل ارشاد کو حاضر ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلد کسی عمدہ نتیجہ پر پہنچ جاویں ورنہ سخت کوشش باہم رنجش ڈالنے کی ہوگی۔ میں اس قدر عرض کروں گا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ جناب کی ذات کے لحاظ سے اور وجاہت کے خوف سے نہیں کیا ہے نہ آیندہ ایسا کرونگا میرے نزدیک بھی خدا کی خوشنودی کی غرض سے کرنا چاہیے تھا وہ میں نے کیا ہے اس وجہ سے اُس دعاے توبہ کے قبل جس قدر تحریریں ہیں اُن میں کچھ جناب سے مرعوب ہونے کی صورت نہیں معلوم ہوتی ہے فقط والسلام

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

۲۶ - ماہ مبارک کو امضا ہوا
۱۸

دوسرا مفاوضۂ عالیہ بجواب خط دوم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجناب مولانا المکرم ذی المجد والکرم زید کرمہم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

حمد اُس کے وجہ کریم کو جس نے مجھ میں اور آپ میں باب تخاطب دوستانہ کھولا اور وہی اُس کی تکمیل پر قادر ہے۔ واپسی رجسٹری کی وجہ اس نامہ

سامی سے واضح ہوئی اگر جناب اسے قبول فرماتے تو اندر میرا ہی خط پاتے جیسے رجسٹری جناب کی بھیجی تھی اور لفافہ پر "مظفر علی محرر" وہ اُسی دن دوسرے لفافہ میں ولدی مولوی مصطفےٰ رضا خاں سلمہ کے نام سے پھر رجسٹری کر دیا گیا ہے اس سامی نامہ سے گمان ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی واپس ہوا ہو اس وقت فقیر اپنے نام سے رجسٹری کر دیگا اور اگر معاذ اللہ وہ بھی واپس ہو تو اس کی بھی شکایت نہ کرونگا ہاں اس کا ملال ہوگا کہ اگر وہ خط ملاحظہ فرماتے تو شاید میرا خلوص ظاہر ہوتا۔ اس سامی نامہ میں جو امور تحریر فرمائے ہیں قبل اس کے کہ میں اُن کی نسبت محض مخلصانہ اپنی رائے ظاہر کروں جناب ہی سے یہ دریافت کر لینا ضروری جانتا ہوں کہ وہ کیا طرز سخن ہو جسے جناب میرے خالص خلوص سے ناشی جانیں حاش للہ میں شکایت نہیں کرتا بلکہ اپنے اسی مقصود تک پہنچنے اور آپ سے اُس کی راہ پوچھنے کے لیے حکایت ہے ۵ شعبان کو جو رجسٹری میں نے حاضر کی تھی جس میں ایک سوا ایک بات تو سے تو بہ مطلوب تھی وہ کاغذ تو جناب ہی کی طرف سے لکھا تھا میری جانب سے کوئی حرف نہ تھا کہ میرے تکبر یا تواضع پر محمول ہوتا مگر جناب کے خیال میں وہ متکبرانہ انداز معلوم ہوا اور عرض کرنے والا پیکر تکبر لہٰذا نہایت خلوص سے اُس طریقۂ تخاطب کی اطلاع مانگتا ہوں جو اس محمل سے محفوظ اور میرا سچا خلوص ہی اُس سے ملحوظ ہو میں اپنے نزدیک (اگرچہ یہ میرا قصور فہم ہو) اعتراضات کے جواب بروجہ کافی دینے کو بھی تکبر نہیں سمجھتا کہ یہ ہمیشہ سے علما و ائمہ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں معمول رہا حدیث میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی مسئلے میں بحث فرماتے یہ معلوم ہوتا کہ کبھی نہ ملیں گے پھر احسن وجہ و کمال

وداد پر آسے ختم فرمانے بایں ہمہ لہجہ جواب کا اختلاف اُس رجسٹری ۴ ۔شعبان
کے خط اور اس رجسٹری تازہ سے کہ اب دوبارہ حاضر کی ہے جناب پر واضح
ہو جائیگا وہ دقیقیں مجانبت و محابت کا تفاوت ہے میں سچ عرض کرتا ہوں
حاشا ثم حاشا ہرگز اس کارروائی سے اپنا استعلا منظور نہیں اللہ علیم بذات الصدور
ہے کہ جناب سے صفائی اور جناب کے طفیل میں ہزاروں عوام کی رہائی اور
اس خدمت دینی سے اپنے لیے ثواب الٰہی منظور ہے واللہ قدیر واللہ
غفور رحیم ۔جناب کو اگر اس کا خیال ہو کہ یہ اس پر افتخار کرے گا اور
ہمکو مرعوب قرار دیگا تو اطمینان جناب کے لیے میں تحریر دیدوں کہ اس میں
جناب ہی کے لیے علو و فخر اور اس فقیر پر احسان عظیم ہوگا کیا ایک دوسرے
کو ہزار اشرفیاں دے تو وہ اس کا محسن نہیں آپ کے اس قبول سے تو
مجھے بعونہ تعالیٰ اس نعمت کی امید ہے جسے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے بہ قسم فرمایا کہ خیر لک من ان تکون لک حمر النعم پھر کیونکر
اس قبول کو آپ کا کمال احسان نہ جانوں اور میرا آپ پر کیا دباؤ ہے
جس سے آپ کو مرعوب مانوں مولٰنا متعدد علمائے کرام ہیں جنھوں نے
اس فقیر کی عرض قبول فرماکر ندوہ سے جدائی فرمائی مثل جناب مولٰنا مولوی
محمد عبد السلام صاحب رکن وواعظ معظم ندوہ وجناب مولٰنا مولوی
وصی احمد صاحب محدث سورتی و مولوی حکیم خلیل الرحمٰن صاحب ہردو
تلمیذ خاص مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ وغیرہم میں نے کبھی ان پر
استعلا نہ کیا بلکہ انھیں کا احسان مند رہا عجب کہ وہ تو رضائے الٰہی کے
لیے اذعان حق کرکے بعونہ تعالیٰ مقبولان الٰہی میں داخل ہوں اور میں
اُن پر استعلا کروں ۔اس نیاز نامہ کے جواب آنے اور اُس طریقہ

تھا۔ اب پر اطلاع پانے کے بعد اُن امور کی نسبت جو اس سامی نامے میں تحریر فرمائے ہیں محض دوستانہ اپنی رائے کا سچے دل سے اظہار کریگا مولٰے تعالٰی قادر ہے کہ مجھ میں اور جناب میں رفع حجاب فرما کر ہم دونوں کو حق پر جمع فرماوے آمین والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بھوالی شب

۲۶- ماہ مبارک ۱۳۳۹ھ

خط سوم مولوی عبد الباری صاحب بجواب مفاوضہ اول

۲۶- رمضان شریف ۱۳۳۹ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرنگی محل لکھنو

حامدا و مصلیا و مسلما

مولٰنا المکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بصد تکریم عرض ہے کہ گرامی صحیفہ صادر ہوا جس شفقت سے خطاب کیا گیا ہے جناب کی ذات سے اسی کی توقع تھی - جناب خود اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ تفرقہ دور کرنے کی فکر رہی اگر جناب کے مطمع نظر بھی یہ ہے تو اس کا حصول ناممکن نہیں ہے جناب نے جو عبارت میری تحریر کی نقل کی ہے اُس میں نفی کمال ایمان کی ہے نہ کہ اصل ایمان کی یہ ملحوظ رہے کہ عبد الماجد کو مؤمن فرض کر کے لکھا گیا ہے میں نے بارہا اپنے جد اعظم مرشد مکرم اور والد ماجد قدس سرہما سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ زمانہ پُر آشوب ایسا ہے کہ جو اپنا ٹوٹا پھوٹا ایمان لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ باوا کا وقت پھر غنیمت تھا اب تو مسیحے ایمان لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے میں عرض کرتا ہوں کہ طیش شرعا بھی عذر ہوتا ہے یا نہیں اگرچہ غصہ عذر نہ ہو مگر یہ تو اس وقت ہے کہ بجز اُس احتمال کفر کے

کوئی احتمال میری عبارت کا ہو ہی نہیں سکتا حالانکہ وہ احتمال کفر ایسا بعید ہے کہ نہ مفہوم عبارت اُس پر دلالت کرتا ہے نہ مصداق نہ سیاق نہ سباق پھر اُس احتمال کے اوپر محمول کرنا عبارت کا اور صریحی اور صاف موافق نیت واعتقاد کے جو احتمال ہو اُس پر نہ محمول کرنا اس کی کیا وجہ ہے مانا کہ احتمال بھی ہو تو یہ عرض ہے کہ میری عبارت میں احتمال کمال ایمان کی نفی کا کیا ہو ہی نہیں سکتا تو اُس احتمال کو تقدم ہونا چاہیے نہ کہ سرے سے وہ متروک ہو گیا مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے جس سے احتمال کفر ہو۔ میں بالمقابل دونوں عبارتیں تحریر کرتا ہوں امید ہے کہ انصاف سے ملاحظہ فرمایئے گا۔

اب چاہے آپ ہوں یا میں عبدالماجد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب مصنف اس تحریر زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز نہ کیا جاوے عبدالماجد زندیق ہیں تو مدعیان تقویٰ و مجددیت جن کا ادنیٰ خادم میں بھی ہوں کب صدیق ہیں۔

اکابر سادات و علما و جملہ مسلمین زمانہ کا اسلام برائے نام بتانا اور اُن میں اور کافروں میں امتیاز نہ ماننا کفر ہے اپنے آپ کو ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے۔

ایک مدت سے ایسے افعال اہل اسلام میں رائج ہیں جو کفر ہو سکتے ہیں مگر اُن پر حکم کفر کا کبھی اگلوں نے نہیں کیا ہے یہاں مراد وہی کافر ہیں جو اہل اسلام میں داخل اور مدعی اسلام ہیں نہ مطلقاً کفار اس پر لفظ جن میں سے دلالت کرتی ہے کیا جناب اس امر کے مدعی ہیں کہ کمال ایمان جناب کا اس حد تک ہے جس حد تک حضرت صدیق اکبر رض کو

حاصل تھا اور جب کمال نہیں ہے تو نفی کمال کی ہو گی اس میں اور نفی اصل ایمان میں بہت فرق ہے۔ میں نے استحلال معصیت میں جس عبارت بحر العلوم کا حوالہ دیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مراد ما از ذنب ذنبے ست کہ ثابت باشد بدلیل قطعی کہ قابل تاویل نباشد و مراد از استحلال با قیام دلیل پس اگر کسے منکر ذنب گردد و گوید کہ دلیل قائم نیست و انچہ شما نقل می کنند ماؤل ست کافر نگردد و اگر از عقائد باشد فاسق گردد و اگر از فروع باشد فاسق ہم نگردد۔

مجھے یقین ہے کہ اکابر علماء فرنگی محل کے خلاف جمہور احناف کی رائے نہیں ہو گی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ منکر ذنب کے نزدیک دلیل مدعی ذنب کے ماؤل ہو جانے کی صورت میں کفر کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ واقع میں دلیل ماؤل ہو یا قابل قبول مدعی ذنب ہو۔

مولانا غرض یہ ہے کہ میں اپنے اکابر و مشائخ کے اتباع کو لازم اس وجہ سے سمجھتا ہوں کہ اُن کی تحقیق اپنی اور آپ کی بلکہ اس زمانے کے تمام علماء کی تحقیق سے بالاتر سمجھتا ہوں میں اپنے اکابر کے فعل کو بھی ایسا ہی اپنے لیے حجت سمجھتا ہوں جیسا کہ قول کو اس واسطے کہ اُن میں خشیت و تقوے تھا اور وہ علماء ربانی تھے ان امور کو بار بار دُہرانے کی وجہ یہ ہے کہ جناب مجھے اُن کے خلاف کرنے پر مجبور نہ کریں گے نہ جناب کا یہ مجبور کرنا قرین انصاف ہو گا۔ مولانا بحر العلوم کی عبارت سے حضرات صحابہ ماولین کی برارت ہوتی ہے ورنہ کون ذنب ہے کہ جو خروج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابل سے زائد صریح ذنب ہو۔ امید ہے کہ اس کا تشفی بخش

جواب مرحمت کیا جاوے فقط

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

۲/ دوم شوال کو امضا ہوا ۱۲

تیسرا مفاوضۂ عالیہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مولٰنا المکرم دام بالکرم۔ تسلیم۔ نامی نامہ ۲۸ ماہ مبارک آیا ۲۶ کو ایک ضروری نیاز نامہ حاضر کر چکا ہے اس کا جواب بھی اسی طرز تخاطب کی اطلاع پر موقوف ہے۔ مجھے انتظار ہے رفع انتظار جناب کو یہ پرچہ حاضر اگر اتنا ہی فرما دیا جائے کہ میرے خط شعبان میں یہ یہ الفاظ تکبر تھے تو میں کچھ انداز کر سکوں۔ مگر مع افادۂ علل۔ کہ اجرائے علت منصوصہ خطا فی القیاس سے روکے۔ اجمالاً اتنی گزارش کہ کفر قائل وکفریت قول میں فرق ہونا پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اول کی نفی میں سعی خارج از بحث ہوگی وہ مدعا ہوتا تو فقط طلب توبہ پر قناعت نہ ہوتی بلکہ اس کے احکام لازمہ مثل بطلان نکاح وبطلان بیعت قائل ومریدان قائل وغیرہا بھی ہوتے والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

از بریلی ۲ شوال مکرم روز جمعہ ۱۳۳۹ھ بقلم ناظم دارالافتا

۵/ ۵ شوال کو آیا ۱۲

خط چہارم مولوی عبدالباری صاحب بجواب مفاوضۂ دوم

فرنگی محل لکھنو

۴ شوال ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم۔ بعد تسلیم بصد تعظیم عرض ہے کہ گرامی صحیفہ مورخہ شب ۲۶ ماہ مبارک ۳۹ھ نے صدور فرمایا باعث عز وافتخار ہوا جناب آپ

جس طرح چاہیں خطاب فرمائیں مناسب ہوگا اس واسطے کہ خلوص و شفقت ہی سے مخاطبت ہوگی میرا دل صاف ہی زیادہ ادب فقط

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

۵۲

۹ شوال کو امضا ہوا ۱۲

چوتھا مفاوضۂ عالیہ بجواب خط چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولٰنا المکرم دام بالکرم۔ بعد تحیات سنیۂ سنّیۂ زکیہ ملتمس۔ نامی نامہ بعد انتظار تشریف لایا اجازت مطلقہ نہایت کرم ہے مگر ناواقف طرز سے صدور مایسوء الخاطر مستبعد نہیں مبادا سدِّ راہ ہو لہذا نیازنامہ ۲ شوال کے جواب برفع حجاب کی بیشک ضرورت ہے۔ نیز جب کلام معاذ اللہ مکابرہ نصیب اعدا۔ مناظرہ بھی نہیں کہ دو جہت چاہتا ہی بلکہ صرف یکجہت احباب کا علمی مذاکرہ تو ان باتوں پر عطائے معاہدہ سے اپنے ایک خالص بہی خواہ کی ہمت افزائی فرمائی جائے جس میں بعونہ تعالیٰ بہت قصر مسافت ہے مہینوں کا کام ان شاء اللہ تعالیٰ گھڑیوں میں ہوجائیگا۔ (۱) سائل کو صائل معین کو مُہین تصور فرما کر کیفما امکن مدافعت مقصود نہوگی جناب خود ناقد بصیر ہیں آپ ہی اندازۂ احکام شرعیہ رکھتے ہیں بلکہ مجھ سے زائد کہ متکلم اپنے کلام سے اعرف ہے میرا کام بالائی تذکیر و یاددہانی ہے تو جہاں دیانۃً حرج شرعی ملاحظہ ہو قبول فرمایا جائیگا اگرچہ اُس سے بھی زائد ہو جو فقیر گزارش کرے (۲) تاویل کلام و دفع الزام کے لیے کوئی حقیقت واقعیہ مستور نہ رکھی جائے گی بلکہ بشہادۃ اللہ عزوجل جو امر واقعی ہو اُس کے اظہار سے حق کے لیے استظہار ہوگا کہ مقصود صرف

اذعان واعلان حق ہے اور رفع حجاب ومذاکرۂ احباب اسی کا احق (۳)، بعد صحت اصل مراد زوائد کے نقص وتمام ونقض وابرام سے بحث نہ ہوگی (۴)، بعد وضوح حق کسی رعایت خاطر لحاظ ملاقات دنیوی تہذیب کو اس پر ترجیح نہ ہوگی بلکہ ارشاد الٰہی کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم پر عمل ہوگا۔ ان چاروں التزاموں پر اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضمانت ہو ان میں کوئی بات بیجا ہے تو اس پر اطلاع فرمائی جائے ورنہ قبول کامل سے مسرت افزائی احسن اللہ تعالیٰ بید ی و یدیکم فی الدنیا و الاخرۃ انہ اہل التقوی و اہل المغفرۃ آمین والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ از بھوالی

۹ شوال مکرم ۱۳۳۹ھ بقلم محرر

۵/ ۱۹۔شوال کو بصیغہ رجسٹری بھیجا ... ۱۲

پانچواں مفاوضۂ عالیہ بتقاضائے جواب مفاوضۂ دوم وسوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مولانا۔ تسلیم۔ میرے ایک نیاز نامہ کو دس دن ہوئے دوسرے کو بیس۔ جناب تحریر فرما چکے کہ میرا دل صاف ہے پھر جواب سے اعراض کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ نہ لکھنؤ جیسے شہر میں آپ جیسے شخص کو خط نہ پہنچنا متوقع۔ پھر بھی احتیاطاً دونوں کی نقل حاضر ہو اپسی ڈاک جواب عنایت ہو فقط

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ بقلم محرر

۱۹۔ شوال مکرم ۱۳۳۹ھ

۵ ۲۱ شوال کو آیا ۱۲

خط پنجم مولوی عبدالباری صاحب بجواب مفاوضۂ سوم وچہارم

فرنگی محل لکھنؤ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مورخہ ۱۹ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بصد تکریم عرض ہے کہ صحیفۂ گرامی صادر ہوا - جناب نے ذوق سلیم و فراست صحیحہ سے جو فرق خطاب سابق وجدید میں اختیار کیا ہے اس سے زائد توضیح سے فقیر قاصر ہے اور ارشاد عالیہ کے بارہ میں عرض ہے کہ جو امر خدا کا حکم ہونا سمجھ لیا جاوے اُس کے قبول میں اصلاً دریغ کو راہ نہ ہوگی تمام امور کی بنا واقعات صحیحہ پر ہونا چاہیے اصل مراد کے یقین کے بعد احتمالات زائدہ نظر انداز کر دینا ہونگے جو امر حق ہوگا اس کے اختیار کرنے میں کسی قسم کا پس وپیش نہ ہوگا واللہ علی ما نقول وکیل و شہید الخ آخر میں عرض ہے کہ عام ظن یہ ہے کہ جناب کو اپنی رائے سے عدول نا جناب میں بڑے سے محقق کو بھی کامیابی نہیں ہوتی ہے امید ہے کہ یہ ظن فاسد باطل ہوگا زیادہ حد ادب فقط

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

خط ششم مولوی عبد الباری صاحب مشعر رسید مفاوضۂ سوم وچہارم

فرنگی محل لکھنؤ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مورخہ ۲۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۹ھ
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بصد تکریم عرض ہے - آپ کے دو خط آئے تھے لیکن میں بمبئی چلا گیا تھا اس وجہ سے دیر ہوئی معاف فرمائیے گا - میں نے ان دونوں خطوں کا جواب دے دیا ہے جو غالباً جناب کی نظر سے

گزرے ہونگے فقط والتسلیم فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہ علی عفا اللہ عنہ

چھٹا مفاوضۂ عالیہ بجواب خط پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا المکرم دام بالکرم۔ بعد تحیۂ سنیہ ملتمس (۱) اتنی گزارش کی اجازت چاہتا ہوں کہ امر دوم بشکل عہد نہیں تمام امور کی بنا واقعات صحیحہ پر ہونا چاہیے صرف بیان حکم ہے یہ بھی بانشاد الٰہی شکل التزام میں ہونا لازم۔ بلکہ اتنا ہی تحریر فرمادیں کہ تیرے خط نہم شوال میں جو چار امر کا عہد مسئول ہے ہمیں قبول ہیں واللہ علیٰ مانقول وکیل صاف دلی کے بعد اس تحریر سے عائق کیا ہو سکتا ہے (۲) میرے خط ۲۶ ماہ مبارک کو آج ایک مہینہ کامل ہوا اُس کا عقدہ کسی طرح حل نہیں ہوتا صفائے قلب کے بعد اصلا حاجت حجاب نہیں میں سچ گزارش کرتا ہوں کہ مجھے اپنے خط ۴ شعبان میں کوئی کلمہ تکبر نظر نہ آیا مگر آدمی اپنے عیب پر کم مطلع ہوتا ہے لہذا تصریح و توضیح کی ضرورت ناگزیر ہے۔ فرق خطاب کی نسبت میں اُسی نیاز نامہ میں گزارش کر چکا کہ وقتیں مجانبت و محابت کا تفاوت ہے اسے تکبر و تواضع سے کیا علاقہ۔ میرے فہم قاصر میں اس پر حوالت کے دو ہی معنے ہو سکتے ایک یہ کہ خطاب جدید میں جیسی ہماری تعظیم ہے سابق میں نہ تھی ایسی ہی کیا کر۔ یہ معنے ہرگز مراد نہ ہوں گے کہ یہ تو معاذ اللہ جناب کا تکبر ٹھہریگا نہ کہ فقیر کا۔ دوم خطاب سابق میں جو تھا وہ تکبر ہوا اس کا جواب واقعۂ امیری المومنین فاروق و ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جبھی عرض کر چکا ہوں اور اس کا ارادہ مکالمۂ آیندہ سے منع ہوگا کہ ان مقدمات کے بعد بدگمانی ہی باری ہے تو اس میں اور زیادہ دشواری ہے بہت منت سے گزارش کہ اس عقدے کے حل میں

اب زیادہ تطویل نہ ہو خط ۲ شعبان میں میرے جو کلمات تکبر تھے سب گنا دیے جائیں کہ تنبہ ہو اور اگر کچھ نہ تھا تو صاف فرما دیا جائے کہ ہم نے غصہ میں لکھ دیا اُس میں کوئی تکبر نہ تھا بعد یکجہتی تام اظہار حق ہی مأمول (۳) فقیر کی نسبت ظن عام سُن کر ظانین سے یہ سوال کرنا تھا کہ اس کا تجربہ تمہیں کیونکر ہوا وہ کیا کیا مسائل تھے جن میں فقیر خطا پر تھا اور وہ کون کون محققین تھے جنھوں نے مجھے میری رائے سے پھیرنا چاہا اور ناکام رہے اس سوال پر بعونہ تعالے اُن کا کذب واضح ہو جاتا اور آپ خود ہی اُن سے فرما دیتے کہ ان بعض الظن اثم آیت کریمہ ہے اور ان الظن اکذب الحدیث حدیث صحیح۔ میں تو اسی مکالمہ میں تین بار گزارش کر چکا ہوں کہ ان ۱۰ا سے جو بیغائلہ ثابت ہو میں اُسے کم کرنے کو تیار ہوں اسی سے اُن کے کذب ظن کا اندازہ ممکن تھا (۴) جبکہ بعونہ تعالے صفائے قلب ہی تو ایک امر دوستانہ گزارش جس طرح جناب نے بریلی وجبل پور تحریر فرما دیا جیسا کہ وہاں کے خطوں سے معلوم ہوا کہ ہمارا اور احمد رضا کا مفاہمہ ہے اُس کے طے ہونے سے قبل اس بارے میں کچھ نہ کہا جائیگا یہی جواب فریق ثانی کو دینا تھا یہی مقتضائے عدل تھا اور یہی انتظار مفاہمہ کا اقتضا۔ اُن کے ہاتھ میں وہ تحریریں ہیں جن سے وہ کیا کیا مفاسد اخذ کرتے ہیں مگر بحمد اللہ تعالے میں اس سے بددل نہیں ہیں جانتا ہوں کہ جناب پر کس قدر یورش ہے اگر اُن کے نائرۂ بائرہ فتنۂ ثائرہ کی وقتی تسکین کو کچھ لکھ دیا تو میں اپنے رب عزوجل کے فضل اور اپنے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے کرم سے مایوس نہیں جناب کا قلب صاف رہنا چاہیے پھر انشاء اللہ العزیز حق اپنے مرکز ہی پر مستقر ہو کر رہے گا

آپ خود ہی بخریر فرما چکے ہیں کہ میری اس جسارت توبہ پر کس قدر مجھ پر چہار
طرف سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ سمجھتا ہوں اللہ تعالے
ثابت قدم رکھے آمین اللہم آمین والتسلیم ۲۵ شوال مکرم سنہ ۳۹ھ ۔
فقیر ایک ضروری رسالۂ دینیہ کی تصنیف میں تھا جسے کل شنبہ تک
رجسٹری کرکے ارسال ضرور تھا کہ آج رجسٹری نہ ہوتی
لہذا جواب میں تین دن کی تعویق ہوئی معاف فرمائیں یہ خط لکھ چکا تھا
کہ نامی نامہ مخبر رسید رجسٹری آیا ۔ ایک حاجت ضروری گزارش شرح
فقہ اکبر حضرت مولٰنا بحر العلوم قدس سرہٗ میرے پاس آگئی آج اُسے
دیکھا صفحہ ۴۰ پر سطر ۱۹ سے ثلث سطر ۲۱ تک وہ وزیر اہل سما افضل از اہل
سما سے نعوذ باللہ منہا تک عبارت میں بظاہر سقط معلوم ہوتا ہے امید
کہ صحیح نسخہ قلمیہ سے اور اگر خاص دستخطی حضرت شارح قدس سرہ ہو تو
ازہمہ اولےٰ یہ عبارت حرف بحرف تحریر فرما بھیجیں باعث ممنونی ہوگا ۔
والتسلیم

۵۷ ۲۹ شوال کو آیا ۱۲

خط ہفتم مولوی عبد الباری صاحب بجواب مفاوضہ ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولٰنا المکرم دام بالمجد والکرم ۔ بعد تسلیم بصد تکریم عرض کہ گرامی صحیفہ صادر
ہوا میں اُن تمام امور کو جو احقاق حق میں ایک مسلم پر لازم ہیں اپنے
لیے ضروری سمجھتا ہوں جناب سے اس قسم کے عہود میں نے نہیں لیے
ہیں مجھے بھی ایسے معاہدوں کے کرانے کا حق حاصل ہے میں حسن ظن
نے ایک محق سمجھ کے اس کو چھیڑنا نہیں چاہتا جناب کے متعلق مشہور
ہے کہ مناظروں میں ابتدائی مراحل طے کرنے میں وقت صرف کر دیا

جاتا ہے گویہ مناظرہ نہیں بلکہ مفاہمہ ہے اگر جناب اُن عادات سے جو
مناظروں میں ہیں مفاہمہ میں نہ برتیں گے تو امید ہے کہ جلد نتیجہ خیز
انجام اس مفاہمہ کا ہوگا۔ میں جناب سے عرض کرتا ہوں کہ کسی امر کی بنا
واقعات غیر صحیحہ پر میں نہیں کرتا نہ میرے یا جناب کی طرف سے ہونا چاہیے
اس سے صاف میں لکھنا فضول سمجھتا تھا باوجود اس کے عرض ہے کہ
جناب کے خط نہم میں جو چار امر کا عہد مسئول ہے مجھے قبول ہے واللہ
علی ما نقول وکیل۔ (۲) جناب والا میرے پہلے خط کے جواب میں ابھی
تک ایک بات کا بھی ارشاد نہیں ہوا ہے مجھے اُس کے بعد جو خط جناب
نے لکھا ہے اُس کے جواب کا مطالبہ قبل از وقت معلوم ہوتا ہے باوجود
اس کے مجھے جتنا اس وقت مناسب معلوم ہوا اُتنا عرض کردیا ہی تکبر
وغیر تکبر ہے متعلق جناب کے مفاہمہ کے بعد بہت صاف التماس کرونگا
رو کو میں تکبر نہیں سمجھتا ہوں اس قدر عرض کرنا کافی ہے اس عقدہ کو
حل کرنے میں اصل مفاہمہ میں تعویق ہوگی اس لیے عرض ہے کہ اب اُس
میں تاخیر نہ فرمائی جاوے ورنہ میں سلسلۂ مکاتبات کو جاری نہیں رکھ
سکتا میرے متعلق اس سے کہیں زائد اہم امور ہیں (۳) جناب معاف
فرمائیں گے کہ میں نے ظانین سے بہت سوالات کیے اور اُنھوں نے
مسکت خصم جوابات دیے ان امور کو بھی بعد اصل مفاہمہ کے میں ضرور
صاف کرونگا بلکہ ظانین کو مقابلہ میں پیش کرونگا (۴) گزارش ہے
جناب والا نے قبل مفاہمہ سے جس سے امور صاف ہونے حضرات
بریلی وجبلپور کو عجلت نہ کرنے کی ہدایت فرمادی ہوتی تو جناب کو دوستانہ
ارشاد کی ضرورت نہ پڑتی۔ فقیر سندھ جارہا ہے اس واسطے جناب

کے ارشاد کی شرح فقہ اکبر کے بارے میں تعمیل نہ ہو سکی زیادہ آداب۔

فقیر قیام الدین محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ

بقلم شاہد علی عفی عنہ

فرنگی محل لکھنؤ ۲۸ ۔شوال المکرم ۱۳۳۹ھ

تار[۵۲] مولوی عبدالباری صاحب

لکھنؤ فرنگی محل ۔ مولوی عبدالباری ۔ اصل بحث شروع کرتا ہوں کہاں بھیجوں آپ سندھ کو کب جائیں گے کب آئیں گے ۔ اعلیٰ حضرت بھوالی

تار[۵۳] از لکھنؤ

حضرت اقدس کراچی گئے ۔ الطاف محمد ۔ لکھنؤ

اس تار میں کچھ اطلاع نہ دی کہ مباحث کہاں بھیجے جائیں یا مولوی صاحب کب تک آئیں گے لہذا انتظار کرنا ہوا بارے خود مولوی صاحب نے براہ مہربانی اپنے آمد کی اطلاع اس تار سے دی۔

تار[۵۴] مولوی عبدالباری صاحب

کراچی سے واپس آیا جناب کے سرفراز نامہ کا منتظر ہوں ۔ عبدالباری

ساتواں[۵۵] مفاوضۂ عالیہ بجواب تار

مولٰنا دام بالاکرام ۔ تار مشعر تشریف آوری آج وقت ظہر آیا کمال ممنون ہوا آج ہی میں نے لکھوانا شروع کر دیا کل اتوار ہے پرسوں بعونہ تعالیٰ رجسٹری حاضر کروں گا کمال منت سے اتنی تمنا ہے کہ چاروں عہد سامنے رکھ کر تنہائی محض میں ملاحظہ فرمائیں مجمع کا غوغا کبھی اتباع حق کا سدِ راہ ہوتا ہے اب تو آپ تشریف لے آئے عبارت شرح فقہ اکبر اصل نسخہ سے

[۵۱] ۲۹ شوال کو ارسال ہوا ۱۲ ذی القعدہ
[۵۲] ۲ ذی القعدہ کو آیا ۱۲
[۵۳] ۹ ذی القعدہ کو آیا ۱۲
[۵۴] ۱۰ ذی القعدہ کو ارسال ہوا ۱۲

مطابق فرما کر اب عنایت ہو نیز صفحہ ۴۸ پر سطر ۲ اور میں ہے اجماع خلافت حضرت امیر المؤمنین قطعی و اجماع خلافت ظنی یہاں بھی کچھ الفاظ رہ گئے ہیں اس کی بھی تکمیل عنایت ہو حیف کہ ایسی کتاب اور اتنی غلط چھپے جابجا مطلب خبط ہے جابجا شود کا نشود نشود کا شود ہے اس کو تصحیح کامل کے ساتھ چھپوانا اعظم حسنات سے ہے یہ آپ کے ہاتھ میں ہے یا اصل نسخہ عاریۃً مجھے عنایت ہو تو میں باذنہٖ تعالےٰ اس خدمت کا شرف لوں والتسلیم۔ شب ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ

آٹھواں مفاوضۂ عالیہ آغاز مباحث جلیلہ ورد اکثر شبہات مولوی عبد الباری صاحب جنت و جواب خط ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولٰنا اولٰنا سلام علی مولٰنا۔ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ کہ چاروں عہد بالفاظہا قبول فرمائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ردّ تکبر نہیں اتنا ہی مقصود اہم تھا اس نامی نامہ میں جو کچھ فرمایا خصوصاً وہ دوسری شہرت کاذبہ المرجفون فی المدینۃ کی مخترعہ خائبہ ایک ایک فقرے کے جواب باصواب حاضر ہیں مگر الحمد للہ زوائد میں اضاعت وقت کی حاجت نہیں۔ مرجفین نے کیا کچھ نہ کہا اور کیا کچھ نہ کہیں گے ستکتب شہادتہم ویسئلون انھیں یحسبون فی طینۃ الخبال جنے یا توا بنفاذ ما قالوا ولن یا توا بہ پر چھوڑیے آپ اور میں بعونہٖ عزوجل اصل مرام میں مخلصانہ کلام کریں دست بستہ عرض کہ میرے سابق نیاز ناموں پر نظر تازہ فرمالی جائے کہ اخلاص محض محض اخلاص ہی پائے۔ یہ بھی نزاکت طبع سے میرا بیجا خوف ہا الحمد للہ جناب معاہدہ فرما چکے کہ سائل کو صائل مُعین کو مُہین نہ سمجھا جائے گا

وللہ الحمد وھا انا شارع فی المقصود متوکلا علی ربی الودود انہ قریب مجیب ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۰ میں رفع انتظار جناب نیز بعونہ تعالیٰ آسانی جانبین کے لیے چاہتا ہوں کہ ایک ایک دو دو بحث حاضر کروں اُن کے طے ہونے پر اور پیش کروں۔

بحث اول متعلق عبد الماجد

(۱) الحمد للہ اب تو قلب صاف ہے اور غبار مجانبت دور اظہار واقعیت مقبول ومنظور اب ارشاد ہو جائے کہ وہ جو ہمدم ۲۸ ستمبر ۱۹۱۸ء میں جناب نے چھاپا تھا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا مولوی عبد الماجد کے متعلق ثابت نہ ہوا اس میں جمیع طرق تحقیق کے استیعاب کا ذکر ہے جمیع طرق کیا ہیں اور وہ سب کس کس طرح بجالائے گئے اور ہر ایک کا نتیجہ کفر عبد الماجد کا عدم ثبوت کیونکر ہوا۔

(۲) وہیں یہ بھی فرمایا ہے اب میں اس قابل ہو سکا کہ دیانۃً بلا پس وپیش مولوی عبد الماجد صاحب کے متعلق اپنی رائے آپ کو دے سکوں جب مجھے اطمینان ہو گیا تو آپ کو بھی اطمینان کرانا ضروری سمجھا یہ مُدّ د متطاولہ غور کامل میں صرف ہو کر آخر الامر اس پر استقرار رائے بنتا ہے مگر ادھر سے مکرر رجسٹریاں جانے پر سولھویں دن مولوی سلامت اللہ صاحب کا جواب آیا اُس میں لکھا ہے مجدد الف ثانی حاضرہ مولٰنا عبد الباری صاحب قبلہ نے ان کتابوں کو نہیں دیکھا نہ وہ کتابیں ہمارے پاس ہیں نہ اُن کے مطالعہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے بلکہ اب تو سُنا ہے کہ اُن کا دیکھنا بھی حد کفر تک پہنچاتا ہے

اُن کی مخالفت میں کوئی تحریر کسی عالم کی ہم لوگوں کی نظر سے نہیں گزری
گزارش یہ ہے کہ جب آپ نے فریقین مکفر مکفرین کی کوئی تحریر نہ دیکھی
تو مدتوں غور کیا دجا بالغیب فرمایا۔

(۳۱ تا ۱۰) یہ تو یقیناً معلوم تھا (جس پر خود خط ۸ ستمبر شاہد ہے) کہ
اہل علم نے اُس کی تکفیریں کی ہیں یہ جانکر نہ اُس کا کلام دیکھنا کہ کا ہے
پر تکفیر ہے نہ ان کے کلام دیکھنا کہ کیا نکیر کیا دارو گیر ہے پھر یہ احکام فرمادینا
کیا معنے اور دین و دیانت سے اُنھیں علاقہ کتنا ! میں نے ہر طرح تحقیق
کی کوئی کفر ثابت نہ ہوا تحقیق کیا ہوا سے فرمائی ب ایسی حالت میں
مولوی عبد الماجد صاحب کے کفر کا میں قائل نہیں کیسی حالت میں
ج اگر اُن کے کلمات محتمل ہوں تو اُن کو محمول صحیح پر رکھنا چاہیے اور اگر
کفر میں مفسر نا قابل تاویل ہوں تو کیا کرنا چاہیے بے دیکھے ایک شق اپنی
طرف سے متعین کرکے ایسے دشنام دہندہ وتکذیب کنندۂ خدا و رسول و
قرآن کریم کو کفر سے بچانا کونسا دین ہے بالفرض آپ کو یہ معلوم نہ تھا تو
اس کا عدم بھی تو معلوم نہ تھا دین و دیانت کا تو اقتضا یہ فرمانا تھا کہ میں نے نہ اُس کا
کلام دیکھا نہ علما کی تحریریں میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا د خواہ نخواہ کی
تاویلات سے کفر کا حکم دینا اگر رائج ہو جائے تو کم لوگ ایسے ہوں گے
جن کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ مسلمان کافر نہیں یہ وہی بے دیکھے ایک
شق کی تعیین ہے مقتضائے دین یوں فرمانا تھا کہ اس کے کلمات
دیکھے جائیں اگر اُن میں کفر نا قابل تاویل ہے تو وہ بیشک کافر مرتد ہے اور
اگر اُن کا ظاہر کفر ہے تو اُس پر فقہا حکم کفر ہے اور تجدید اسلام و نکاح وغیرہ کے
احکام اور اگر یہ بھی نہیں بلکہ علما براہ عداوت خواہ مخواہ کی تاویلات سے

اُس پر کفر ڈھال رہے ہیں تو یہ اگر رائج ہو جائے الخ ۵ وہ لوگ جو ارباب 7
فتوے ہیں اُن کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جاے گی اللہ و رسول و
مسیح و مریم و قرآن اکرم کو سڑی سڑی گالیاں دیگا عبدالماجد اور اسلام
میں گفتگو شروع ہو جائے گی علما ارباب فتوے کے کیونکہ ہم نے بطور
خود اُن کی غلطی متعین کرلی ہے و اب ہیں اس قابل ہو سکا کہ دیانۃً مولوی
عبدالماجد صاحب کے متعلق رائے دے سکوں کب اور کس وجہ سے
اس قابل ہوسے بے دیکھے شہادت کس دیانت نے دلوائی ن اور
اُس پر ظلم اشد یہ کہ دیانۃً معصیت معصیت ہے اور معصیت کرکے آسے
تقوے کہنا آپ ہی فرمائیں کیا حکم رکھتا ہی ح جس وقت تک مجھے
دلجمعی نہ ہوی اس کی پروا نہ ہوی کہ احباب خفا ہو جائیں گے معلوم ہوا کہ
مدت تک آپ کو اُس کے اسلام میں تردد تھا جب مجھے اطمینان ہو گیا
وہی بتایئے کہ وہ تردد کیونکر رفع ہوا اور یہ اطمینان کیونکر ملا تحریرات آپ نے
دیکھیں نہیں وحی اُتر سکتی نہیں (۱۱) جناب کو مکرر رجسٹر ڈال جانے پر
آپ کے یہاں سے مولوی سلامت اللہ صاحب نے جو جواب دیا اُس میں
آپ کی اس تحقیق کے دو ذریعے بتاے اول حضرت صاحب قبلہ
(یعنی آپ) استفتا نہیں لکھتے ہیں جو خیالات شائع کیے گئے ہیں وہ
صرف ذاتی واقفیت کی بنا پر تھے ضرور خود اُن خیالات کا خط گہری ذاتی
واقفیت کا سرود خواں ہے مگر وہ ذاتی واقفیت یہ تھی عزیز موصوف
(عبدالماجد) کو میں ہمیشہ سے جانتا تھا اُن کے میرے خاندان سے گہرا
تعلق علاوہ عزیز داری کے تھا اُن کے والد ایک مرد خدا پابند مذہب
ذرا سی لغزش پر عزیز موصوف کو سرزنش کرتے تھے قریب السن ہونے

کے باعث انکا اکثر خیال رہتا تھا کہ میری صحبت میں عزیز موصوف رہیں
تاکہ اُن کے خیالات پر بُرا اثر انگریزی تعلیم وفلسفہ کا نہو میں نے اُن سے کوئی
تعلق منافی اسلام نہ دیکھا نہ سُنا اُنکے عقد میں شرکت کی اُن سے وہی
برتاؤ تھا جو اپنے بھائیوں سے ہونا چاہیئے للہ الانصاف یہ سات فقرے ہیں
ان میں کونسا اس کو مقتضی ہے کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی کفر ثابت
نہ ہوا کیا جس سے آپ کی قدیم شناسائی گھرے تعلق عزیز داری بھائی
چارہ ہو جس کے عقد میں آپ شرکت کریں اُس سے کبھی کفر صادر نہیں
ہوسکتا۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں جسے حدیث میں فرمایا یصبح الرجل مؤمنا
ویمسے کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا صبح کو آدمی مسلمان ہوگا اور
شام دیکھو تو کافر شام تک مسلمان سمجھا جائیگا اور صبح دیکھو تو کافر۔ کیا جس کا
باپ مرد خدا پابند مذہب ہو (کیونکہ ڈپٹی کلکٹر تھے) اور وہ اُسے سرزنش
کرتا رہتا ہو بگڑ نہیں سکتا یزید وابن سعد وشمر خذلہم اللہ تعالےٰ کے باپ تو
اجلۂ صحابہ کرام تھے۔ بلکہ خود واضح ہے کہ اُس کے باپ کو انگریزی وفلسفہ
کے بُرے اثر سے اُس پر اندیشہ تھا وہی سامنے آیا۔ آپ کی صحبت معلوم
نہیں نصیب ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو وہ کیا اس کی ضامن ہے کہ
جو آپ کے پاس بیٹھ لیا کافر نہ ہو سکے گا۔ آپ خود اپنی تو ضمانت کر نہیں
سکتے نہ میں نہ زید قلب الانسان بین اصبعی الرحمن یقلبہ کیف
یشاء یا مقلب القلوب صرف قلبی علی طاعتک آمین۔
(۱۲) اس ذاتی واقفیت پر مجھے کلام کی کیا حاجت۔ یہ سب کچھ تھا
باانیہمہ جب آپ نے اُس کے زندقہ والحاد کی باتیں سُنیں آپکا یہی
خط شاہد ہے کہ آپ کو اُس کے اسلام وزندقہ میں شک پڑگیا اور

مدتوں کاوش و تنقیح میں رہے ؟ برادرم مولوی عبدالماجد کے بارے میں مجھے سخت خلجان تھا۔ صاحب صحیفۂ دکن نے تکفیر عبدالماجد پر بہت اہتمام سے فتوے جمع کیے جناب کو بھی خط لکھا جس میں یقیناً اُس کے کلمات کفر بتائے ہونگے کہ اسی بارے میں وہ خط تھا جناب نے صحیفہ کو یہ جواب لکھا جب آپ کا خط اور لوگوں کی بھی تحریریں آئیں مواقع و مخالف مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے تعلقات امر حق کے اظہار پر غالب نہ آجائیں اور واقعی ان میں دہریت و لامذہبیت ہو مگر میں اُس کو محسوس نہ کرسکتا ہوں ج اس وجہ سے میں نے نہ صرف تامل کیا بلکہ اُن کے ہم جلسہ لوگوں پر شبہہ کرکے اس کے دفع کی فکر کی۔ د اعلیٰ حضرت حضور نظام کو میں نے تار دیا جس کا اصل مقصد احتیاط تھی تاکہ یونیورسٹی اور دارالترجمہ میں (جہاں عبدالماجد کا تعلق تھا) دہریت کا اثر نہ ہو۔ اس سے تحفظ اشتباہ بالاکاہو گیا و اب میں اس قابل ہو سکا نہ جب تک مجھے دلجمعی نہ ہوئی ح جب مجھے اطمینان ہو گیا غرض اول تا آخر آپ کا خط پکار رہا ہے کہ باوصف اُس گہری ذاتی واقفیت کے آپ کو اُس کے مسلمان یا زندیق و دہریہ ہونے میں سخت اشتباہ پڑ گیا مدتوں آپ خلجان شدید و تردد مدید و کاوش و تنقیح بعید میں رہے پھر اُسی ناکام مہمل معطل ذاتی واقفیت کو بنائے تحقیق مذکور و بنائے انکار کفر ٹھہرانا دین و دیانت سے کتنا تعلق رکھتا ہے۔

(۱۳۷) رہا یہ کہ پھر اس درجہ خلجان اس قدر تردد ایسے اشتباہ کے بعد بے کسی فریق کا کلام دیکھے خود بخود ایسی قوی دلجمعی ایسا کامل اطمینان جس سے دوسرے کو مطمئن کرنا ضروری قرار پائے بلکہ جس کی اشاعت

کر کے عام مسلمین کو دھوکا دیا جائے کیونکر حاصل ہوگیا یہ وہ راز ہے کہ اگر آپ ہی پردہ کشائی نہ فرمائیں تو شاید ستر قدر کی طرح روز قیامت ہی کھلے جس دن دلوں کے راز طشت از بام ہونگے یوم تبلی السرائر

(۱۴) مولوی سلامت اللہ صاحب نے آپکی تحقیق کا دوسرا ذریعہ یہ بتایا کہ اور مزید اعتبار کے لیے مسٹر عبد الماجد سے زبانی دریافت کر لیا تھا کہ کیا واقعی قرآن شریف مسیح و مریم صلوات اللہ علیہم کے بارے میں کوئی لغزش اعتقاد میں ہے انھوں نے صاف کہا کہ جو کچھ میرے الفاظ کو معانی پہنائے گئے ہیں نہ میرا مقصد اس سے وہ معانی لکھنے کے وقت تھا نہ اس وقت ہے نہ مجھے اس کا احتمال تھا بھلا اس سے زیادہ تحقیقات اور کیا ہو سکتی ہے مثلاً چور مال کا پشتارہ لیے نقب سے نکلتا گرفتار ہو معاینہ کی سوجھا دیں موجود ہوں اصلا کچھ نہ دیکھیں نہ سنیں چور سے پوچھیں تو نے چوری کی ہے وہ کہے نہ بس اس پر کہہ دیا جائے کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کر لی کوئی امر چوری کا اسپر ثابت نہ ہوا۔

(۱۵) بلکہ انصافا یہ اس سے بھی بڑھکر ظلم اشد ہے چور پشتارے سے انکار کر سکتا ہے اور ممکن کہ سچا ہو کسی نے عداوۃً اس پر رکھدیا ہو مگر عبد الماجد کو اپنی کتاب فلسفۂ اجتماع سے انکار کی طرف کوئی راہ ہی نہیں۔

(۱۶) جب اُس کے اسلام و دہریت میں وہ شدید خلجان و تردد تھے اور یقیناً معلوم ہوا کہ اس پر قرآن عظیم و نبی کریم و مسیح و مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دینے کے الزام قائم کیے گئے ہیں کہ انھیں الزاموں کی

اُس سے پوچھا تو صرف اُس کے انکار پر ایمان لے آنا اُس کے گڑھنے سے سارے خلجان اشتباہ سٹ جانا کتاب نہ دیکھنا کہ آیا واقعی الزام سچے ہیں یا غلط معنے پہنائے ہیں کون سے دین و دیانت بلکہ کونسی عقل و دانش کا مقتضے تھا۔

(۱۷) کیا آپ فرماسکتے ہیں کہ خط مولوی سلامت اللہ صاحب کہ آپ ہی کو مکرر رجسٹریاں جانے پر جواباً آیا نہ حقیقۃً آپ کا ہے نہ آپ کے حکم نہ اذن نہ علم و رضا سے ہے قبل عہود ایسا فرما دینے کا احتمال ہوتا بھی تو خود جناب کا خط ۳۰۔ ربیع الآخر شریف ۳۷ھ ۱۳ھ نمبری ۲۴ ۱۳ کہ حضرت عظیم البرکۃ حامی سنت ماحی بدعت ناصرِ ملت حضرت مولٰنا مولوی سید محمد میاں صاحب صاحبزادۂ سرکار نور بار مارہرہ مطہرہ دامت برکاتہم کے نام ہے خط مولوی سلامت اللہ کی تصدیق اور آپ کی منتہائے تحقیق بتانے کو بس ہونا جس میں آپ فرماتے ہیں عبدالماجد کے فلسفۂ اجتماع کو نہ میں نے دیکھا نہ دیکھنے کا ارادہ۔ عبدالماجد نے جو مرادات کفریہ اُن کی طرف منسوب تھیں میرے روبرو اپنی برارت کی مجھے اس سے زیادہ تحقیق کی اور کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے نہ اس کی ضرورت ہے اُنھوں نے تو دو ذریعۂ تحقیق بتائے تھے آپ نے صرف پچھلے پر اقتصار فرمایا اُنھوں نے اول کو اصل اور اسے علاوہ رکھا آپ نے اصل کو چھوڑا اور علاوہ ہی کو مناط و مدار فرمایا۔ کلمات صریحۂ کفر و ارتداد کی جگہ مرادات کفریہ لکھنے نے کھول دیا کہ آپ نے اُس کے کلمات کو کفر نہ جانا بلکہ یہ ٹھہرایا کہ علمانے کھینچ تان کر اُن سے معانی کفریہ مراد لے لیے ہیں جس طرح خط

ہمدم میں فرمایا کہ خواہ مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم دینا تاویلات اور وہ بھی خواہ مخواہ۔ اُس نے نہ اپنے کلمات سے انکار کیا نہ آپ نے نہ مولوی سلامت اللہ صاحب نے یہ انکار بتایا نہ وہ چھپے ہوئے کلمات سے انکار کرسکتا تھا بلکہ آپ دونوں صاحبوں کی زبانی یہ ہے کہ اُس نے اُن کلمات کے یہ معانی ہونے سے انکار کیا اور اس پر آپ ایسا ایمان لے آئے کہ علما کی نسبت قرار دے لیا کہ خواہ مخواہ کی تاویلات سے کافر بنا رہے ہیں اور ارباب فتوے کے اسلام میں کلام شروع کردیا انصاف فرمایئے کیا وہی آپ کا اندیشہ آڑے نہ آیا کہ کہیں میرے تعلقات امرِ حق کے اظہار پر غالب نہ آجائیں غالب آئے اور کیسے آئے

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

(۱۸) حاشَ للہ کیا یہ مسلمان کی شان ہے کہ کسی کی دوستی یا بھائی چارہ اُسے ایسا اندھا بہرا بنا دے کہ کفر و اسلام میں تمیز نہ رہے یار کا کفر بھی اسلام سوجھے کہ واقعی ان میں دہریت و لامذہبیت ہو مگر میں اس کو محسوس نہ کرسکتا ہوں قرآن کریم تو مسلمانوں کی شان یہ بتاتا ہے لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اپنے حقیقی بھائی یا بیٹے یا باپ سے بھی اللہ ورسول کی مخالفت کا کوئی لفظ سُنا اور فوراً اُن کی محبت دل سے چھل گئی نہ کہ ہمسن یا کے یارانے میں اُس کی دہریت و زندیقیت نہ سوجھے خدا کو مان کر اپنے اسلام کی تصحیح کیجیے ایسی دوستی پر لعنت بھیجیے توبہ کیجیے ۱۰۱ نمبر وجب التوبہ پہلے حاضر کرچکا ہوں اور ساتؔ یہ کلمات اغوائے مسلمین کہ یہاں ۳ تا ۱۰

میں معروض ہوئے اور دو ۷، ۱و ۸ ا میں یہاں تک کامل ۱۰ انمبر ہوئے اور انھیں اضافۂ جدیدہ نہ جانیے کہ آخر تو بہ نامہ میں ان کے مثل کا لفظ موجود ہے۔

(۱۹) خیر اگر تقدیر الٰہی سے اتنا ہی اسلام قسمت میں آیا جیسے آپ خود اسی خط نمبری ۱۳۲۴ میں محض برائے نام بتا رہے ہیں تو جب آپکو اپنے ایمان پر ایسی بے اطمینانی تھی اور انصافاً ہونی ہی چاہیے تھی کہ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ۝ ولو القی معاذیرہ ۝ تو آپ کیسی ہی تحقیق کرتے اُس پر اطمینان محض بے معنے تھا جب یار کی دوستی میں ایمان ہی متہم ہے تو کونسی تحقیق معتمد ہو سکے گی وہی تہمت اپنی ہر تحقیق پر چاہیے تھی کہ واقعی اُس میں دہریت و زندقہ ہو اور آپ کی تحقیق نشۂ دوستی میں اُسے محسوس نہ کر سکتی ہو نہ کہ تحقیق بھی کتنی جو کسی ادنیٰ عقل والے کے نزدیک بھی تحقیق نہیں ہو سکتی کہ مجرد اُس کے بے معنے انکار معنے پر سب دفتر گاؤخورد کر دیا تمام دیدہ نادیدہ شنیدہ ناشنیدہ کر لیا مدتوں کا تردد اشتباہ خلجان یکبارگی زبانی اُنکھڑیں چین سکون دلجمعی اطمینان سے بدل گیا اور وہ بھی نہ صرف وجدانی بلکہ برہانی کہ دوسروں کو اُس پر مطمئن کرنا ضرور ہوا عام مسلمانوں میں اُس کے اسلام کا حکم شائع کرنا منظور ہوا صحیفہ نے نہ چھاپا تو ہمدم تو ہمدم تھا اُس میں شائع فرمایا علما پر ظالم معاند خواہ مخواہ تاویلات سے مسلمانوں کو کافر بنانے والے کا حکم واقع فرمایا۔ دست بستہ گزارش کہ حاشا مقصود نہ آپ پر تشنیع ہے نہ آپ کی تخجیل بلکہ امانت حق اور اُس پر تسجیل اور آپ رد کی اجازت فرما ہی چکے جو کچھ گزارش ہوا یا آیندہ ہوگا رد ہی ہوگا و بس۔

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۲۰) ایک ذرا سا اشکال یہ بھی رہا کہ خط منسوب بہ مولوی سلامت اللہ صاحب نے تو دو ذریعۂ تحقیق گڑھ کر میں نے ہر طرح تحقیق کی کہنے کو گنجائش دی بھی اگرچہ کہنے کو بھی گنجائش نہ تھی مگر خط نمبری ۱۳۲۴ نے ایک ہی میں حصر کرکے قصور معاف ڈھول سے کھال بھی کھوئی اس کی توجیہ تو جناب ہی کچھ فرمائیں گے۔

(۲۱) لیکن سخت مشکل یہ ہے کہ تحقیق وہ جسے کوئی عاقل قبول نہ کرے اور اُسے یوں شائع فرماتا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت نہ ہوا پھر اُسے نتیجۂ غور کامل بتانا کہ اب میں اس قابل ہو سکا عوام مسلمین کو صریح اغوا اور ایسے خبیث تر کفروں ارتدادوں کا جہال بے تمیز کی نگاہ میں ہلکا کرنا ہوا یا نہیں امر اسکا نام دیانت رکھا دیانت تو یہ تھی کہ اپنا وہ ایک اکیلا انوکھا نرالا ذریعۂ تحقیق کھول دیا ہوتا کہ ہم نے اُس سے پوچھا اُس نے اپنے کلمات میں معانی کفر مراد ہونے سے انکار کیا لہٰذا وہ سچا اور علما جھوٹے۔ رہے کلمات وہ نہ ہم نے دیکھے نہ دیکھیں۔ پھر جو بدنصیب دردوین سے پورا محروم اس پر اعتبار لاتا اُس کی اپنی بددینی تھی آپ پر اغوائے مسلمین وحمایت ارتداد ومرتدین کا ایسا کھلا الزام نہ آتا یہ لا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۰ کی صریح مخالفت پر نمبر ۱۱۱ ہوا۔

(۲۲) مولوی ریاست علی خاں صاحب فرماتے تھے کہ آپ نے اُن سے فرمایا ہم نے بریلی لکھ بھیجا تھا کہ عبدالماجد نے توبہ کرلی لہٰذا کفر زائل ہوگیا اُن کا یہ بیان اگر غلط ہو تو عجب ہے اور اگر صحیح ہو تو ہزار ہزار عجب۔ کہاں تو وہ کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت

نہ ہوا اور کہاں یہ کہ اُس نے توبہ کرلی لہٰذا کفر زائل ہوگیا اگر بفرض غلط یہ واقعی تھا تو جناب کو یہی شائع کرنا تھا جس سے مسلمان اُس کے کفروں کو کفر جانتے اور اُسے بوجہ توبہ مسلمان مانتے نہ کہ وہ بیانات کہ سرے سے اُن کلمات ملعونہ کے کفر ہونے ہی کی نفی کریں اسے غور کامل کے نتیجۂ ہرگونہ تحقیق بتائیں علماپر خواہ مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم دینا ٹھونپیں غرض طرح طرح کفر و ارتداد کو جاہلان بے خرد کی نگاہ میں ہلکا کریں۔

(۲۲۳) کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ کے خط ہمدم کی تمہید میں جو خط آپکے بھتیجے مولوی صبغۃ اللہ صاحب فرنگی محلی کا چھپا ہے وہ نہ حقیقۃً آپکا ہے نہ آپکے حکم نہ آپ کے اذن نہ آپ کے علم سے ہے نہ بعد کو آپ اُس پر مطلع ہوکر راضی و ساکت ہوئے اُس میں جو لکھا ہے کہ یاد رکھو اگر کسی میں ۹۹ آثار کفر ہیں اور ایک اثر ایمان ہے تو احناف کے نزدیک وہ شخص ضرور مسلمان کہا جائے گا فرنگی محل جو ہمیشہ حنفیت کا مرکز رہا ہے اس کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے چنانچہ مکرمی مولوی عبد الماجد صاحب کے متعلق حضرات عم مکرم مولٰنا عبد الباری صاحب قبلہ نے صحیفہ کو ایک مراسلہ تحریر فرمایا ہے افسوس کہ صحیفہ نے خلاف مقصود ہونے کی وجہ سے شائع نہ کیا لہٰذا اُس کی نقل ہمدم کے لیے بھیجتا ہوں کیا یہ آجکل کے سخت جاہل بیدین نیچریوں کا گڑھا ہوا مسئلہ جسے اُنھوں نے اس لیے گڑھا کہ صدہا کفر کریں اور پھر مسلمان کے مسلمان بنے رہیں شدید کفر نہیں کیا اس میں قرآن عظیم کی صریح تکذیب نہیں قال اللہ تعالٰی یحلفون باللہ

ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم اُن
میں کتنے آثار اسلام تھے کلمہ طیبہ پڑھتے قسمیں کھا کھا کر رسالت کی شہادتیں
دیتے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتے ایک
کلمہ کفر پر قرآن کریم نے حکم کفر لگا دیا۔

(۲۴) کیا حنفیہ کرام کا معاذ اللہ یہی مذہب ہے کہ ہمیشہ دن میں ۹۹
بار مہادیو کے آگے گھنٹی بجایا کرے ڈنڈوت بجالایا کرے اور کسی وقت
دو رکعت نماز بھی پڑھ لیا کرے اُسے ضرور مسلمان کہا جائے گا لاالٰہ الااللہ
کہاں ایک کلمہ کے احتمالات اور کہاں ایک شخص کے مقالات وحالات اگر
اس کا بیان جلیل دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ تمہید ایمان بآیات قرآن (۱۳۲۶ھ) ملاحظہ ہو۔

(۲۵) کیا علمائے فرنگی محل کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا انگریزوں کو تو ضرور
مسلمان کہتے ہونگے کہ ابرہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور توریٰۃ
وزبور وانجیل وحشر ونشر وغیرہا بہت سے عقائد اسلام کے قائل ہیں۔

(۲۶) وہ آپ کا عقیدہ بھی یہی بتاتے ہیں اور چنانچہ کہکر آپ کی
تحقیق کا بھرم کھولتے ہیں کہ اگرچہ عبدالماجد نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وحضرت مسیح وحضرت مریم علیہما الصلاۃ والسلام اور خود قرآن عظیم
ورب کریم کو سخت فحش گالیاں دیں مگر ہے تو کلمہ گو اس ایک اثر اسلام نے
وہ سب کفر دھو دیے لہذا آپ نے فرمایا کہ اس کے کفر کا میں قائل
نہیں اگر یہ آپ کا عقیدہ نہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ہرگز نہو گا بلکہ
ضرور اسے کفر خالص جانتے ہونگے تو اس کفر پر آپ نے کیوں سکوت
کیا خصوصاً آپ کے گھر کا تھا خصوصاً آپ کے خط کی تمہید ہونے سے
ناظرین کو حسب رواج آپ ہی کا یا کم از کم آپ کا مقبول معلوم ہوتا تھا

خصوصاً جبکہ یہاں سے پہلی رجسٹری میں اس کا سوال بھی آپ کو گیا تھا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ۹۹ مغلظہ فحش گالیاں دے اور ایک بار رسول اللہ کہے وہ مسلمان ہے یا کافر اگر کافر ہے تو کیوں حالانکہ اس میں ۹۹ آثار کفر ہیں اور ایک اثر ایمان ہے۔ اس حجت پر ایسے مسلمان جاننے والا کافر ہے یا مسلمان خط منسوب بہ مولوی سلامت اللہ صاحب میں اسے بھی الگ اڑا دیا کچھ جواب نہ دیا یہ سکوت علی الکفر و گوارش اشاعت کفر اور حنفیہ کرام و تمام علمائے فرنگی محل اور خود اپنے اوپر ایسا شدید افترائے کفر شائع ہوتے دیکھنا اور خاموش رہنا زیادہ نہیں تو یہ ۱۱۲ نمبر ہوا۔ طرفہ یہ کہ بھتیجے صاحب کا فرمانا کہ مسلمان کو جو الوہیت و رسالت کا مقر ہو کافر کہنا خود اپنے لیے حلقہ کفر وسیع کرنا ہے (الیٰ قولہ) ورنہ بڑے بڑے الزام کفر سے نہیں بچ سکتے اس کا آخر اگرچہ وہی آپ کی آواز ہے کہ جو ارباب فتویٰ ہیں اُن کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جائے گی مگر اس کا اول بیچارے عبد الماجد پر بھی افترا ہے وہ ہرگز رسالت کا مقر نہیں بلکہ صاف لفظوں میں تمام رسولوں کی رسالت کا منکر ہے جو آپ کو پہلی رجسٹری میں بھی لکھ بھیجا تھا کہ اگر ایک شخص کا عقیدہ توحید کامل ہے اور ساتھ امور معیشت میں بھی اصول اعتدال و پاکبازی کو ملحوظ رکھتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ وہ ان سب کے ساتھ ایک نائب الٰہی کی رسالت کا بھی اقرار کرے۔ افسوس مولوی صاحب نے اُس پر افترا بھی کیا اور اُسے کافر بھی کہہ دیا اور خود بھی کافر کو مسلمان ماننے کا کفر اوڑھ لیا اور یہ سب کچھ اُن کے اپنے دھرم میں محض بلا وجہ ہوا کہ الوہیت کا اقرار کیا ایک اثر اسلام کا تھا اُس کے تو اقوال کفر ۹۹ سے بہت کم گنے گئے

ہیں یہ ایک تو ۹۹ کو مٹا دیتا۔

(۲۷) پھر خط منسوب بمولوی سلامت اللہ صاحب میں فرمایا کسی مسلمان
کو کافر بنانے سے زیادہ اہم امور اس وقت درپیش ہیں اُسی میں مصروفیت
ہے اس وجہ سے حضرت مولٰنا کو ان امور کی طرف توجہ کی ضرورت محسوس
ہر مذہب والا مسلمانوں کو نیست و نابود کر رہا ہے کیا کٹارپور، کلکتہ،
آرہ، شاہ آباد اور بیرون ہند کے واقعات پیش نظر نہیں پھر جو کچھ آپ
ایسے حاملان شریعت پیش خدا و رسول صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جواب
دیں گے وہی ہمارا جواب عدم تکفیر عبد الماجد کا ہوگا ایسی فضول باتوں
میں وقت ضائع کرنا ہم مناسب نہیں خیال کرتے کیا خوب مسلمان کو
کافر بنانا بھی آپ کے نزدیک اہمیت رکھتا ہے اگرچہ اس وقت
اس سے زیادہ اہم امور درپیش ہیں۔ امید تو یہ ہے کہ آپ بھی اسے
کفر سمجھتے ہونگے ورنہ شاید اسی اہمیت کے لیے تکفیر مرتد دفع کرنے میں
باوصف اُن مشغولیوں کے یہ کوشش فرمائی تاکہ قرآن و رسولؐ کی
عظمت نگاہوں میں ہلکی ہوکر مسلمان کافر بنیں کہ مسلمانوں کو کافر بنانا
بھی امر اہم ہے۔ ایسے مسلمان تو خطہائے منسوبہ بمولوی سلامت اللہ و
مولوی صبغۃ اللہ صاحبان فرمائیں واقعہ یہ ہے کہ آپ سے سوال
ہوتا ہے ایک شخص نے کلمہ گو ہوکر اللہ و رسولؐ و قرآن عظیم کو سخت گالیاں
شائع کیں اُس کی کلمہ گوئی کے دھوکے سے اور جاہل مسلمان خراب ہوتے
ہیں اس میں کیا حکم ہے آپ فرمائیں تمھیں اللہ و رسولؐ و قرآن پر گالیاں
پڑنے کا غم ہے یہاں سلطنت ترک کی فکر ہے کہ اللہ و رسولؐ و قرآن کی
عظمت سے بہت اہم ہے ہمیں اللہ و رسولؐ و قرآن کی بے حرمتی اور

۱ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲
۲ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲
۳ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲
۴ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲
۵ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

اُس کی اشاعت سے مسلمانوں میں خرابی پھیلنے کی طرف توجہ کی کوئی ضرورت نہیں - فرمایئے یہ جواب اسلام سے کتنا تعلق رکھتا ہے کیا یہ نمبر ۱۱۳ نہ ہوا -

(۲۸) ہر باطل سے باطل ترکے فرض پر اللہ و رسول ﷺ و قرآن کی عظمتیں (آپ کے نزدیک) ایسی ہی کم قدر ہیں کیا عبد الماجد کی عزت سے بھی گئی گزریں کہ حمایت سلطنت سے وقت کتر کر اُس پر سے دفع الزام کفر میں صرف فرمایا اور اللہ و رسول ﷺ و قرآن عظیم کی حمایت کی طرف توجہ بھی محض غیر ضروری جانی کیا اس کا نام اسلام ہے یہ نمبر ۱۱۴ ہوگا -

(۲۹) توجہ ضروری نہ ماننے پر خاک ڈالیے اللہ و رسول ﷺ و قرآن عظیم کی عزت و عظمت کو صریح فضول بات اور اُس میں وقت خرچ کرنے کو تضییع اوقات اور نامناسب کہہ دیا سائل کہتا ہے کہ دیکھو اللہ و رسول ﷺ و قرآن کریم پر گالیاں پڑ رہی ہیں مسلمان بگڑ رہے ہیں آپ فرمائیں پڑی ہونگی ہمیں کیا غرض ہم فضولیات میں وقت ضائع نہیں کرتے یہ کونسی اسلامی شان ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کیا یہ صریح تین کفر نہیں یہ نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۷ ہوا -

(۳۰) ادھر کا جواب تو آپ کو بارہا قرآن عظیم سے دیدیا گیا کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کیا آپ بھی واحد قہار کو یہی جواب دیں گے کہ اگرچہ لوگ کہا کیے کہ اس نے اللہ و رسول ﷺ و قرآن عظیم کو گالیاں دی ہیں مگر مجھے اُس طرف توجہ کی قدرت نہ تھی کہ عزیز بھائی دوست کو کیونکر کافر کہتا اور تو فرما چکا تھا کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

جس طرح آپ نے یہاں فرمایا ہے کہ واقعی ان میں دہریت ولامذہبیت ہو

جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مگر میں اس کو محسوس نہ کرسکتا ہوں یہ حق و باطل کا تسویہ نمبر ۱۱۸ ہوا۔

(۳۱) اللہ و رسول وقرآن کریم کی حمایت عظمت سے اہم تر کیا بتایا تھا دشمنان اسلام سے انتقام اور اُس پر کٹار پور، کلکتہ، آرہ، شاہ آباد کے مظالم جو ہنود نامسعود نے اسلام و مسلمین پر توڑے یاد دلائے اور انتقام کیا لیا کہ اُنھیں بھائی بنالیا گہرا دوست بنالیا دلی مخلص بنا لیا اُن کے پس رو ہوگئے اُنھیں رہنما بنالیا اُن میں فنا ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون زہے انتقام و زہے اہم تری۔ کیا اب بھی اللہ و رسول و قرآن عظیم سے شرم نہ آئے گی اُن کی عظمت کو پیچھے تو اس لیے ڈالا تھا کہ دشمنوں سے انتقام لیں گے اور ہوا یہ کہ اُن کی عظمت کی طرف توجہ کی فرصت نہیں اس لیے کہ اُن کے دشمنوں کی غلامی و پس روی کرنی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کتنا سخت نمبر ۱۱۹ ہوا حکم آپ بولتے جائیے۔

(۳۲) بارے بحمدہ تعالیٰ یہاں یہ تو قبولا کہ ہنود مسلمانوں کو نیست و نابود کر رہے ہیں ہر مذہب والا میں وہ بھی داخل ہیں اور کٹار پور، کلکتے، آرے، شاہ آباد کی نظیریں تخصیص بعد تعمیم۔ اب کدھر جائیں گی آپ کی اور مسٹر ابوالکلام و سائر لیڈر کی وہ جابرانہ کوششیں کہ ہندو لم یقاتلوکم فی الدین ہیں اُن سے نیک برتاؤ کو قرآن عظیم منع نہیں فرماتا اور سب صاحبوں کا یہ حیلہ باطلہ کرکے قرآن کریم سے ہزاروں کوس آگے بڑھ جانا برسے وداد۔ وداد سے اتحاد۔ اتحاد سے غلامی و انقیاد تک دوڑ جانا ہے کہ مسٹر آزاد کا واحد قہار پر منہ بھر کر یہ افترا اُٹھانا کہ ان کافروں سے محبت کرنا اسلام کا حکم ہے انا للہ و انا الیہ راجعون

جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون ○ اب کہ آپ نے قبول دیا کہ ہر مذہب والا مسلمانوں کو نیست و نابود کر رہا ہے تو قطعاً کسی غیر مسلم سے موالات برتنے والا اللہ عزوجل کا مخالف اور اُس کے دشمنوں کا ساتھی اور بحکم قرآن فانہ منہم کا مستحق وذلک جزاؤ الظلمین ○ یہ کتنا بھاری عظیم و کاری نمبر ۱۲۰ ہوا حکم خود قرآن عظیم بتا چکا کہ فانہ منہم۔

(۳۳) میں یہاں یہ بھی کہتا کہ آپ کو جو رجسٹری اول ۲۶ - ذی الحجہ ۳۷ھ کو یہاں سے گئی اُس میں سلام بلفظ السلم علی من اتبع الھدیٰ تھا خط منسوب بمولوی سلامت اللہ صاحب میں اُس پر فرمایا جو تحریر آئی مسلم کی مسلم کی طرف نہیں معلوم ہوتی تھی اور غیر سے تخاطب فضول اللہ اکبر یا تو محض اس بنا پر کہ السلام علیکم کیوں نہ کہا مسلمانوں کو غیر کہنا اور قابل خطاب نہ جاننا یا ہندو مشرکوں میں یوں جذب ہو جانا مگر وقائع نے اس کہنے کی گنجائش نہ رکھی مشرکین سے اتحاد منایا جا رہا ہے تو وہ غیر کہاں۔ غیر تو مسلمان ہیں کہ مباین کا متحد ضرور دوسرے مباین کا مباین ہے اور خود وہ فقرہ بھی اسی پر دال تھا ظاہر ہے کہ السلم علی من اتبع الھدیٰ مسلمان کا کلام ہے وہ اگر مسلم سے مسلم کی طرف نہیں تو قطعاً مسلم سے غیر مسلم کی طرف ہے یہی مان کر غیر جان کر خطاب فضول سمجھا جس خواب کی تعبیر یہ اتحاد ہنود ہوا خطوط کی نسبت پہلے عرض کر چکا ہوں کہ لا تنزد کا محل نہیں۔

(۳۴) جناب اس نیاز مند پر کمال احسان فرما کر بلحاظ عہود ارشاد فرمائیں کہ صحیفۂ دکن نے جو خط جناب کو عبد الماجد پر حکم شرعی لینے

کے لیے بھیجا تھا کیا اُس میں اُس کے کلمات ملعونہ بالفاظہ خصوصاً بحوالۂ صفحات مکتوب نہ تھے یا اُس کے ساتھ کوئی فتوائے تکفیر نہ تھا یا اُس کے علاوہ اور جگہ بھی کسی تحریر میں کلمات بالفاظہا منقول نہ ملاحظہ ہوئے تھے اگر تھے تو اُن صرائح معتبرہ ناقابل تاویل کی نسبت قائل کا حسب عادت کفار منافقین کہ یحلفون باللہ ما قالوا و لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم معانی کفر مراد ہونے سے مکرنا کیونکر مان لینے کے قابل تھا یہ اسلام و قرآن کے کس قدر خلاف واقع ہوا۔ یا جانے دیجیے آپ جیسا اخباری آدمی دنیا میں وہ کچھ اُس کے کلمات کا شور مچے اور آپ کے کان اس شہرت سے ناآشنا ہوں کیف وقد قیل تو جزو احد پر ہے اتنا اشتہار ہو یہ کچھ گیر و دار ہو اور اُدھر آپ عادت کفار منافقین سے غافل نہیں کہ کفر بکتے اور پوچھنے پر صاف مکرتے ہیں پھر صرف اُس کے انکار ارادۂ معانی پر یقین لا کر نہ خود مطمئن ہو جانا بلکہ عام میں اُس کی براءت پھیلانا کہاں تک خیرخواہی اسلام و مسلمین کا صریح مخالف ہوا آپ نے خیال نہ کیا کہ مرتکب کا انکار مردود اور بلا وجہ تکذیب شہرت پر دلیل مفقود ہیں جو دیکھے یوں اُس کی براءت پر شہادت دیے دیتا ہوں اگر واقع میں وہ شہرت حق ہوئی جیسا کہ حقیقت میں حق تھی تو یہ شہادت جاہل مسلمانوں کو کیسا بے چھری ذبح کرے گی اگر باورچی لکایک کھانا حاکم کے لیے بھیجے اور لوگ اُس کی نسبت عینی شہادتیں دیں کہ اس میں زہر ہلاہل ہے ناواقفاً ایک شخص کی بات ماننے والے اُس کے قول کے منتظر ہوں وہ زہر کی جانچ جانتا ہو مگر کچھ نہ کرے نہ اُن شہادتوں

پر کان دھرے صرف اُس باورچی کے انکار پر اعلان دے کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کرلی اس میں کوئی اثر زہر کا ثابت نہوا کیا اُس کے دل میں اُن متبعوں کی جان کی پرواہ ہے پرواہ ہوتی تو بے جانچ کبھی نہ کہتا نہ بے دلیل اُس شہرت کو جھوٹ جانتا کہ اگر سچ ہوئی تو اتنوں کی جان مفت جائیگی مگر نہیں اسے اُن کی جانوں سے کچھ غرض نہ تھی باورچی سے کبھی کی ملاقات نباہی اُس نے اتباع کی جانوں سے بے پرواہی زندگی کی بدخواہی تھی اُس میں مسلمانوں کے ایمانوں سے بے پرواہی اسلام کی بدخواہی ہوئی یہ مسلم کا کام ہے یا کس کا۔

(۳۵) تقصیر معاف یہاں توبہ گزشتہ کی آڑ لینا صحیح نہیں الماضی لایذکر وہ آپ کے خط مطبوع ہمدم ۲۔جمان پھر خط مطبوع بریلی سے منسوخہ مفسوخہ ممسوخہ ہوچکی ہے بنہایت ادب گزارش۔ ایک غیر شخص کے حال سے تصور فرمایئے۔ مثلاً زید خمر وخنزیر کو حلال طیب بالاعلان کہہ چکا ہو مدتوں اُس پر مصر رہا ہو پھر احمد کے کہنے سے توبہ چھاپے کہ میں نے تو اسے کچھ کفر وضلال نہ جانا تھا مگر احمد کے اعتماد پر توبہ کرتا ہوں اُس پر اُس کے ہم پیالہ وہم نوالہ شورش وپورش کریں اُس پر چھاپے کہ ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے
دلکو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ہم لوگ اختلاف تو اختلاف خلاف سے بھی بچتے ہیں ضعیف قول سے بھی بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں ہر کام میں ادھر اُدھر کی پوچھ باپتی

بھی مان لیتے ہیں جمعہ فرض جانتے ہیں پھر بھی احتیاطی ظہر پڑھ لیتے ہیں
تو یہ تو خطا کے احتمال سے مشروع ہے کیا کوئی عاقل کہیگا کہ اُس نے
خوک وشراب کو حرام ونجس مان لیا اور انھیں حلال طیب سمجھنے سے
توبہ کی تھی یا اُس پر قائم رہا ہیں تو جانوں شاید عقلا یہ کہیں گے اگر
پہلے ہی سے اُس کی یہ نیت تھی تو توبہ کی ہی نہ تھی مسلمانوں کو
دھوکا دیا تھا و لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ اور اگر اب اپنی
نیت یہ تراشتا ہے تو قطعاً توبہ سے پھر گیا ومن نکث فانما ینکث
علی نفسہ یہ نمبر ۱۲۱ ہوا ہاں ایک تیسرا احتمال عقلی اور ہے کہ زید کے
حق میں اُن دونوں سے آسان ہے وہ یہ کہ واقع میں اُس نے
صدق دل سے توبہ کی اور اب بھی اُس پر قائم ہے یہ توریہ کے
کلمے اُن یورشیوں شورشیوں کے مُنہ مارنے اُن سے اپنی جان چھڑانے
کو لکھ دیے ہوں مگر یہ علم غیب ہے اللہ پھر اُس کے رسول کو ہے جل وعلا و
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم غرض ایسی بودی توبہ شرعاً ناکام ہے پہلے
آپ کی یہ سند تھی کہ فرنگی محل کے دو مولویوں نے اُس کی براءت لکھی
ہے ہر جگہ اس کا تذکرہ کیا ہے گویا کوئی بڑا عذر شرعی مل گیا خط ہمدم میں
ہے علاوہ اس کے میرے یہاں کے بعض علما نے بھی ان کی براءت
لکھی خط منسوب بمولوی سلامت اللہ میں ہے باوجود اس کے یہاں
علما نے اُن کے اسلام کے بارہ میں فتویٰ شائع کر دیا ہے خط نمبر ۱۳۲۴
میں ہے میرے یہاں کے مفتیوں نے جواب ماشاء اللہ شمس العلما بھی
ہو گئے ہیں عدم تکفیر کا فتوے شائع کیا سبحٰن اللہ انگریزوں سے بائیکاٹ
اُن کے خطابوں سے نفرت اور اُنھیں خطابوں پر مفاخرت اور اُن سے

دین و شریعت میں طلب عزت حالانکہ اُن سے سائل نے بالکل اُلٹا سوال کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے گالیاں دینے کے عوض عقلی طور پر حضور کی فضیلت ثابت کرنا لکھا تھا اب تو بفضلہ تعالےٰ آپ ہی کے یہاں تین مفتیوں نے عبدالماجد کو کافر و قابل قتل لکھدیا فتوی جناب کا ملاحظہ فرمودہ ہے پھر بھی نقل حاضر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو معاذ اللہ مجہول النسب بچہ کہنا اور یہ کہ توحید کے بعد کسی کو رسول ماننے کی کیا حاجت ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں بڑھا کر اپنے پیروؤں کی آزادی پامال کی ان اقوال کا قائل مسلمان ہے یا کافر بینوا توجروا۔ محمد ابو الحسن ہیڈ مولوی فیض عام اسکول میرٹھ ۱۵ جنوری ۱۹۱۹ء یہ تینوں اقوال ملعونہ اُسی عبدالماجد کے فلسفۂ اجتماع کے ہیں اُس کی پوری عبارتیں مع حوالۂ صفحہ اکمل قہر الواجد لتکفیر عبدالماجد میں ملاحظہ ہوں اب فرنگی محل کا جواب سُنیے ہو المصوب ایسا شخص اسلام سے خارج ہے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے احتراز واجب ہے اگر حکومت اسلامی ہوتی تو ایسا شخص تعزیر کیا جاتا ایسا شخص قابل گردن زدنی ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد عبدالہادی الانصاری غفرلہ اللہ الباری (مہر)

صح الجواب محمد عبدالقادر الانصاری غفرلہ اللہ الباری۔

ھذا الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب حررہ الفقیر محمد ایوب غفر الذنوب (مہر)

اب تو صاف کھلے لفظوں میں اُس کا کافر مرتد ہونا اُسی ہمدم میں چھاپیے جس میں آپ کا وہ خط چھپا ہے

کہ جن کی نگاہیں اس حمایت کفر پر پڑی تھیں اُس کا رد بھی آپ ہی کے قلم سے دیکھیں کہ آپ حمایت کفر واغوائے مسلمین کے مواخذۂ شدیدہ سے نجات پائیں ورنہ یقین جانیے کہ انما علیک اثم الاریسیین سچ سچ گزارش کر چکا اور پھر گزارش کہ حاشا تعبیر تشنیع و تقریع مقصود نہیں بلکہ حق کی تسجیل و توقیع۔ کہ جبتک بات کا پورا آل کامل تصویر میں نہ دکھایا جائے مبلغ حکم تک ذہن پہنچنے میں کمی کرتا ہے اور آپ رد کی اجازت فرما ہی چکے رد سے زائد ہرگز ہرگز کچھ مراد نہیں۔ یوں خیال فرمائیے کہ کسی دوسرے کے اقوال کا بیان ہے کہ نفس کا حصہ نہ شامل ہو ہمارے نفوس ایسے مُر کی کہاں کہ حق مُر کو شہد و دُر سمجھیں الا من رحم انہ ھو العزیز الرحیم۔ اور یہ گئی بار گزارش کر چکا ہوں کہ اپنے خیالات حاضر کرتا ہوں جو نا صواب ثابت ہوں فوراً اُسے کم کرنے کو تیار رہوں اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین الیٰ یوم الدین آمین والحمد للہ رب العلمین۔

بحث دوم متعلق تکفیر خود و جملہ مسلمین

(۳۶) اب جو یہ مکالمہ اس ماہ مبارک رمضان شریف سے شروع ہوا ہے مولےٰ عزوجل بجاہ حبیبہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس ماہ مبارک کی برکت سے اُس کا انجام ہر طرح خیر فرمائے آمین اس کے خط اول ۱۶ ماہ مبارک میں آپ نے فرمایا یہ کہ میں نے اپنا

ودیگر علمائے کبار وسادات عظام ومسلمین کے ایمان کو برائے نام بتایا
یہ مجھے یاد نہیں پڑتا۔ تحریر ہے تو کہاں۔ زبانی ہے تو کس سے
جبتک یاد نہ آئے اپنے کو مرتکب کیسے سمجھ لونگا اور توبہ کیونکر کرونگا یہ خط
یہاں ۱۸ کو آیا ۱۹ کو میں نے جواب گزارش کیا اور آپ کے خط نمبری
۱۳۲۴ بنام حضرت حامی سنت سید محمد میاں صاحب مارہروی
دامت برکاتہم کا پتا دیدیا کہ اُس میں تحریر تھا اب میں اپنا مسلک عرض
کرتا ہوں کہ زمانہ لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے اب آپ ہوں یا
میں یا عبدالماجد یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ
کے محفوظ نہیں بارے آپ کو بھولا بھولا یاد آیا کہ خود خط دوم ۲۲ ماہ مبارک
میں فرمایا مجھے خیال ہے کہ جناب نے اسلام برائے نام لکھنے کا جو الزام
دیا ہے وہ محمد میاں صاحب مارہروی کی تحریر سے شاید اخذ کیا ہے اگر
جناب نے ایسا کیا ہے تو میں عرض کرونگا کہ یہ اُس عبارت کا مقصد
میں نے نہیں لیا ہے بلکہ میں نے کمال ایمان کی ندرت پر جو کچھ لکھا ہے
وہ لکھا ہے مکرمی نہ یہاں شاید کو دخل ہے نہ اگر کو نہ اصلا اخذ کی حاجت۔
آپ کے صاف صریح لفظ ہیں کہ زمانہ لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے
اس کا ترجمہ تو فرمائیے۔ حاصل یہی آیا یا نہیں کہ اب اسلام سے نام کے
سوا کچھ باقی نہیں اس میں اور تمام موجودین زمانہ کا اسلام برائے نام
میں تین بیس اور ساٹھ ہی کا فرق ہے یا کچھ اور پھر فرمانا کہ یہ اُس عبارت
کا مقصد میں نے نہیں لیا ہے کیا ایسا ہی نہیں کہ زید کہے میں نے تمام
اہل زمانہ کو خنزیر نہ کہا نہ میرا یہ مطلب تھا میں نے تو سوئر کہا ہے
قصور معاف یہ مکابرہ نمبر ۱۲۲ ہوا کیا مکابرے سے توبہ فرض نہیں۔

کمال ایمان کی ندرت اگر بزعم جناب متعلق ہے تو جناب کے فقرۂ مابعد
سے کہ صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جاوے
اسی پر خود آپ نے اپنے خط سوم میں بحث کی ہے کامل الایمان نہ ہونے
پر کون مسلمان بلکہ کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ یہ صرف نام کا مسلمان ہے
کیا ناقص الایمان حقیقۃً مؤمن نہیں ہوتا حقیقۃً مومن نہ ہو تو یقیناً کافر
ہوگا کہ لا منزلۃ بین المنزلتین اور جب یقیناً کافر ہوا تو اُسے ناقص الایمان
نہ کہے گا مگر کافر یا مجنون کہ کافر کو ایمان کامل خواہ ناقص خواہ انقص سے
کیا علاقہ - اب تو آپ کو کھلا کہ آپ نے تمام علما و سادات و مسلمین اور
خود اپنے آپ کو منھ بھر کر کافر کہا پھر خط سوم ۲۷ ماہ مبارک میں آپ کا
فرمانا کہ مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے
جس سے احتمال کفر ہو صریح انکار آفتاب ہے کفر صریح موجود نہ ایک بلکہ
سخت ڈبل کروروں ڈبل کا ایک ڈبل کہ خود کافر اور تمام جہان کے مسلمان
سب کافر اور احتمال تک کا انکار ہ

خدا اور تمام امت ناشہ کو کہو کافر ۔ پھر تمکو یہ دعویٰ ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا

یہ کتنا بھاری نمبر ۱۲۳ ہوا -

(۳۷) یہ فرمانا بھی اپنی تصریح سے سخت عجب ہے کہ جبتک یاد نہ آئے توبہ
کیونکر کروں آپ کا ایک مخلص آپ کے والد ماجد کا قدیم ملنے والا آپ سے کہہ رہا ہے
کہ آپ نے کہا ہے اور آپکو اُس کا خلاف یاد نہیں تو ظن نہ سہی کم از کم
احتمال تو ہوا اور آپ ہمدم ۲- جون میں فرما چکے کہ توبہ احتمال خطا سے
بھی مشروع ہے پھر توبہ کیونکر کروں کیا معنے - کیا توبۂ مشروعہ سے انکار
نمبر ۱۲۴ نہیں -

(۳۸) مسلمانوں کا اسلام برائے نام بتانے پر خط سوم میں اپنے والد ماجد سے سند لائے تو کتنی نفیس۔ فرماتے ہیں میں نے برابر اپنے جد اعظم مرشد مکرم اور والد ماجد قدس سرہما سے سُنا کہ فرماتے تھے یہ زمانہ پُر آشوب ایسا ہے کہ جو اپنا ٹوٹا پھوٹا ایمان لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ باوا کا وقت پھر غنیمت تھا اب تو مسمے ایمان کا لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے مکرمی ہزار حیف کہ آپ جیسا ذی فہم اور مضر ومفید میں اصلا تمیز نہ ہو ذرا اپنا ہی لکھا پھر پڑھ لیجیے وہ مسمے ایمان فرماتے تھے یا نرا اسم ایمان۔ میں اگر اس کو آپ کی جلد بازی پر محمول نہ کرتا تو یہ نمبر ۱۲۵ ہوتا۔

(۳۹) آگے چلکر اس سے بڑھکر عجیب کارروائی فرمائی جسے دیکھکر عقل وانصاف انگشت بدنداں رہ جائیں ایک طرف اپنی عبارت خط نمبری ۴ ۲ ۱۳ لکھی اور اُس کے مقابل میں نے جو ۱۰۱ امور سے توبہ مانگی اُن کے امر دوم کی اور فرمایا بالمقابل دونوں عبارتیں تحریر کرتا ہوں امید کہ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے۔

اب چاہے آپ ہوں یا میں عبد الماجد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جاوے عبد الماجد زندیق ہیں تو مدعیان تقوی ومجددیت جن کا ادنے خادم میں بھی ہوں کب

اکابر سادات وعلما وجملہ مسلمین زمانہ کا اسلام برائے نام بتانا اور اُن میں اور کفار میں امتیاز نہ ماننا کفر ہے اور اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر وکفر ہی۔

صدیق ہیں۔
عبارت خود و کلام فقیر بالمقابلہ دکھا کر انصاف طلب فرماتے ہیں کہ دیکھ
تو لے سب مسلمانانِ زمانہ کا اور خود اپنا اسلام برائے نام بتانے کا
الزام ہم پر رکھا وہ ہماری عبارت میں کہاں ہے اور اپنی عبارت یہاں
سے شروع کی اب چاہے آپ ہوں یا میں الخ اس کے متصل ہی اوپر
کا فقرہ جس میں اصل مطلب تھا الگ اُڑا دیا کہ اب میں اپنا مسلک
عرض کرتا ہوں کہ زمانہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ کا ہے اپ چاہے
آپ ہوں یا میں الی آخرہ انا للہ وانا الیہ رجعون انا للہ وانا
الیہ رجعون انا للہ وانا الیہ رجعون نزاکت طبع کا خوف ہے
اس سے زیادہ کچھ نہ کہونگا کہ یہ نمبر ۱۲۵ ہوا اور بہت سخت و بیئس ہوا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
(۴۰) خط دوم ۲۲ ماہ مبارک میں فرمایا اب غور کے بعد یہ خیال آیا ہے کہ
اُس سے اس طرح توبہ کر سکتا ہوں کہ عبارت اپنی لکھوں اور اُس کے بعد
لکھوں کہ اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ جو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے
تحریر فرمایا ہے تو میں اس سے بصدق دل توبہ کرتا ہوں۔ عبارت اپنی
لکھی تو یہ لکھی اور غور کے بعد اس خیال تک پہنچے تھے کہ اس مطلب کا
احتمال ہے چار دن بعد وہ غور بھی اصبح ماؤکم غورا ہو گیا کہ خط سوم
میں فرمایا مجھے اب بھی انکار ہے کہ کہیں احتمال ہو جیا یا احتمال نہیں آپ
دیکھ چکے کہ یقینی قطعی صاف صریح ہے یوں توبہ فرمایئے کہ بلاشبہ میں نے
اپنے آپ اور تمام امت محمدی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافر کہا تھا
اس سے توبہ کرتا ہوں اور بصدق دل اسلام لاتا ہوں۔

(۴۱) میں نے اپنے خط اول ۱۹ ماہ مبارک میں اپنے دل سے ایک
سچی بات جیسی بفضلہ تعالیٰ ایک پابند صدق و انصاف کو چاہیے گزارش
کی تھی کہ خدانخواستہ آپ کے قلب میں یہ نہ تھا کہ نہ آپ مسلمان ہیں
نہ دنیا میں کوئی سب کا اسلام برائے نام ہے بلکہ ایک غصہ کی بات
تھی کہ قلم سے نکلی ہاں یہ ضرور ہے کہ غصہ یا تنگدلی ایسی بات کا حکم شرعی
زائل نہیں کرتے فقیر کا صدق اخلاص ملاحظہ ہو کہ اس نے جناب کو
عذر کی راہ بتائی خط سوم میں فرمایا میں عرض کرتا ہوں کہ طیش شرعاً بھی
عذر ہوتا ہے یا نہیں اگرچہ غصہ عذر نہ ہو جواباً گزارش طیش کہ عقل تکلیفی
زائل اور آدمی کو نرے مجنونوں میں داخل کردے ایسے لفظ میں عذر ہو سکتا
ہے مگر اس کے ثبوت کو شرعی گواہان عادل درکار کہ اس وقت یہ شخص
نرا پاگل تھا اور ایک صورت حلف و عادت معروفہ معہودہ کی ہے جسے
یہاں سے تعلق نہیں جنون پر شہادت عادلہ درکنار یہاں بطور علامہ
بحر العلوم نفس عبارت ثبات عقل پر دلیل آشکار شرح فقہ اکبر میں فرماتے
ہیں طول عبارت کہ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ
بنوا اسرائیل وانا من المسلمین ۝ شاہد ست بر آنکہ در حال ثبات
عقل بود جب ملک العلماء ان چودہ پندرہ لفظوں کو طویل عبارت اور
ثبات عقل پر شہادت بتاتے ہیں تو آپ کا صفحہ بھر کا خط نمبری ۱۳۲۲ھ
یا جانے دیجیے اتنی ہی سطریں کہ اب اپنا مسلک عرض کرتا ہوں کہ زمانہ
لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے اب چاہے آپ ہوں یا میں یا
عبد الماجد یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے
محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز

کیا جاوے عبدالماجد زندیق ہیں تو مدعیان تقوے و مجددیت جن کا
ادنے خادم میں بھی ہوں کب صدیق ہیں قول انا مومن حقا اگر میرے
ایمان کی حقیقت ہے تو میں قول میں ایماندار ہوں بلاشبہ دوسرے
کے بھی ایمان کی تحقیق ہو گی ورنہ سہ

رہا حلال شمار ند و جام بادہ حرام ... نہ ہے طریقت ملت نہ ہے شریعت کیش

عبارت فرعون سے دس گنی ہیں یہ اُس سے دس حصے زائد دلیل ثبات عقل ہو نگی مگر یہ کہیے نفس طول کافی نہیں مجنوں تو گھنٹوں بکا کرتے ہیں طول عبارت عاقلانہ چاہیے وہ فرعون کی عبارت تھی اور یہ طویل خط مجنونانہ ہذیان تو البتہ جواب ممکن ہے بہرحال ہرچہ باشد اگر آپ اتنا ہی اعلان فرمائیں کہ واقعی میں نے اپنے آپ اور تمام امت مرحومہ کو کافر تو کہا لیکن بحالت طیش کہا اُس وقت میری عقل بالکل زائل تھی اور میں مجانین میں شامل تو نیازمند اسی پر قناعت کر لے گا یہ عذر تو خود جناب ہی کا بتایا ہوا ہے اس کے اقرار میں عذر کیا ہے۔

(۲۴) آگے آپکا فرمانا مگر یہ تو اُس وقت ہے کہ بجز اُس احتمال کفر کے کوئی احتمال میری عبارت کا ہو ہی نہیں ہو سکتا حالانکہ وہ احتمال کفر ایسا بعید ہے کہ نہ مفہوم عبارت اُس پر دلالت کرتا ہے نہ مصداق نہ سیاق نہ سباق پھر اُس احتمال کے اوپر محمول کرنا عبارت کا اور صریحی اور صاف موافق نیت و اعتقاد کے جو احتمال ہو اُس پہ نہ محمول کرنا اس کی کیا وجہ ہے وجہ تو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ آپ کی عبارت معنی کفر میں صاف صریح ہے اسے فرمانا کہ احتمال کفر پہ نہ مفہوم عبارت دال ہے نہ مصداق قصور معاف صریح عناد ہے اور کامل شقاق یہ نمبر ۲۶ آہ ہوا!

(۴۳) آپ کی عبارت کہ زمانہ لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے اس کا سیاق تو کچھ ہے ہی نہیں اور سیاق اُس معنے کفر پر رجسٹری کامل ہے وہ یہ ہے صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جاوے اس میں آپ صدق کی نفی فرما رہے ہیں نہ کہ کمال کی صادق کا مقابل کاذب و باطل ہے نہ کہ ناقص و ناکامل۔ سونا کتنا ہی ناقص ہو مگر ہے سونا معیار اُس کے دعوی ذہبیت کی تصدیق ہی کریگی اُسے سونا ہی بتاے گی اگرچہ کم درجہ کا تو یقیناً صادق العیار ہوا ہاں پیتل اگر اپنے آپکو سونا کہے تو معیار اُس کی تکذیب کریگی وہ کاذب العیار ہوا آپ فرماتے ہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں تو ضرور سب کاذب العیار ہوے تو اصلا مسلم نہ ہوے نہ کامل نہ ناقص ورنہ ضرور صادق العیار ہوتے اگرچہ کامل العیار نہوتے اور کیا تمام امت مرحومہ کو کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں آپ کی سمجھ میں نہ آیا کہ کامل و ناقص دونوں ایک حقیقت کے فرد ہوتے ہیں اور کاذب اُس حقیقت سے یکسر خارج یوں فہم شریف میں نہ آئے تو وصایا شریف میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ملاحظہ ہو العاصون من امۃ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مومنون حقا لیسوا بکافرین دیکھیے ہر فرد مومن کو صادق العیار بتایا اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو تو کاذب العیار نہیں مگر کافر اب تو آپکو کھلا کہ آپ کا فرمانا جناب نے جو عبارت میری نقل کی ہے اُس میں نفی کمال ایمان کی ہے نہ کہ اصل ایمان کی قصور معاف صریح عناد ہے یہ نمبر ۱۲۷ ہوا۔

(۴۴) پھر فرمایا مانا کہ احتمال کفر بھی ہو جی احتمال نہیں قطعی یقینی صریح تو یہ عرض ہے کہ میری عبارت میں احتمال کمال ایمان کی نفی کا کیا ہو ہی نہیں سکتا

جی بیشک اس کی گنجایش ہی نہیں اگر ہو سکتا ہے تو اُس احتمال کو تقدم ہونا چاہیے اور جب نہ ہو سکتا ہو تو کیا چاہیے علاوہ بریں محض بر وجہ بعید طریدہ ہو سکنا طرید بعید مسئلہ من خدایم وغیرہا دیکھنا چاہیے نہ کہ سرے سے وہ متروک ہو گیا جی نہیں متروک نہ ہوا متروک تو جب ہو کہ اُس کا وجود بھی ہو۔ مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے جس سے احتمال کفر ہو انصاف فرمایا تو اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ انکار اقرار سے بدل جائیگا نہیں نہیں اب بھی انکار ہو گا مگر اب یوں کہ احتمال کفر نہیں صریح کفر ہے۔

(۴۵) اب آپ کو اپنے اب وجد کے اُن الفاظ کا مطلب کھُل گیا ہو گا اور نہ کھُلا ہو تو مجھ سے سُنیئے اصل ایمان تصدیق یا تصدیق مع الاقرار ہے یہی ایمان کا مسمے ہے اعمال اُس کے محسنات ہیں پھر اگر سب صالح ہوں تو یہ اعلیٰ درجہ کمال اور مرتبۂ صدیقین ومقربین بارگاہ جلال ہے اور اگر بعض حسنہ بعض سیئہ تو جتنے سیئات زائد نقصان زائد مگر نفس ایمان میں خلل نہیں واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صٰلحا واٰخر سیئا عسی اللّٰہ ان یتوب علیھم ان اللّٰہ غفور رحیم ۝ آپ کے دادا صاحب نے اسی کو ٹوٹا پھوٹا ایمان کہا اور اگر عمل صالح اصلا نہ ہو اور تصدیق واقرار بر قرار تو اب بھی ایمان کا مسمے بحال ہے صحیحین میں حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کو یاد ہو گی کہ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین جنت میں اُن مسلمانوں کے لیے شفاعت کرینگے جو ابھی نار میں ہیں اور نماز روزہ حج ادا کرتے تھے ارشاد ہو گا اپنے شناساؤں کو نکال لو ایک خلق کثیر کو نکالیں گے یہ عرض

کرینگے اب ایسا اُن میں کوئی نہ رہا ارشاد ہوگا جاؤ جس کے دل میں مثقال بھر بھلائی پاؤ نکال لو وہ ایسی مخلوق کثیر نکالیں گے پھر رب العزۃ فرمائیگا جس کے دلمیں آدھی مثقال بھلائی پاؤ اُسے نکال لو وہ ایسی خلق کثیر نکالیں گے پھر فرمائیگا جس کے دلمیں ذرہ بھر بھلائی پاؤ اُسے نکال لو وہ ایسی خلق کثیر نکالیں گے پھر عرض کرینگے ربنا لم نذر فیہا خیرا اے ہمارے رب ہم نے جہنم میں کوئی کسی طرح کی نیکی والا نہ چھوڑا کرم ورحمت والا فرمائے گا۔ شفعت الملئکۃ وشفع النبیون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعمل خیرا قط ملئکہ نے شفاعت کی اور انبیا نے شفاعت کی اور مؤمنین نے شفاعت کی اور نہ باقی رہا مگر ارحم الراحمین یہ فرما کر ایک مٹھی جہنم سے لیگا اس میں اُن لوگوں کو نکالیگا جنھوں نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا۔ دیکھیے عمل بالکل مفقود اور ایمان کا شمہ اُن میں موجود اسے آپ کے والد صاحب نے کہا تھا آپ سمجھے کہ اوپر سے تنزل ہوتا چلا آیا ہے ہم بھی تنزل کریں لہذا سرے سے ایمان کا شمہ ہی اُڑا دیا اور خالی نام پر اکتفا کی یہ صریح مخالف قرآن واسلام ہوا۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ حاش للہ تشنیع مقصود نہیں بلکہ محض دوستانہ مخلصانہ آپ کو آپ کی حالت کا آئینہ دکھانا آپ اپنے والد صاحب اور دادا صاحب کی معمولی گفتگو کا تو مطلب سمجھ نہ سکے اور ملک العلما بحر العلوم کی قائم مقامی کا ادعا فرمایا اس سے توبہ چاہیے یہ نمبر ۲۸ ہوا۔

(۴۶) آپ فرماتے ہیں ایک مدت سے ایسے افعال اہل اسلام میں رائج ہیں جو کفر ہو سکتے ہیں مگر اُن پر حکم کفر کا کبھی اگلوں نے نہیں کیا ہے

کیا اُن میں صرف احتمال کفر تھا تو علما کیوں تکفیر کرتے کہ صرف احتمال پر تکفیر نہیں مگر آپ کے قول مذکور میں تو احتمال نہیں قطع ویقین ہے پھر آپ کو کیا فائدہ اور اگر یہ مراد کہ قطعی یقینی کفروں پر اگلوں نے کبھی تکفیر نہ کی تو یہ محض غلط ہے اور وصایاے امام وفقہ اکبر شریف سے درمختار وردالمحتار تک کتب ائمہ وعلما اس کے بطلان پر شاہد۔

(۴۷) پھر فرمایا یہاں مراد وہی کافر ہیں جو اہل اسلام میں داخل اور مدعی اسلام ہیں نہ مطلقاً کفار اس پر لفظ جن میں سے دلالت کرتی ہے قطع نظر اس سے کہ مطلقاً کا لفظ میرے کلام میں بھی نہ تھا آپ پر تو مطلقاً یقیناً لازم جب سب کاذب العیار ہیں تو سب قطعاً کفار ہیں پھر کون سے کافروں سے اُن کا امتیاز ممکن۔ امتیاز ہوگا تو جیسا باہم کفار میں ہے نصاریٰ الگ یہود الگ مجوس الگ آپ کے ہنود الگ یوہیں امتیاز ان میں ہوگا قادیانی جدا وہابی جدا رافضی جدا گاندھوی جدا مگر ہیں سب ملۃ واحدہ۔

(۴۸) معہذا اس جمیں نے آپ کو کیا فائدہ دیا یہ کفار جو اہل اسلام میں داخل اور مدعی اسلام ہیں ظاہر ہے کہ جب کافر ہیں صورۃً داخل اور ادعاے اسلام میں کاذب ومبطل ہیں تو مرتد ہوئے کہ دنیا میں اخبث اقسام کفار ہیں جب باقی مسلمانوں کو ان سے کوئی وجہ امتیاز نہیں تو وہ بھی سب مرتد ہوئے وہی آش تو کاسے میں رہی اور بالفرض اُن کے اسلامی وضع بنانے اور کلمۂ طیبہ بلکہ قال اللہ قال الرسول سنا لینے بلکہ براہ ریا واغوا اپنے آپکو ہادیان ومصلحان قوم میں گنانے کے سبب مسلمانوں میں سے اُن کا امتیاز آسان نہ ہو تو اسمیں مسلمانوں کا

کیا قصور ہے یہ حالت تو ایک زمانے تک خلط منافقین سے عہد رسالت
میں رہی جیسے فرماتا ہے وماکان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم
علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب قصور معاف کچھ بھی سمجھکر کہی یا کچھ
الفاظ تقریر کا محصل ذہن شریف میں بھی نہ تھا۔

(۴۹) پھر فرمایا کیا جناب اس امر کے مدعی ہیں کہ کمال ایمان جناب کا
اس حد تک ہے جس حد تک حضرت صدیق اکبرؓ کو حاصل تھا اور
جب کمال نہیں ہے تو نفی کمال کی ہوگی حاشا مجھے تو اس کا ادعا نہیں
نہ یہاں نقص و کمال کا ذکر مگر جناب اپنی فرمائیں آپکا وہ خط کہ مولوی
ریاست علی خاں صاحب رجب میں لائے جس میں قلم اُن کی تھی
اور زبان آپکی جس میں آپ نے بصیغۂ حصر انا المؤمن حقا فرمایا
بحمدہ تعالیٰ وہ زمانہ گزر گیا اب عہد توبہ وعہود ہے اب فرمایئے کیا
جناب کا کمال ایمان اُس حد تک ہے جس حد تک صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تھا اور جب کمال نہیں تو اپنے طور پر صادق العیار نہ ہوئے
اور جب صادق العیار نہ ہوئے کاذب العیار ہوئے اور جب کاذب العیار
ہوئے منجملۂ کفار ہوئے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۵۰) فقیر تو مقام نصح وخیر خواہی میں ہے آپ نے صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک کے ساتھ رضؓ لکھا ہے علمانے ایسے
سخت محرومی و بے برکتی بتایا ہے اس سے ہمیشہ احتراز رکھیے پورا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا کیجیے۔

(۵۱) یہ عجیب منطق ہے کہ جب اُس حد تک کمال ایمان نہو جو حضرت
سید الاولیاء الاولین والآخرین امام الصدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وعنہم میں نفی تو کمال ایمان ہی نہیں یوں تو ایمان صدیق تمام امت مرحومہ کے ایمان سے ارجح ہے لو وزن ایمان ابی بکر بایمان امتی لرجح ایمان ابی بکر تو فاروق اعظم وعثمن ذی النورین وعلی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہم سب معاذ اللہ ناقص الایمان ہوئے یہ نمبر ۱۲۹ ہوا غرض ایک حرف سمجھکر نہ فرمایا۔

(۵۲) پھر فرمایا نفی کمال اور نفی اصل ایمان میں بہت فرق ہے جی اسی لیے تو جناب کا وہ کلمہ کفر ہوا کہ جناب نے تمام امت مرحومہ کو کاذب العیار اور برائے نام مسلمان ٹھہرا کر اُن سب سے اصل ایمان کی نفی کی اور یہ کفر ہے۔

(۵۳) بلکہ خط نمبری ۱۳۲۴ میں جناب نے اس سے بھی بڑھکر بلند پروازی فرمائی ہے یہاں تک تو یہی تھا کہ جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے برابر کامل الایمان نہو ناقص الایمان ہے وہاں یہ اشعار فرمایا ہے کہ جو صدیق نہیں زندیق کے مساوی ہے فرماتے ہیں عبد الماجد زندیق ہیں تو مدعیان تقوی و مجددیت جن کا ادنے خادم میں بھی ہوں کب صدیق ہیں گویا آپ کے نزدیک صدیق و زندیق میں واسطہ نہیں اور جو صدیق نہیں کافروں سے اُس کا امتیاز نہیں ہوسکتا اب فرمایئے آپ اپنے زعم میں صدیق ہیں یا زندیق یہ نمبر ۱۳۰ ہوا۔

(۵۴) پھر فرمایا قول انا مؤمن حقا اگر میرے ایمان کی حقیقت ہی تو میں قول میں ایماندار ہوں سے بلاشبہ دوسرے کے بھی ایمان کی تحقیق ہوگی ورنہ سہ

ریا حلال شمارند و جام بادہ حرام — زہے طریقت ملت زہے شریعت کیش

قصور معاف آپ اپنے اُسی نشے میں ہیں کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان
ہیں کس نے کہا تھا کہ جس نے زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہدیا
مسلمان ہوگیا اسی کے رد کو تو آپ سے کہا جاتا ہے کہ امثال عبدالماجد
کو کافر کہیے اور جو اُن کے اقوال پر مطلع ہو کر اُنھیں کافر نہ جانے اُسے
کافر کہیے اگرچہ لاکھ اپنے آپ کو مؤمن حقا کہتے ہیں کہ خلاف واقع حکایت
کوئی عاقل نہیں مانتا۔ ہاں آپ کے یہاں ایسا ہی ہے ولہذا باوصف
اُن شدید کفروں کے عبدالماجد جیسے کافر کو صرف زبانی اقرار توحید و
رسالت کے زعم پر مسلمان کہا گیا۔ نہیں نہیں بلکہ آپ کے یہاں یہ ہی
کہ جو شقی صاف انکار رسالت کرتا ہو کلمۂ طیبہ کا بھی قائل نہ ہو اُس کے
لیے اقرار رسالت اپنی طرف سے ملا کر اُسے مسلمان گڑھ دو۔
ملاحظہ ہو نمبر ۲۶ -

(۵۵) شعر خوانی کا جناب کو بڑا شوق ہے ایک شعر اپنی شان میں
وہ پڑھا تھا کہ ؎

عمریکہ بآیات واحادیث گزشت　　رفتی و نثار بت پرستی کردی

دوسرا شعر وہ توبہ شو پڑھا ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے　　دل کو قائل کے بڑھانا کوئی تم سے سیکھ جائے

تیسرا اب یہ پڑھا یعنی آپ کے نزدیک مرتدین کفار اور مسلمان گنہگار برابر
ہیں مسلمان اگر کافر پہ کفر کا اعتراض کرے تو اُسے شرماتے ہیں کہ آپ
تو گناہ کا مرتکب اور دوسرے کے کفر سے مجتنب پھر اس بنائے کفری پر
دین و شریعت و طریقت و ملت مسلم کی ہجو ملیح آپ ہی فرمائیں کہ کفر
تک پہنچی ہے یا صرف گناہ قبیح یہ نمبر ۱۳۱ ہوا۔

(٥٦) للہ الضاف عبدالماجد جیسا کافر اکفر آسے اور حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر علما و مسلمین سب کو ایک پلتے میں رکھنا کہ اب چاہے آپ ہوں یا میں عبدالماجد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں یہ ان آیات کریمہ کا صریح رد ہوا یا نہیں افنجعل المسلمین کالمجرمین ۝ مالکم کیف تحکمون ۝ ام لکم کتب فیہ تدرسون ۝ ان لکم فیہ لما تخیرون ۝ ام لکم ایمان علینا بالغۃ الی یوم القیمۃ ان لکم لما تحکمون ۝ یہ نمبر ۱۳۲ ہوا۔

(٥٧) یہ خط تو یقیناً بار بار اُس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد لکھا صحیفہ نے ضرور اطلاع دی یہاں سے جنتری اول میں منقول ہوئے حضرت حامی سنت سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم نے جن کے جواب میں آپ نے یہ خط لکھا ہے قطعاً بہت تفصیل سے ذکر فرمائے جسے آپ اسی خط کے ابتدا میں لکھتے ہیں کرامت صحیفہ صادرہ ہوا تحریر طویل تکفیر کی موصول ہوئی اور اس خط سے ۱۷۔۱۸ دن پہلے وہ استفتا آپ کے یہاں جا چکا تھا جس کی نقل نمبر ۳۵ میں گزری یہ سوال ۱۵۔ جنوری ۱۹۱۰ء کو آپ سے ہوا اور وہ خط دوسری فروری ۱۹۱۰ء کو آپ نے لکھا مستفتی ثقہ نے بیان کیا کہ اُس نے پہلے آپ کے سامنے پیش کیا اور سب احوال کہا آپ نے ترک فتوے نویسی کا عذر کیا اور مفتیوں سے لکھوا دیا اُس میں جو اقوال ہیں اُن میں ۲ دو کی اطلاع میرے یہاں سے آپ کو پہنچ چکی تھی جنتری اول میں تھا آج بعض احباب نے ۲۸ ستمبر کا پرچہ ہمدم جس میں آپ کا خط چھپا ہے بھیجا اگرچہ اُس میں ہے کہ میں نے ہر طرح سے

تحقیق کی پھر بھی یہ احتمال بعید رہا کہ شاید اُن عبارات فلسفۂ اجتماع
پر اطلاع نہ ہوئی ہو جو صحیفہ میں طبع اور اکمل قہر الواجد میں شائع ہوئیں
نزاکت طبع کے لحاظ سے بتدریج استفسار کیا جاتا ہے (۱) جو شخص سیدنا
عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو کہے بیت اللحم میں ایک مجہول النسب بچہ
پیدا ہوتا ہے جس کی والدہ کی عصمت کو اُس کے اہل وطن مشکوک نظروں
سے دیکھتے ہیں اس نے عیسے علیہ الصلاۃ والسلام کو گالی دی یا نہیں وہ
مسلمان ہے یا کافر جو اُسے مسلمان کہے خود مسلمان ہے یا کافر۔ پھر دوسرا
سوال ہے جو نمبر ۲۶ میں منقول ہوا یہی دونوں سوال استفتائے فرنگی محل
کے بھی سوال اول و دوم تھے بار بار اطراف و انظار سے مطلع ہو کر پھر
حضرت ممدوح کو وہی جواب لکھنا کہ عبد الماجد نے میرے روبرو اپنی
برارت کی کو لسنا دین ہے۔

(۵۸) اور تمام خرابی بصرہ کے بعد خط سوم میں مجھے لکھنا کہ یہ ملحوظ رہے
کہ عبد الماجد کو مؤمن فرض کر کے لکھا ہے سبحن اللہ ایسے اکفر کو مؤمن
فرض کر کے مسلمانوں کے مساوی رکھنا اور اُس کی خاطر تمام مسلمانانِ
عالم کو کاذب العیار اور برائے نام مسلمان کہنا اور یہ کہ وہ زندیق ہے
تو اور کون صدیق ہے کس قدر اشد عناد و لداد اور اخبث حمایت
ارتداد ہے یہ نمبر ۱۳۲ ہوا۔

(۵۹) آگے فرمایا آپ کو اہانت علما کا پاس ہے میں توہین اسلام
ہو رہی ہے اُس کی فکر میں ہوں سبحن اللہ توہین اللہ و رسول و قرآن
عظیم کی آپ نے بہت فکر کی صاف لکھوا بھیجا ایسی فضول باتوں میں
وقت ضائع کرنا ہم مناسب نہیں خیال کرتے توہین اسلام کیا کوئی

اور بزا الی چیز ہے اور توہین علما کیا توہین اسلام نہیں ذرا فقہ وحدیث دیکھیے یہ نمبر ۱۳۴ ہوا۔

(۶۰) میں نے آپ کی ان عنایات کا گلہ کبھی نہ کیا اور باآنکہ آپ کے اس خط نمبری ۱۳۲۴ کے اقوال بار بار رد کے لیے نقل کیے ان الفاظ کو کبھی زبان قلم پر نہ لایا کہ مدعیان تقوی ومجددیت کب صدیق ہیں ؎

ریا حلال شمارند و جام بادہ حرام ۔ زہے طریقت ملت زہے شریعت کیش

آپ نے خود ہی خط سوم میں اس کی نقل چھیڑی کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ میں نے اپنی زبان یا قلم سے کبھی اپنے آپ کو مجدد تو مجدد متقی بھی کہا یا لکھا ہو میرے تو مطبوعہ دستخطوں میں جا بجا دیکھیے گا کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے رب عزوجل کے کرم اور میرے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے اگر علمائے عرب وعجم نے مجدد وامام کہا اور لکھا تو اس میں میری کیا خطا تو مجھے مدعی تقوی ومجددیت کہنا مسلمان پر ناحق افترا ہوا یا نہیں یہ نمبر ۱۳۵ ہوا۔

(۶۱) جناب والا تو اپنے دستخطوں میں اپنے قلم سے اپنا عظیم ادعائی لقب قیام الدین لکھتے ہیں اس خط دوم ۲۲ ماہ مبارک میں بھی تحدید فرمایا ہے فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ۔ انصاف کیجیے تو یہ تو مجدد سے بھی بھاری لقب ہے رد المختار وغیرہ میں دیکھیے کہ فلان الدین بننے والوں پر کیا کچھ قیامت قائم فرمائی ہے یہ آیۂ کریمہ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی ۰ کی کیسی صریح نافرمانی ہوئی یہ نمبر ۱۳۶ ہوا۔ پھر آپ مرتکب ہونا اور الٹا دوسرے پر اس کا غلط الزام رکھنا آیۂ کریمہ ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا ۰

ہیں داخل ہونا ہوا یہ نمبر ۱۳۷ ہوا۔

(۶۲) اُس افترائے ادعائے تقوی و مجددیت پر صبر آسان تھا مگر آگے۔

آپ حضرت سید صاحب ممدوح دامت برکاتہم سے گزارش کرتے ہیں

آپ علمائے کرام کی عظمت کے درپے ہیں وہ اپنے کردار سے عظمت اسلام مٹا رہے ہیں علمائے کرام پر یہ افترائے شدید ضلال بعید ہے جلد ثبوت دیجیے ورنہ اُسی حدیث یحبسون فی طینۃ الخبال کی فکر کیجیے

یہ نمبر ۱۳۸ ہوا۔

انھیں باسٹھ پر بس کروں کہ بس کے عدد یہی ہیں اللہ بس باقی ہوس اُس سے سوال ہے کہ مجھے اور آپ اور سب اہلسنت کو حق پر جمع کرے حق پر رکھے حق پر مارے حق پر جلائے آپ کو استقامت توبہ کی توفیق عطا فرمائے اس فقیر کو توبۂ صادقہ کی توفیق بخشے انہ ولی ذلک والقدیر علیہ علیہ توکلت والیہ انیب ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی نور عرشہ وطراز ملکہ وعروس مملکتہ والامام حضرتہ سیدنا ومولٰنا محمد وعترتہ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وامتہ قدر رأفتہ ورحمتہ وبارک وسلم ابدالآبدین والحمد للہ رب العلمین۔

عرض اخیر کہ ہر بحث کے اخیر میں ملحوظ خاطر رہے

(۱) عہود پیش نظر رہیں (۲) نمبر وار ہر بات کا مفصل جواب ملے یا اتنا اجمالاً تحریر فرما دیجیے کہ جن نمبروں کا جواب نہ دیں گے وہ بعینہا ہمیں مقبول ہیں (۳) جس بات میں اجمال رہے گا پھر تفصیل فرمائی ہوگی۔

(۴) جس حکم میں کمی رہے گی پھر تکمیل فرمائی ہوگی (۵) غصہ نہ فرمایا جائے نہیں نہیں جتنا چاہیے فرمایئے مگر ہر بابت کا پورا جواب بر عایت انصاف وصواب عنایت ہو ثبتنا اللہ وایاك بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ اللھم اسمع واستجب انك اھل التقوی واھل المغفرۃ وصل وسلم وبارك علی حبیبك الکریم واٰلہ وصحبہ وامتہ الطاھرۃ اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۲ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا واٰلہ الصلوٰۃ والتحیہ آمین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

نوال ۹ مفاوضۂ عالیہ متضمن بعض ہدایات

۹
۱۲ ذی القعدہ
۱۳۳۹ھ رضا ہو ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + + + + + + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولٰنا اولٰنا سلام علی مولٰنا۔ ابھی رجسٹری حاضر کرچکا ہوں اور اُس میں جا بجا معذرت کر دی ہے کہ حاشا مقصود اہانت حکم ہے نہ کہ تشنیع اور یہ عذر بھی لکھدیا ہے کہ جبتک پوری تصویر نہ دکھائی جائے مبلغ حکم تک ذہن پہنچنے میں کمی کرتا ہے اور یہ بھی عرض کر دیا ہے کہ کلام در بارۂ اہانت احکام دوسرے کے متعلق تصور فرمایا جائے کہ نفس کا حصہ نہ شامل ہو پھر آخر میں اجازت مطلقہ دیدی ہے کہ مجھپر جتنا چاہیں غصہ فرمائیں مگر بات کا پورا جواب عطا ہو ان تمام عذروں معذرتوں کے بعد بھی رد دیکھکر دیکھیے کیا اثر پیدا ہو مبادا معاذ اللہ سدِّ راہ ہدی ہو لہذا اتنا اور معروض کہ وہ حدیث نگاہ جناب سے مخفی نہ ہوگی کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور اکرم سید عالم

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے نام اقدس لیکر ندا کر کے عرض کی میں حضور سے کچھ دریافت کرونگا اور سوالات سختی سے کرونگا حضور ناراض نہوں اس پر اجازت فرمائی کہ جو چاہے پوچھ اس حدیث سے ثابت کہ سوالات میں سختی مانع جواب نہ ہونی چاہیے اور کیوں ہو کہ مقصود اتباع حق ہے جس طرح بھی ظاہر ہو جناب سے معاذ اللہ اس کی امید نہیں کہ ہم سے سختی کے ساتھ کہا گیا لہذا ہم حق نہیں مانتے کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ جناب رد کو پھر تکبّر ٹھہرا کر جواب عطا نہ فرمائیں گے کسی دوسرے کے نام سے کچھ لکھا جائیگا مثلاً تم سے مخاطبہ منظور نہیں یا یہ فضول باتیں ہیں توجہ ضرور نہیں جس طرح وقائع سابقہ میں واقع ہوا میں اپنے رب سے بجاہ نبیہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دعا کرتا ہوں کہ ان ظنوں کا خلاف ہو طبع سامی رد سے بُرا اثر نہ لیکر تبع حق وانصاف ہو واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ○ وافضل الصلوٰۃ وعلےٰ سیدنا ومولنا محمد والہ وصحبہ اجمعین والتسلیم ۱۳ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ مضمون خیال سے بہت زائد ہو گیا اور میرے محرر کو بخار آ گیا اس میں دو دن کی تاخیر ہوئی معاف فرمائیں اُن عبارات شرح فقہ اکبر کا منتظر ہوں۔

۵ ۱۴ ذی القعدہ کو آیا ۱۲

خط ہشتم مولوی عبدالباری صاحب متعلق تصحیح عبارات فقہ اکبر

فرنگی محل لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مورخہ ۱۳۔ ذیقعدہ ۳۹ھ حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم ۔ بعد تسلیم بصد تکریم عرض ہے کہ شرح فقہ اکبر کا نسخہ جو میرے کتب خانہ میں ہے اُس میں اور مطبوعہ نسخہ میں اُن دونوں

مقاموں کی عبارت یکساں ہے جس کو جناب نے استفسار فرمایا ہے اور کوئی نسخہ یہاں موجود نہیں ہے۔ اغلاط کاتب و مطبع سے کم کتابیں پاک ہونگی بے توجہی سے تصحیح ہوتی ہے۔ جناب کے خط رجسٹری شدہ کا منتظر ہوں۔ زیادہ ادب فقط

فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

خط نہم[له] مولوی عبد الباری صاحب مشعر عدول از مفاہمہ بعد وصول مفاوضہ ہشتم

له ۱۷ ذی القعدہ کو آیا ۱۲

فرنگی محل لکھنؤ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مورخہ ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولانا و بالفضل اولٰنا۔ السلام علیہ۔ شکر صد شکر کہ جناب نے عہود پر اعتبار کیا۔ تعین امور کی غرض سے قلم تو اٹھایا۔ رد تکبر کی بجائے رد تکبر نہیں کو باور کرلیا۔ اب خدا سے میری دعا ہے کہ عبارت مرقومہ تحریر سقوط صادق ہوئے دوسری شہرت جس کی جانب توجہ دلائی گئی ہے کاذب ہو۔ کیا خوب آیات قرآنیہ کا اقتباس ایسے محامل میں بکان ابن عمر یری الخوارج شرار الخلق قال انہم عمدوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا فی المسلمین فقیر کے پیش نظر رہتا ہے خداوند عالم مجھے خوارج کی اتباع سے محفوظ رکھے سلف صالح اہلسنت کا پیرو بنائے رہے آمین۔ تحریر سامی مطالعہ کرنے کے بعد التماس ہے کہ میرے کل استفسار وں کے جواب مسلسل مرحمت ہوں رد و قدح منظور نہیں تعین امور مقصود ہے

عرض اخیر یہ ہے کہ عہود انشاء اللہ تعالیٰ پیش نظر ہیں اور جن امور کو حضرت والا حضرت نے مکرر سہ کرر مشتہر فرمایا اُن سے تو کبھی نہ تعرض کیا ہے نہ اب تعرض کرنے کا ارادہ ہے۔ تحریر جناب ملاحظہ کرنے سے اطمینان ہو گیا فبہا ورنہ غور و فکر رہے گی طلب حق میں کوتاہی نہ ہو گی وما توفیقی الا باللہ۔ زیادہ ادب - فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

دسواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط نہم و ردِ باقی شبہات مولوی عبد الباری صاحب

۱۹ ذی القعدہ کو لفافہ رجسٹری رسید طلب روانہ ہوا ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا اولٰنا سلام علیٰ مولٰنا - کل قریب مغرب نامی نامہ آیا مگر محض خلاف امید و موافق توقع آیا باوصف عہود نزاکت طبع سے ڈرتا ہوا بہت منت سے گزارش کرتا اور امید سماع قبول و انصاف رکھتا ہوں۔

(۶۳) نیاز مند کے ۶۲ نمبروں سے کسی ایک کا اصلا جواب نہ عطا ہوا نہ یہی فرمایا کہ صحیح و مقبول ہیں۔ کیا اُن میں بہت سے شرعی حرجوں کا بیان نہ تھا انصاف گرامی سے یہی مامول کہ اُن کے جواب سے سکوت کا منشا اُن کی صحت ہے مگر عہد اول میں اُن کا قبول فرمانا تھا اُس سے محروم فرمایا۔ تقصیر معاف یہ نمبر ۱۳۹ ہوا۔

(۶۴) اُن میں متعدد استفسار واقعیت سے تھے جن کا انکشاف بیان جناب ہی سے ہوتا اُس کے اظہار سے بھی اعراض فرمایا یہ عہد دوم کے خلاف اور نمبر ۱۴۰ ہوا۔

(۶۵) قطع نظر اس سے کہ میں نے جناب کی نسبت کوئی ناحق الزام شائع کرنا در کنار نہ کہا نہ لکھا نہ بیان حکم شرعی سے زائد کوئی سخیف کلمہ آپ کی نسبت لکھا یا در برخلاف اس کے جناب نے زمانہ وغیرہ میں جو الفاظ عنایت و کرم اس خیر خواہ دیرینہ اپنے والد ماجد کے دوست قدیم کی نسبت تمام ہندوستان میں شائع فرمائے اور حضرت حامی سنت مولنا سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو لکھکر بھیجے (حالانکہ وہاں میرا کوئی ذکر نہ تھا آپ کا اُن کا مکالمہ اور عبدالماجد کے کفر کا تذکرہ تھا) یہ تمام امور مخفی نہیں میں نے کبھی ان باتوں کی شکایت تک نہ کی باایں ہمہ وہ کچھ بھی تھا اس اخلاص جدید سے پہلے کا تھا اب اُس کا تذکرہ نہ صرف زائد بلکہ محض فضول تھا مگر اس خط میں فرمایا یہ عہد سوم کے خلاف اور نمبر ۱۴۱ ہوا۔

(۶۶) نیاز نامہ میں متعدد جگہ استشہاد تھا ادائے شہادت سے سکوت فرمایا یہ عہد چہارم کے کہ ارشاد الٰہی کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم پر عمل ہوگا خلاف اور نمبر ۱۴۲ ہوا باادب گزارش کہ پہلی ہی بار آٹھ ہی سطر کے خط میں چاروں عہد خاطر شریف سے اُتر گئے الانسان للنسیان امید کہ آئندہ ضرور احتیاط فرمائیں گے۔

(۶۷) فرمایا تعین امور کی غرض سے قلم تو اٹھایا سبحن اللہ قطع نظر اس سے کہ تعین امور تو فہرست ۱۰۱ نے کر دیا یہ تفہیم جناب کے لیے تبین امور ہے کیا خوب فرمایا کہ قلم تو اٹھایا یعنی اتنی ہمت تو ہوئی اس کا حال وقائع عدیدہ سابق و لاحق اور خود اس بار جناب کے سکوت محض عن الجواب سے لائح وللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی۔

(۶۸) پھر فرمایا ردتکبر کی بجائے ردتکبر نہیں کو باور کرلیا مگرما اب یہاں کیا کہوں مگر انا للہ و انا الیہ رجعون آپ کے خط ۲۸۔ شوال کے صاف لفظ یہ ہیں رد کو میں تکبر نہیں سمجھتا ہوں یہ آپ نے رد کو کہا کہ تکبر نہیں یا میں نے بنالیا اپنے ہی کلام میں تحریف اور اتنی غلیظ و کثیف شاید یوں ہوئی ہو کہ اپنے کلام میں متکلم کو ہر تبدیل کا اختیار ہے نہ کا ہاں بنالینا کیا دشوار ہے یہ نمبر ۱۴۳ ہوا۔

(۶۹) یہ میں روز اول سے جانتا تھا کہ جہاں آپ پر رد شدید و لاجواب وارد ہوا اور آپ نے فرمایا دیکھو یہ تکبر کرتا ہے ہم اس سے بات کرنا نہیں چاہتے اور ابھی خط ۱۳ ذی القعدہ میں بعض احباب کی پیشین گوئی عرض کرچکا کہ جناب رد کو پھر تکبر ٹھہرا کر جواب عطا نہ فرمائینگے مگر اتنا خیال نہ فرمایا کہ رد اگر تکبر ٹھہرا تو صحابہ کرام سے آج تک کے تمام ائمہ و علما معاذ اللہ متکبرین ٹھہریں گے اور مولوی عبدالحی صاحب کی تذکرۃ الراشد تو ہمہ تن تکبر مجسم تکبر سراپا پیکر تکبر بنا کر بھی بس نہ کریگی یہ نمبر ۱۴۴ ہوا۔

(۷۰) پھر فرمایا اب خدا سے دعا ہے عبارت تحریر حضرت صادق ہو اور دوسری شہرت کا ذبہ وہ شہرت کا ذبہ یہ بھی کہ مناظروں میں ابتدائی مراحل طے کرنے میں وقت صرف کردیا جاتا ہے کیا جناب کو اصل مقصود کے یہ مباحث جلیلہ بالائی ابتدائی نظر آتی ہیں یا خدانا کردہ شاک وشاك فی انہ شاك ہو کر تحصیل حاصل کی دعا فرماتے ہیں کیا یہ نمبر ۱۴۵ نہ ہوا۔

(۷۱) فقیر کے ۶۲ نمبروں سے ایک کا بھی جواب نہ دیکر مجھ اثر ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے تعریض فرمائی جاتی ہے مگر بیمری آپ کی

کوئی مباینت نہ تھی مخلصانہ مفاہمہ تھا پہلے آپ حدیث کا مطلب فقیر سے
سمجھ لیتے تو کچھ گناہ نہ تھا کبھی ناقص طالب علم ایک بات سمجھ لیتا ہے جو
ایک علامۃ الدہر کی سمجھ میں نہیں آتی حاشا بلا تشبیہ بلا تمثیل انھیں ابن
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی حدیث فوقع الناس فی شجر البوادی نظر
سے مستور نہ ہوگی خوارج خذلہم اللہ تعالےٰ وہ آیات کریمہ جن میں اوصاف
خاصہ کفر واحکام مخصوصہ کفرہ مثل تحکیم طاغوت وشرک فی الحکم ونفی
شفاعت وسلب ایمان وخلود فی النار ونحوہا مذکور ہیں مسائل تحکیم
جائز وقتال اجتہادی مسلمین وارتکاب کبیرہ وغیرہا میں نہ صرف عامہ
مسلمین بلکہ سرداران مسلمین امیر المومنین مولیٰ علی وام المومنین وحضرت
طلحہ وزبیر وامیر معٰویہ وعمرو بن عاص وابو موسی اشعری وغیرہم صحابہ کرام
رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر ڈھالتے تھے اخذھم اللہ بذنوبھم ان
اخذہ الیم شدید اسے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا اور یہی
دونوں امام الوہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی خذلہما اللہ
تعالےٰ نے کیا اور اب اُن کے اوتاب وہابیہ و دیوبندیہ قاتلہم اللہ تعالےٰ
کررہے ہیں یہ بحکم حدیث شرار الخلق ہیں اور خوارج ملعونین کے ناپاک
چیلے اعاذنا اللہ تعالیٰ من شرھم وشر امثالھم اجمعین آمین
نیاز نامہ فقیر میں اٹھائیس آیات کریمہ ہیں یا اُن کے پارے اور چار
اقتباس جملہ ۳۲ - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اُن میں کونسی آیت یا اقتباس
وصف خاص کفر یا حکم مختص کفار پر مشتمل ہے جسے میں نے معاذ اللہ
مسلمانوں پر ڈھالا - آیہ کریمہ میں کسی خصلت مذمومہ کو کافروں میں
بیان فرمایا ہو جو خود کفر نہیں کیا آیت اُس کی مذمت پر دلالت

نہ فرمائے گی اور اُس کے ذم میں تلاوت کریمہ حرام ہو جائے گی یا کسی جرم غیر کفر پر کوئی وعید غیر وعید کفر فرمائی ہو اگرچہ اُس کا صدور اُس وقت کفار ہی سے ہوا ہو اُس جرم سے مسلمانوں کو تہدید اور انھیں اطلاع وعید جرم قرار پائے گی کہ کسی امر شنیع سے کہ فی نفسہ کفر نہیں منع فرمایا اگرچہ اُس وقت خطاب کفار ہی سے تھا وہ نہی کافروں سے مخصوص ٹھہرے گی مسلمانوں کو انھیں کی حکم سازی شرار الخلق میں داخل کرے گی یوں ہے تو تمام کتب اصول سے یہ مسئلہ چھیل ڈالیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا پہلے بھی اس پر تنبیہ کر چکا تھا مگر جناب کو یاد نہیں رہتا۔

(۲۷) یا للعجب اگر ایسی تلاوت و اقتباس پر آپ کا یہ جبروتی حکم صادق ہو تو صحابہ کرام سے اب تک ہر قرن و طبقہ کے ائمہ و علما معاذ اللہ شرار الخلق میں داخل اور متبع خوارج اراذل قرار پائیں گے دور کیوں جائیے ! مولوی عبدالحی صاحب کے فتاوے جلد اول طبع اول صفحہ ۵۴۴ میں ان مسلمانوں پر کہ جہر بہ آمین والوں کو مسجد سے نکالتے ہیں آیہ کریمہ ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا الی قولہ تعالیٰ لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم ۝ ڈھالی حالانکہ یہ ڈھالنا بھی محض غلط و باطل اور نہ صرف ان سنی حنفی مسلمانوں بلکہ امام عینی ومحقق زین بن نجیم، علامہ محمد بن علی صاحب درمختار وغیرہم اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ پر عائد و آئل ب اسی طرح صفحہ ۳۴۱ میں اُن پر جنھوں نے ایک پرانی مسجد جس کی چھت گر گئی تھی اُس کی دیواروں کے عملہ سے ۵-۷ گز کے فاصلہ پر مسجد جدید بنانی چاہی یہی آیت اُتارتے ہیں ج ایک

مسجد مسمار ہوگئی کچھ لوگوں نے اُس کی تعمیر شروع کی ایک شخص مدعی ہوا کہ یہ میرے دادا کی بنائی ہوئی ہے اُس کے ہدم و تعمیر کا حق مجھکو ہے میں تمہاری عمارت گرادوں گا صفحہ ۳۷۳ میں اُس پر بھی یہی آیت اُتاری۔ د جو اہلسنت حق سبحنہ کو عرش پر نہیں مانتے اُن پر جلد دوم صفحہ ۲ میں یہ آیت کہ مرتد یا مشرک کے بارے میں اُتری ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۝ تقریبًا ڈھالی ۷ و جن لوگوں نے کوئی قانون خلاف شرع مقرر کیا (جو آج مدتوں سے عام اسلامی سلطنتوں اور خود سلطنت ترکی میں موجود ہے) اُن پر جلد ۲ صفحہ ۶۰ میں آیۂ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الفسقون ۝ و کریمۂ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الظلمون ۝ کہ کفار اہل کتاب میں اُتریں ڈھالیں ز خود آپ کے فتاوے صفحہ ۳۲۷ میں مقلد کے بُرا کہنے پر اس آیت کا اقتباس پڑھا جو شیاطین یہود و نصاری میں اُتری اضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل ۝ ح نیز صفحہ ۳۴۲ میں جہر بہ آمین والوں کو مسجد سے نکالنے پر وہی آیت ومن اظلم سے ولهم فی الاخرة عذاب عظیم تک پڑھی ط نیز صفحہ ۳۸۷ میں اُس پر کہ کوئی امر تقرب جدید نکالے ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله اُتاری۔ ی نیز صفحہ ۴۰۲ میں مرتکبین بدعات پر آیت من حاد الله ورسوله ڈھالی تلك عشرة كاملة تو آپ کے نزدیک مولوی محمد معین و مولوی عبد الحلیم و مولوی عبد الحی و مولوی محمد نعیم صاحبان وغیرہم علمائے فرنگی محل اور اُن کی تقریر و قبول و اشاعت سے خود آپ شرار الخلق سے ہوئے اور

غارجیوں کے گرگئے یہ نمبر ۱۴۶ ہوا۔

(۴۳) اشد ظلم یہ کہ آپ کے فتاوے صفحہ ۳۸۷ میں یہ لکھکر کہ غیر مجتہد عابد و زاہد یعنی مشائخ و صوفیہ حکم عوام میں ہیں اُن کا کلام کسی گنتی شمار میں نہیں وہ جو نئی بات تقرب کی نکالیں اُس میں جو اُن کی پیروی کرے گا اُس نے اُنھیں خدا کا شریک و معبود بنا لیا یہ آیہ کریمہ پڑھ دی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ یہ تو فقط کافروں میں اُتری ہی نہیں خاص اُن کے کفر کا بیان ہے اب حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما برمحل یاد کیجیے اور شرار الخلق سے ہونے اور خوارج ملعونین کے چیلا بننے کی خبریں کیسے دیکھیے مشائخ کرام و صوفیہ عظام اور اُن کے متبعین اہل اسلام کے ساتھ گستاخی کرنے اُسے اشاعت دینے کی شامت کتنی جلد ظاہر ہوئی تری القذاۃ فی عین اخیک ولا تری الجذع فی عینک یہاں تو بفضلہ تعالےٰ تنکا بھی نہ تھا وفی عین المقابل خشب مسندۃ یہ کتنا بھاری نمبر ۱۴۷ ہوا۔

(۴۷) پھر فرمایا تحریر سامی مطالعہ کرنے کے بعد التماس ہے کہ میرے کُل استفساروں کے جواب سلسل مرحمت ہوں اولا کیا یہ شرط تھی میں نے تو آسانی جانبین کے لیے بتدریج ذکر کرنے کا قصد کیا تھا میں خط ۴ شعبان میں عرض کر چکا تھا کہ ہار جیت مقصود نہیں میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان میں جو بے غائلہ ثابت ہو جائے اُسے تسلیم کرنیکو تیار ہوں۔ یہ میرا انصاف ہے آپ اللہ کو مانکر یہ انصاف کیجیے کہ جہاں جہاں غائلہ دیکھیے اُن سے فوراً توبہ شائع فرمائیے۔ بعض

اگر زیر بحث رہیں اُن کے فیصلے پر قطعی و مسلم سے توبہ کو موقوف نہ رکھیے
کہ یہ پھر عناد و اصرار ہوگا اور جن میں شبہہ لگے مکابرہ نہو جس کی نظیر
پہلے گزارش کرچکا ہوں اتنی تنبیہ صریح اور مسئلہ شرعیہ کی تشریح
سُن کر بھی وہی ضد کہ نہیں تمام ابحاث ایک ساتھ لکھدے اُس
کے بعد دیکھا جائے گا یعنی ؎

ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے   یہ بھی کرلیں گے جو فرصت ہوگی

شرع مطہر کے تو موافق نہیں یہ نمبر ۱۴۸ ہوا - ہاں یہ فرمایئے کہ ۶۲
نمبر مذکور سب غلط ہیں لہذا زائد کی خواہش ہے - مگر ما سکوت
واعراض کا پردہ عجب شے ہے ؏

خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمی آید

قصور معاف ذرا اُن قاہر ایرادوں کے حضور زبان شریف کھول تو
دیکھیے ابھی حال کھُلا جاتا ہے وباللہ التوفیق -
(۵ ۷ تا ۸ ۷) ثانیاً تمام خطوط شریفہ میں صرف پانچ ادعا تھے
جن کو جناب استفسارات سے تعبیر فرماتے ہیں ۱ خط نمبری ۱۳۲۴
میں نفی اصل ایمان نہ تھی بلکہ نفی کمال ب استحلال معصیت قطعیہ
مطلقاً کفر ہونا خلاف تحقیق بحر العلوم ہے ج وہابیہ دیوبندیہ مسلمان
ہیں ان کے ساتھ اب وجد کے یہ برتاؤ تھے د فلاں رافضی تبرائی
نہیں علاوہ بریں باپ دادا کا اُن سے خلا ملا تھا ہ اب وجد کو
ہنود سے اتنا احتراز نہ تھا جتنا نصاری سے ہم اُن سے مدارات
کو ممنوع قرار نہیں دے سکتے ہاں غلو و تعظیم سے توبہ کر سکتے ہیں اوّل کا
جواب روشن از آفتاب معروض ہوچکا دوم کا کافی جواب پہلے ہی

نیاز نامہ ۱۹ ماہ مبارک میں گزارش ہولیا اور تحقیق شافی بعونہ
تعالیٰ ایک مبحث مستقل میں عرض کرونگا اگر جناب مفاہمہ سے
عدول نہ کریں اُن ۱۰۱ میں مدارات کا لفظ تک نہ تھا سب غلو
وتعظیم ہی تھے اُن سے آپ توبہ کر سکتے ہیں مگر کرنی منظور نہیں
ورنہ توبہ اور آیندہ پر اُٹھا رکھنا یعنی چہ یہ نمبر ۱۴۹ ہوا باقی میں
کونسی بحث علمی ہے کونسی حجت شرعی ہے صرف باپ دادا کے
افعال سے استناد یا آفتاب، کا انکار کہ فلاں منکر خلافت بترائی
نہیں یہ کہنا بعینہ ایسا ہے کہ فلاں نجس العین ناپاک نہیں یہ نمبر ۱۵۰
ہوا معہذا اکفر روافض زمانہ میں بفضلہ تعالیٰ فقیر کا لاجواب رسالہ
رد الرفضہ ۱۳۲۰ھ ۱۹ برس سے شائع ہے اور کفر وہابیہ دیوبندیہ پر علمائے
کرام حرمین شریفین (جن کی تحقیق آپ کے یہاں کی تحقیق سے عام
مسلمین کے نزدیک ارجح و اعلیٰ ہے) اجماع فرما چکے اور میرے
یہاں کے کتب و رسائل مثل تمہید ایمان و حسام الحرمین و وقعات السنان
و ادخال السنان والموت الاحمر وکشف ضلال دیوبند شرح الاستمداد
وغیرہا نے بحمدہ تعالیٰ کوئی دقیقہ اظہار حق کا اُٹھا نہ رکھا مرتدین کو
کچھ بناتے نہ بنی خود اپنے کفروں کی تاویل میں جو حرکت مذبوحی
کی اُنھیں کے منہ پر پڑی اور آج تک جواب نہ دے سکے اس کے
بعد بھی آفتاب کو چراغ دکھانے کی کچھ حاجت رہی۔ بفرض باطل اگر
آپ اُن کے کلام میں کوئی تاویل تراش سکیں تو اُن مرتدین کو کیا نفع اور
اُن کا کفر کیونکر دفع کہ اُن کی یہ مراد ہوتی تو برسوں پیٹے اوگل نہ دیتے ضرور
اُن کی مراد معنی کفر ہی تھے اور وہ کافر۔ درمختار میں ہے لخذ لو نیتہ

ذلک مسلم ولا الم ینفعہ حمل المفتی علی خلافہ پھر آپ کا کونسا شبہ باقی رہا جس کے جواب کی ہوس ہے ہاں ایک وہ کہ مفسر نہ ہیں تو صحابہ معاذاللہ مرتکب کبائر و فساق ٹھہریں یہ نہ صرف ائمہ حنفیہ پر آپ کی ضرب ناکام ہے نہ فقط اصحاب صفین رضی اللہ تعالی عنہم پر سب و دشنام بلکہ خود حضرت ام المومنین و حضرات علیہ طلحہ و زبیر کی توہین تام ہے جلد توبہ کیجیے دیر حرام ہے لطف یہ کہ خود بحرالعلوم کی تصریح سے یہ آپ کی ہوس خام ہے سمجھ میں نہ آئے تو درخواست فرمایئے بعونہ تعالی صاف واشگاف کر دینا میرا کام ہے یہ نمبر ۱۵۱ تا ۱۵۳ ہوا اب بفضلہ عزوجل آپ کے تمام خطوط کا جواب ہو گیا کوئی حرف ضروری باقی نہ رہا اب تو آپ کی یہ ضد بھی پوری ہو گئی اب تو جملہ مباحث سابقہ و لاحقہ کا نمبروار جواب دیجیے۔

(۷۹ و ۸۰) ثالثاً باپ دادا سے استناد کا جواب ابھی خود آپ کے فتاوے سے گزرا کہ غیر مجتہد مشائخ کے قول فعل کوئی چیز نہیں جبتک مطابق کتاب وسنت ہونا نہ ثابت ہو مگر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے اب وجد کو دیوبندیوں کے ان کفروں پر اطلاع نہ ہوئی ہوگی تو اُن کا برتاؤ بعد ظہور امر کیا حجت رہا ۱۳۰۸ء تک کہ میں نے سبحن السبوح لکھا خود مجھے اُن کے کفروں پر اطلاع نہ تھی ولہذا جبتک اُن پر صرف لزوم کفر لکھا اس کی بھی ایسی ہی ضد ہے تو ان شاء اللہ العزیز ممکن کہ میں خود آپ کے اکابر کی تصانیف سے ثابت کر دوں کہ وہابیہ کافر ہیں اور روافض کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور یہ کہ اُن کے ساتھ آپکے اکابر کے کیا برتاؤ رہے مگر یہ توجب ہو کہ آپ کچھ بولیں بھی ہیں

کہتا جاؤں اور آپ خاموش محض اس سے کیا نتیجہ۔ سبھی مباحث بعونہٖ تعالیٰ لیجیے مگر تحریری اقرار حتمی حلفی دیجیے کہ ان مباحث اور اُن آیندہ سب کا نمبروار جواب دیجیے گا یا قبول کیجیے گا وباللہ التوفیق ورنہ میں تو کام پورا کر چکا وللہ الحمد۔

پھر فرمایا رد و قدح منظور نہیں تعین امور مقصود ہے رد منظور نہ ہونا سخت عجیب اگر تعین سے آپ کی مراد شک سے تصریح ہی ہے تو وہ کیا بے رد و قدح کے محض اتفاقی القلب سے ہوجائیگا مفاہمہ کیا یوں ہوتا ہے میں نے خط ۲۵ شوال میں عرض کیا تھا کہ اگر یہ مراد کہ خطاب سابق میں رد تھا وہ تکبر ہوا تو اس کا ارادہ مکالمہ آیندہ سے منع ہوگا کہ ان مقدمات کے بعد رد کی ہی باری ہے اس کے جواب میں جناب نے خط ۲۸ شوال میں تحریر فرمایا کہ رد کو میں تکبر نہیں سمجھتا ہوں میں نے آگاہ کر دیا کہ آیندہ رد ہی ہوگا۔ آپ نے اقرار کیا کہ اُسے تکبر نہ سمجھیں گے جب رد سامنے آیا تو اب یہ فرمانا کہ رد منظور نہیں کیا خبر دیتا ہے سمجھ لیجیے۔

پھر فرمایا تحریر جناب ملاحظہ کرنے سے اطمینان ہوگیا فبہا ورنہ غور و فکر رہے گی، جناب کے نزدیک شاید مفاہمہ باب مفاعلت سے نہیں مفاہمہ تو یہ ہوتا کہ آپ میرے ایرادات پر تفصیل وار نظر فرماتے جس سے جواب خیال میں آتا سامنے لاتے اُس پر مجھے جو عرض کرنا ہوتا کرتا یونہیں مکالمہ چلتا یہاں تک کہ بالآخر یا میں سمجھ لیتا کہ میرا فلاں ایراد غلط ہے اور میں حسب وعدہ اُسے فوراً گم کر دیتا یا آپ سمجھ لیتے کہ آپ کا جواب غلط اور الزام آپ پر قائم ہے اُس سے حسب وعدہ

آپ توبہ فرماتے نہ کہ ایرادات پر محض مُہر بر دہان رہیے۔ نہ معلوم آپ کیا سمجھے کیا نہ سمجھے نہ یہی کھلا کہ الزامات مقبول یا اُن سے عدول۔ اور عدول ہے تو وجہ سے یا بلا وجہ۔ اور وجہ سے تو وہ وجہ موجہ یا ناموجہ اور غلطی میری ہے یا آپ کی یہ کیا خاک مفاہمہ ہوا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میں پھر عرض کرتا ہوں اور دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ مفاہمہ پر رہیے اُس سے عدول نہ فرمایئے بعض نمبر وہ ہیں خصوصاً نمبر اول کہ جبتک جناب اُس کا صاف صاف پورا جواب باالنصاف نہ دیں جناب کے ذہن میں شاید یہ بھی نہ آئے کہ اُس کی تہ میں کتنا عظیم انکشاف حق رکھا ہے جس کے بعد بہت سے ابحاث کی حاجت ہی نہ رہے اور حق آفتاب سے زائد روشن ہو جائے یا جواب جناب میں کمی رہتی تو میں کھول دیتا کہ آخر دوستانہ مفاہمہ ہے نہ کہ مخاصمہ بطور خود گُپ چُپ سمجھ لینے میں یہ مطالب علمیہ کیونکر کھُلیں اور حق کیسے واضح ہو۔ آپ خدا کے لیے وہ مفاہمہ جس کا آپ اقرار اور خود شہروں شہروں اشتہار فرما چکے اُس سے عدول نہ فرمایئے میں بقسم کہتا ہوں کہ جس امر میں حق آپکی طرف ظاہر ہوگا اُسے کم کر دینے میں مجھے باک نہ ہوگا جیسا کہ بارہا لکھ چکا ہوں اور اسی پر آپکا بھی عہد ہے پھر اُس سے اعراض کیا معنے۔ مگر ما اب تک آپکو میرے اخلاص کا احساس نہیں آپ نہیں جان سکتے کہ مجھے کتنا ناگوار ہوتا ہے جب ناظرین کہتے ہیں جواب نہ ہو سکا اور نفس نے حق تسلیم کرنے نہ دیا ناچار سکوت محض کیا۔ میں اب تک اُنھیں امید دلائے

جاتا ہوں کہ وقت کی بات ہے اختلاف حالات ہے قبض و بسط ہوا ہی کرتے ہیں وہ ضرور جس سے جواب ممکن ہوا دیں گے ورنہ حسب عہد واثق قبول کرینگے اللہ سچ کرے آمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین اٰمین - شب ۱۹ ذی القعدۃ الحرام لیلۃ الثلثاء ۱۳۳۹ھ ہجریہ غراء - جواب شب ہی ہو گیا تھا ممکن تھا کہ صبح سات بجے کی ڈاک سے حاضر کرتا مگر جی نے نہ چاہا کہ ایسا خط بے رجسٹری جائے وہ ۱۰ بجے کے بعد ہو گی اور شہروں کی ڈاک یہاں صرف سات ہی بجے جاتی ہے ایک دن ڈاک خانے میں رہکر کل صبح روانہ ہو گا ان شاء اللہ جل وعلا -

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

تمت

وبالخیر

عمت

جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

آج وہ کون ہی جو اِس مبارک جماعت سے آگاہ نہیں اس مقدس جماعت مبارکہ نے جو بیش از بیش دینی خدمات انجام دی ہیں ظاہر و باہر عالم آشکار ہیں بفضلہ تعالےٰ اس کی دیانت و امانت روز روشن کی طرح روشن ہی۔ تین سال اس کے قیام کو ہوئے تینوں سال کی روداد تیار ہی کہ جو صاحب جس وقت چاہیں اُس کے صاف پاک حسابات دیکھ لیں۔ جانچ لیں نیز دفتر ہر وقت حساب سمجھانے کے لیے تیار ہی۔ آن را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

ضروری گزارش

نہایت افسوس سے عرض کیا جاتا ہی کہ باوجود ان ضروری سے ضروری اہم سے اہم کارہائے دین کے انجام دینے اور حسابات شائع کرکے اطمینان کرا دینے کے بھی آپ حضرات نے جماعت مبارکہ کی طرف وہ توجہ نہ فرمائی جس کی وہ مستحق ہی۔ بہت استعجاب ہوتا ہی جب یہ دیکھا جاتا ہی کہ جہاں محض نمایشی کام ہوتا اور درحقیقت پیٹ سے کام ہوتا ہی جہاں باوجود چند در چند کوششوں اور کتنے ہی تقاضوں پر حساب نہیں دیا گیا۔ دس ہزار اور بیس ہزار اور پچاس ہزار کے غبن اخباروں میں شائع ہوئے شاہانہ خرچ مثلاً فرسٹ کلاس میں سفر تین دن میں ایک سو بیس بلکہ ایک دن میں ترانوے روپے کھانا بلکہ ایک گھاس پات کھانے والے کا ایک دن میں نو روپے چٹ کر جانا ایک شخص کے صرف استقبال میں پانسو اُڑا دینا چھپا ہو یہاں آپ حضرات کا ہاتھ نہیں رکتا اور دینی کام جہاں ہر طرح کا اطمینان تام ہو وہاں اگر مگر چون و چرا فالی اللہ المشتکے مسلمانو! للہ ہوش میں آؤ۔ والسلام

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ رسالہ ہدایت قبالہ ناصح عجالہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا حق کو چمکانے والا آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے عذر عاطل و لاطائل کو فی النار کرنے والا کتاب نفیس و جلیل و مبارک

مسمّٰے بنام تاریخی

الطاری الداری
لہفوات عبد الباری

۱۳۳۹

کا

حصہ سوم

مؤلفہ حضرت مولٰنا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب

قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی

باہتمام جناب مولٰنا مولوی حاجی محمد حسنین رضا خاں صاحب حسنی مدظلہم

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

بار اول ۵۰۰ جلد　　　　بدر قم　　　　قیمت ۱۲؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط دہم مولوی عبد الباری صاحب مشعر خوف شدید از مفاہمہ

۱۶ ذیقعدہ ۳۹ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرنگی محل لکھنؤ

حامدا و مصلیا و مسلما

مولانا و بالفضل اولانا دام مجدہٗ - السلام علیہ - رجسٹری وصول ہو چکی - جواب ارسال کیا جا چکا تھا جب حضرت کا لفافہ ملا جس پر لکھا تھا کہ رجسٹری سے پہلے اسے ملاحظہ فرمایئے امر محال کی تکلیف تھی تعمیل ہو نہ سکی جناب اطمینان رکھیں فقیر ہمیشہ طالب حق رہے گا البتہ خدا نہ کرے جناب کی نفسانیت اگر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی تو پھر اعراض ہی مناسب ہوگا - اس قدر عرض ہے کہ مجیب کو سائل نہ ہونا چاہیے اپنے منصب کو ملحوظ رکھنا چاہیے - بعد تنبیہ اگر ادب نہ ہوا تو یہ بھی دلیل نفسانیت و مجادلہ کی ہے والسلام فقط

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم مظفر علی محرر

۱۸ ذی القعدہ کو آیا ۱۲

گیارہواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط دہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ انتظار رجسٹری میں یہ بھی نفع ہوا کہ کمال معذرت نامہ فقیر کے جواب میں جناب کا تنبیہ نامہ تادیب نامہ تشریف لانے کے بعد اس کا جواب بھی اسی رجسٹری میں حاضر کر سکا وہا ہو ذا -

۱۹ ذی القعدہ اسی لفافہ میں رجسٹری ہو کر ۱۲

(۸۵) قصور معاف جناب کو وہم مناظرہ گزر کر سخت اضطراب و پیچ و تاب نے یہ لکھوا دیا کہ مجیب کو سائل نہ ہونا چاہیے اپنے منصب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ جناب کے دشمن سراسیمہ نہوں دست پاچہ نہوں حواس باختہ نہوں یہ اگر مناظرہ ہوتا تو جبتک جناب غاصب نہ ہوتے (جیسا غالباً شاید واقع ہولیا) جناب کا درجہ ایک منکر سے زائد نہ رکھتا مگر یہ تو باتفاق جانبین مناظرہ نہیں۔ میرے خط ۹ شوال میں ہے کلام (معاذ اللہ مکابرہ نصیب اعدا) مناظرہ بھی نہیں کہ دو جہت چاہتا ہے بلکہ صرف ایک جہت احباب کا علمی مذاکرہ آپ کے خط ۲۸ شوال میں ہے یہ مناظرہ نہیں بلکہ مفاہمہ ہے یکجہتی کے ساتھ مفاہمہ باہمی و مذاکرہ علمی میں یہ قیود کیسے۔

(۸۶) جب مناظرہ نہیں اور میں نے خط نہم میں پہلا عہد آپ سے یہ مانگا تھا کہ سائل کو صائل معین کو مہین تصور فرما کر کیفما امکن مدافعت مقصود نہ ہو گی اور جناب نے خط ۲۸ میں بکمال مہربانی سب عہد بے کسی تغیر و ترمیم کے قبول فرمایے کہ جناب کے خط نہم میں جو چار امر کا عہد مسئول ہے مجھے قبول ہے واللہ علیٰ ما نقول وکیل قبول فرما کر عہد دکھا کر اللہ عزوجل کو اُس پر وکیل بنا کر پھر یہ اضطراب وعدول کیا نمبر ۴ ۱۵ نہیں۔

(۸۷) پھر یہ گھبراہٹ بھی محض وہم پر جس کے لیے خارج میں اصلا نشا نہیں واقعات کہ آپ پر وارد آپ سے صادر اور بے آپ کے بیان کے اُن کا انکشاف متعذر کشف حق کے لیے آپ سے اُن کا استفسار کونسا جرم ہے ہاں برخلاف عہد یہ اُن کے چھپانے کا حیلہ ہو تو یہ آپ کی فضیلت سے بعید ظلم ہے۔ ہاں اکثر الزامات و احکامات

لفظاً رنگ سوال میں دیکھیے گا مثلاً کونسی دیانت تھا۔ کونسا دین ہے۔ کیا وہی آڑے نہ آیا۔ غالب آئی اور کیسی آئی۔ کیا یہ مسلمان کی شان ہی۔ کیا یہ نیچریوں کا شدید کفر نہیں۔ کیا حنفیہ کا معاذ اللہ یہی مذہب ہی۔ یہ اسلام سے کتنا تعلق رکھتا ہے۔ کیا یہ صریح تین کفر نہیں یہ اتنے نمبر ہوے۔ کیا آپ واحد قہار کو یہی جواب دینگے۔ یہ کتنا بھاری نمبر ہی۔ اس اقرار میں عذر کیا ہے۔ کچھ بھی سمجھکر کہی۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہر ادنیٰ خواں ذی عقل جانتا ہے کہ یہ حقیقۃً سوال نہیں ہوتا بلکہ اصطلاح علمی میں کچھ اور کہلاتا ہے کیا حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین کا کفار سے فرمانا ءانتم اعلم ام اللہ نیز حضور کا فرمانا آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ٥ نیز حضور کا ارشاد قد جاءکم رسل من قبلی بالبینت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقین ٥ وامثال ذلک کثیر وبثیر کیا یہ حقیقۃً سوال تھے پھر وہی عرض آتی ہی کہ کچھ بھی سمجھکر کہی۔

(۸۸) نیز فرمایا فقیر ہمیشہ طالب حق رہے گا یعنی امر حق تک کبھی نہ پہنچیگا البتہ خدا نہ کرے جناب کی نفسانیت اگر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی تو پھر اعراض ہی مناسب ہوگا۔ بعد تنبیہ اگر ادب نہ ہوا تو یہ بھی دلیل نفسانیت ومجادلہ کی ہے جناب کی تنبیہ سر آنکھوں پر جناب کی تادیب ہمارا مفتخر۔ مگر للہ جناب تمام کفریات وضلالات ونکالات سے سچی صحیح مستقیم توبہ فرمالیں جناب ہی کے بھلے کو عرض ہے۔ فقیر ایک چھوٹے درجہ کا مسلمان ہے نفس بشری رکھتا ہے اپنا قصد ہمیشہ بعونہ تعالےٰ للّٰہیت کا ہے ولہ الحمد مگر مکائد نفس بہت دقیق ہوتے ہیں میری کیا حقیقت

مدلقین اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اگر بعض نوائد میں اس کا کچھ شائبہ ہو جائے تو مولے تعالٰے سے عفو ماسئول اور اصلاح مسئول وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم ٥ اگر جناب کے جوف میں ایسا نفس مطمئنہ ہو جس کے شر و مداخلت سے آپکو اطمینان کامل ہے جس کے کارنامے سالہا سال سے عیاں و مشتہر ہیں تو ہر ایک کب اس مرتبہ کا واصل ہے مگر یہ تو ارشاد ہو کہ میری نفسانیت آپ کی للٰہیت کو کیوں زائل کر دے جب میں حق کہوں اگرچہ آپ کے نزدیک کسی نیت سے کہوں تو آپ کو قبول حق سے کیوں اعراض ہو کیا یہ عذر عنداللہ مقبول ہو سکتا ہے کہ اس نے نفسانیت سے کہا تھا لہذا ہم باطل پر اڑے رہے اور حق کو قبول نہ کیا یہ نمبر ۱۵۵ ہوا کرم ماٮ ٥

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نوشتست پند بر دیوار

میں اس اعراض پر کریمہ فمالھم عن التذکرۃ معرضین ٥ تلاوت کروں تو پھر آپ چونکیں گے کہ دیکھو یہ کافروں میں آ رہی اور بعد کے تصور سے اور نفرت فرمائیں گے لہذا جناب ہی پر اس کا فیصلہ رکھتا اور دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ میرا نفس نہ دیکھیے حق پایئے تو اپنی للٰہیت سے قبول ہی فرمایئے۔ مگر ما ان ناظرین کو کیا کروں جو کہتے ہیں وہ دیکھیے پیش بندی کے لیے فرار کی گلی رکھ لی کہ جواب نہ دیں اور فرما دیں کہ ہم نے تو نفسانیت کے سبب اعراض اختیار کیا نہ کہ عجز کے باعث سکوت و فرار کیا۔ ہم نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ نفسانیت ہوئی تو اعراض ہوگا۔ رہا ثبوت وہ زبان کی نوک پر ہے جسے چاہا ثابت کہدیا۔ یہ

اُن کا خیال ہے خدا نہ کرے کہ ایسا ہو بلکہ جناب حسب عہد واثق فوراً قبول حق فرمائیں کہ اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی رضا ہو آمین واللہ الموفق والمعین وبہ ثم بالحبیب نستعین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ و ابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ١٩ ذی القعدۃ الحرام یوم الثلثاء ١٣٣٩ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

خط ١٥ یازدہم مولوی عبد الباری صاحب مشعر تکرار فرار بار بار و آشکار

١٥ ٢٢ ذی القعدہ کو آیا ١٢

فرنگی محل لکھنؤ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

مورخہ ٢١ ذیقعدہ ١٣٣٩ھ — حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولانا و بالفضل اولٰنا۔ السلام علیکم۔ آج رجسٹری جناب کی موصول ہوئی جناب نے جیسا کہ خود تحریر فرمایا ہے تعجیل سے کام لیا ہے بار بار جناب میری ناراضگی کا اندیشہ ظاہر فرماتے ہیں حالانکہ جناب نے جب میرے والد مرحوم اور جد مغفور کی تشبیہ میرے دوبدو کتے و خنزیر سے دی اور اُس وقت میں نے اظہار ناراضگی نہیں کیا تو اب ان تحریروں کے باعث کیوں ناراض ہونے لگا میں تو جناب کے ارادت قویہ مع ادلۂ قاہرہ دیکھ کے دنگ ہو گیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے یہ تو جناب کی عنایت ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ دفیضہ کہلوانے کے باوجود فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

سے مقابلہ فرمایا ہے ان تحریرات کو دیکھ کے کون ناخوش ہو سکتا ہے یہ تو
مسرت کی بات ہے۔ جناب فرار کا بھی اندیشہ نہ فرمائیں بندہ نہ فرار
اختیار کرے گا نہ اختیار کرتے دیکھا جناب نے میری توبہ میں اپنا نام
نام نامی و اسم گرامی ملاحظہ فرما کے جو تار عنایت کیا تھا وہ غالباً یاد
ہوگا اور جو فقیر نے جواب دیا تھا وہ بھی یاد ہوگا جناب نے اُس تار
میں تحریر فرمایا ہے کہ "میں شکر گذار ہونگا اگر آپ اپنے دستخط اُس کاغذ
پر براہ مہربانی کر دیں جو توبہ کے لیے بھیجا گیا ہے" اس کے جواب میں
عرض کیا گیا تھا کہ وہ کاغذ اس قابل نہیں کہ اُس پر دستخط کیا جاوے اس
میں یہ بھی تھا کہ بعض امور ایسے بھی ہیں جو مجھے یاد نہیں کہ میں نے انکو
کیا ہے اس میں ہے کہ امر اول مصنف فلسفۂ اجتماع کے متعلق ہے
آپ پر اعتماد کر کے اُس سے توبہ کر لی گئی ہے اُس میں یہ بھی ہے کہ
بعض اُس میں ایسے بھی ہیں جن کو میرے اکابر نے کیا ہے اور میں اُن سے
توبہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں جناب نے اُس کا سلسلہ شروع کیا اور
پھر اُلجھاؤ میں ڈال دیا جناب نے اپنی شفقت سے جس طرح ان امور میں
سے دو امر ارشاد کیے تھے تمام امور مفصل تحریر فرمائیں مگر اس قدر عرض ہے
کہ جناب اصل مدعا کو ملحوظ رکھیں جو امر تحریر فرمائیں اُس کو ثابت کیجیے
کہ فقیر اس کا مرتکب ہوا ہے اور وہ امر ایسا ہے کہ اُس کے کرنے میں
کوئی بزرگ میرا ہے لیے قدوہ و پیشوا نہیں ہے اُس کے بعد جو کچھ
تحریر فرمایئے گا اگر تعرض کے قابل ہوگا تعرض کیا جاویگا ورنہ جس طرح ہمیشہ
جناب کی توجہ مبذول ہوئی مگر اُس کو مغتنم نہ سمجھا گیا اب بھی یہ ہی قصور
ہوگا فقط والسلام فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

رسالہ

بارھواں مفاوضہ عالیہ بجواب خط یازدہم

رسالہ ۲۶ ذی القعدہ کو بعینہٖ رجسٹری ہو کر دسید طلب ۱۳ مصنفہ ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی الحمد للہ الذی بعزتہ وبعظمتہ وجلالہ تتم الصالحات ۔ الحمد للہ الذی نصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ ۔

حمد اُس کے وجہ کریم کو اور ہدیۂ درود وسلام بے پایاں اُس کے حبیب عظیم ناصر دین قویم کو جس نے ہمیں حق پر کیا اور حق کو واضح وروشن فرما دیا کہ اس کے مخالف راہ نہیں پاتے خادمان حق کے ایک اعتراض کا بھی جواب نہیں دے سکتے صدہا دلائل قاہرہ دیکھیں مگر سب دیدہ نادیدہ گویا کچھ تھا ہی نہیں لھم اعین لا یبصرون بھا صدہا ایرادات باہرہ سُنیں مگر سب شنیدہ ناشنیدہ گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں لھم اذان لا یسمعون بھا برق شرق دلائل کا چمکنا خاک پر لٹا دے مگر طاقت کہاں کہ اُٹھکر باطل کی مدد لائیں فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین ٥ کوہ شکوہ ایرادات کا ہجوم فرار کی گلی بند فرما دے مگر ہدایت کہاں کہ حق کی طرف رجوع پائیں فما استطاعوا مضیا ولا یرجعون ٥ نہ اتنی توفیق کہ قبول حق ہو نہ ایسی حیا کہ ترک زوغ زوغ ہو ناچار والغوا فیہ لعلکم تغلبون ٥ کا خرکہ لیں دلائل قاہرہ وایرادات باہرہ سُنکر سب سے الگ کسی لغو ومہمل بات کی طرف چلیں جب اُس پر جگہ جگہ شگاف رد سرشکن زد کے نمبر پڑیں اُسے چھوڑ کر دوسری بے معنے پھلجھڑی چھوڑ دیں

جب اس پر وہی حالت وہی گت ہو اس سے بھی کترا کر تیسری کی طرف باگ موڑ دیں دم واپسیں تک یونہیں چھلیاں کھیلیں یا پڑ بیلیں کیا اسی کا نام جواب ہے کیا یہی طلب حق و صواب ہے یا عقل وحیاو دین ہر ی سب کو جواب ہے اگر محض سکوت رہے تو شاید کوئی احمق جاہل کہے کہ بے نیازی سے کام لیا جواب ممکن تھا قصداً نہ دیا مگر ایسی چھلیوں سے بھرم کھل جاتا اور وہ موہوم وقار بھی گر جاتا ہے والعوا فیہ کا نقشہ ہر عاقل کی نگاہ میں پھر جاتا ہے انا للہ وانا الیہ رجعون ذلک مبلغھم من العلم وھم یحسبون انھم یحسنون کیا اب بھی کسی عاقل کے نزدیک وضوح حق میں کچھ باقی رہگیا کلا ودبلٰی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ○ وما یبدئ الباطل وما یعید ○ والحمد للہ العزیز الحمید۔

(۸۹) مکرمی آپ کی خواہش پر فقیر نے خط ۱۲ ذی القعدہ حاضر کیا اور اس کے ۶۲ نمبروں میں حق کو آفتاب سے زیادہ ظاہر کیا۔ اجناب نے نہ اس کے کسی نمبر کو ہاتھ لگایا نہ حسب عہد قبول حق فرمایا بلکہ پہلے خط ۱۶ ذی القعدہ میں کہ ۱۷ کو آیا الٹا مجھ پر بیجا اقتباس آیات کا غلط الزام لگایا اس پر خط شب ۱۹ میں اور نمبر بڑھے اور میں نے وہ علوم ظاہر کیے جو آپ نے پڑھے بفرض باطل اگر یہ الزام بیج بھی ہوتا تو کیا ان زیر بحث ایراوات قاہرہ سے منجی ہوتا یہ عہد سوم کا خلاف اور نمبر ۱۵۶ ہوا ب ان ایرادات قاہرہ کے جواب سے بچنے کو اسی خط ۱۶ میں یہ حیلہ فرمایا کہ میرے سب

استفساروں کا مسلسل جواب ایک ساتھ دیدیے میں نے اسی خط شب ۱۹ میں اس مطالبہ کا بیجا ہونا ثابت کردیا پھر بھی آپ کی ضد رکھنے کو وہ بھی پورے کردیے جس کے بعد جناب کو حسب عہود کوئی راہ نہ تھی مگر حق کا قبول یا اُن تمام ایرادات سے جواب معقول مگر افسوس کہ آپکو دونوں سے عدول یہ صریح عہد شکنی اور نمبر ۵۷ ہوا ج اُس میں اپنے ہی اقراری اپنے ہی اشتہاری مفاہمہ کو صاف استعفا دیا کہ بطور خود دیکھیں گے اطمینان ہو گیا تھا ورنہ غور و فکر رہے گی رہے ایرادات قاہرہ اُن سے کبھی تعرض کیا نہ تعرض کا ارادہ ع کیا یہی قول یہی عہد یہی پیماں تھا۔

یہ نمبر ۵۸ ہوا د آپ نے دوسرے خط ۱۶ میں کہ ۱۸ کو آیا ایرادات کو پھر ہاتھ نہ لگایا مگر براہ وہم مناظرہ کی مہیب صورت سے گھبرا کر سائل و مجیب کا شگوفہ کھلایا اس پر میرے خط ۱۹ ذی القعدہ میں جناب پر اور نمبر بڑھے اور جواب کے تقاضوں پر تقاضے چڑھے ہ اس میں عار سکوت کی پیش بندی کو حیلۂ نفسانیت کی گلی رکھی میں نے دلیل قاہر و آیت کریمہ سے وہ بھی بند کردی و اس میں ایک چال گرم کرنے کی چلے کہ شاید برافروختگی ہشت مشت میں وقت گزار دے اصل جانکاہ مطالبوں کا خنجر گلے سے اُتار دے مگر نیازمند نے اُس سے اثر نہ لیا بلکہ نیاز ہی پیش کیا اور طلب تو بہ پر حضرت عزت کا واسطہ دیا ز اب اخیر خط ۲۱ ذی القعدہ میں آپ سہ بارہ وہی راہ چلے ایرادات بڑھتے گئے نمبروں پر نمبر چڑھتے گئے ہر بار اُن سے اعراض تام اور احمق ابلہوں کے نزدیک نام جواب کرنے کو نیا شگوفہ خام ع کیا یہی عہد یہی قول یہی پیماں تھا۔

یہ نمبر ۱۵۹ ہوا ح اسی میں اس اپنے اقراری اشتہاری مفاہمہ سے
فرار پر قرار کو اور موکد فرما دیا جس کو بعونہ تعالیٰ ابھی ذکر کرونگا کیا ع
یہی پیماں یہی اقرار یہی وعدہ تھا۔ یہ نمبر ۱۶۰ ہوا ط جب آپکی وہ ضد
پوری کر دی گئی کہ میرے سب استفساروں کا مسلسل جواب دے تو
اب یہ گلی چلے کہ جہاں کوئی استفسار بھی نہیں اُن سب کو یونہی مفصل
کردے۔ غرض کسی طرح ہر دفعہ وقت بڑھے اور آپکو کسی ایراد کا جواب
نہ دینا پڑے کیا ع یہی میثاق یہی قول یہی پیماں تھا۔ یہ نمبر ۱۶۱ ہوا
ی یہیں اخلاص جدید وعہد شدید کے بعد آٹھ برس کی پُرانی
بات اور وہ بھی محض جھوٹے طور پر اپنے اب وجد مغفورین کے متعلق
چھیڑی کہ تو تو میں میں چل جائے اور قبول حق یا جواب ایرادات
قاہرہ کی بلا ے جانکاہ ٹل جائے کیا ع یہی عہد یہی وعدہ یہی پیماں تھا۔
یہ نمبر ۱۶۲ ہوا ك اسی خط میں جوابوں سے بچنے کو سب سے نرالی
یہ گلی نکالی کہ دلائل قاہرہ پر فرمایا تم تو اُلجھاؤ میں ڈالتے ہو اے
سبحن اللہ یعنی ایسی روشن قاطع واضح ساطع دلائل کیوں پیش کرتے ہو جو حق کو
ہر سلجھی سے زیادہ سلجھا دیں ضیم تو فہیم ہر کم فہم کو سمجھا دیں اور ہمکو کہ جواب سے عاجز اور قبول حق سے
نفور ہیں جانگزا کانٹوں میں اُلجھا دیں کہ نہ اُگلتے بنے نہ نگلتے۔ مسلمانو
للہ انصاف حق کو ایسے روشن دلائل سے واضح کرنے کا نام اُلجھاؤ
میں ڈالنا ہے مگر کسی طرح اپنے گریز کی گلی بھی نکالیں کیا ع یہی اقرار یہی
عہد یہی پیماں تھا یہ نمبر ۱۶۳ ہوا ل ہاں وہ تو رہ ہی گیا اور
منقطع کا بند ہونے کے لائق تھا کہ پہلے خط ۱۶ میں جواب سے گریز
کا وہ نجس چھپانا حیلہ یاد فرمایا کہ رد تکبر نہیں کو رد تکبر بنایا اور اس پر یہ

آپ کی صریح عبارت دکھادی اور اپنے ہی کلام میں اتنی شدید حیا داری
کی آپ کی تحریف دکھادی آپ نے اسے بھی اس کان سُنا اُس کان
اُڑایا اور نیا سرود شروع فرمایا۔ اب للہ آپ ہی انصاف فرمائیں کہ
ہر بار جواب ایرادات قاہرہ روز افزوں سے جناب اعراض ہی دکھائیں
اصلا کسی کو ہاتھ لگانے کی تاب نہ لائیں مگر ہمیشہ نئی کہانی چھیڑ کر
جان بچانے کی ایک رات بڑھائیں تو یہ الف لیلہ میں کہاں تک
سُنوں علمی مباحث چھوڑ کر فضول داستانیں سننے کا بادشاہ کیوں ہوں۔
(۹۰) جواب خط تو اسی قدر بس تھا مگر جناب نے اپنے ابوین مغفورین
والا واقعہ چھیڑا ہے وہ چھوڑنے کا نہیں بہت مزے کا ہے گو ہر مقصود
بفضل الودود وبے دقت ملتا ہے جناب کے ایمان و
اسلام برائے نام کا شگوفہ آپ ہی کے مُنہ کھلتا ہے۔ یہ تو اکاذیب
والا میں شمار کروں گا کہ معاذ اللہ میں نے اُن مغفورین کو یہ تشبیہ دی
اصل واقعہ یہ ہے کہ جناب ۱۳۱۰ھ میں غریب خانہ پر تشریف لائے
تھے تھانوی صاحب کے کفر وارتداد ملعون کا تذکرہ چلا جناب نے
حسب عادت حمایت ارتداد فرمائی اور اُس کی عبارت توہین سرکار
رسالت سے پاک بتائی اس پر یہ عرض کی گئی کہ اگر کوئی آپ کے والد
ماجد مرحوم وجد امجد مغفور کو کہے کہ ان کی ذات مقدسہ پر عالم کا حکم کیا جانا
اگر بقول مردم صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد
بعض علم ہے یا کل ... اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں اُن دونوں کی
کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے پاگل بلکہ ہر کلب و خنزیر
کے لیے بھی حاصل ہے اور تمام علوم مراد ہیں تو اس کا بطلان عقل و نقل سے

ثابت کیا آپ اسے اُن دونوں بزرگوں کی توہین نہ سمجھیں گے اُس وقت تو
آپ نے اپنی بات رکھنے اور مرتد کی پچ کے لیے انکار فرمادیا کہ اس میں میرے
باپ دادا کی کوئی توہین نہیں مگر دل پر ایسی چبھی کہ آج تک یاد ہے
حضرت سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو جو اُن کی اور میری
اور تمام مسلمانوں کی تکفیر ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ میں لکھی اُسے تو آپ دو ہی
برس میں ایسا بھول گئے کہ یاد دلانے پر بھی یاد نہ آئی لیکن یہ آٹھ برس
کی دل پر لکھی رہی کہ چوٹ لگی تھی اور ایسی کہ اب تک سرد نہ ہوئی الحمد
للہ حق کا بیج جو میں نے آپکی زمین دل میں ڈالا تھا آٹھ برس میں درخت
ہوکر آج اُس کی شاخیں جناب کے مُنہ سے نکلیں مجھے فرماتے ہیں جناب
نے میرے والد مرحوم اور جد مغفور کی تشبیہ میرے دو بدو کتے و خنزیر سے
دی الحمد اللہ الحمد للہ الحمد للہ کہ آج آپ نے اس عبارت میں تشبیہ ہونا
قبول دیا۔ اب جو کچھ تھانوی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کی شان اقدس میں لکھا اُس پر نظر ثانی فرمایئے اور آپ کے باپ دادا
کی نسبت جس فرضی عبارت سے سوال تھا اُس سے حرف بحرف ملاتے
جایئے۔ تھانوی نے کہا آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا
اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض
غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور تمام علوم غیب مراد ہیں تو
اس کا بطلان عقل و نقل سے ثابت اب فرمایئے ایمان ہمان سے
بول چلیے اگر ایمان کا دعویٰ ہے کہ بعینہٖ وہی عبارت ہے یا نہیں

ب ہے تو جیسی اُس میں اپنے باپ دادا کی کتے سوئر سے تشبیہ مانی تھی یوہیں اس میں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تشبیہ ہر بچے پاگل ہر چوپائے ہر جانور سے (جن میں کلب وخنزیر بھی داخل) ہوئی یا نہیں۔ نہیں تو کیا فرق ہے کہ آپ کے باپ دادا کے حق میں وہ گندی تشبیہ ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یہ مُنہ بھر کر گالی دی جائے تو وہ خبیث تشبیہ نہ ٹھہرے اُس کی حمایت و توجیہ ہو کیا آپ کے نزدیک آپ کے باپ دادا کی شان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ سے اعظم ہے کہ اُن کے حق میں اسے بری تشبیہ کہا جائے اور حضور کے حق میں گندی تشبیہ نہ قرار پائے

ج اگر تشبیہ ہے اور بیشک صریح ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان ناپاکوں سے تشبیہ دینی حضور کی توہین ہے یا نہیں

د اگر ہے اور بلا شبہ یقیناً قطعاً صراحۃً ہے تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یقیناً کفر اور توہین کرنے والا مدعی اسلام قطعاً کافر مرتد خارج از اسلام ہے یا نہیں۔

ہ اگر ہے اور بیشک بیشک ہے تو اُسے مسلمان جاننا اُس کے لیے تعظیمی لقب وخطاب ماننا کفر اور ایسا جاننے والا کافر ہے یا نہیں بینوا توجروا بینوا توجروا۔ بینوا توجروا۔ اس بینوا توجروا سے استفتا نہ سمجھیے کہ آپ ترک فتویٰ نویسی کی آڑ لیں (اگرچہ باوصف ادعائے ترک فتوائے کمیٹی پر دستخط فرماتے ہیں) بلکہ یہ وہی مفاہمہ کا استفسار ہے جلد بولیے امر شدید ہے اور موت قریب اور واحد قہار کا عذاب سخت والعیاذ باللہ رب العلمین یہ کتنا اشد و اعظم نمبر ۱۶۴ ملاحظہ فرمائیے آپ تو یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ زائد شگوفے چھوڑ کر قاہر مطالبوں کی آفت سر سے ٹلتی ہے

کچھ دیر کے لیے بچاؤ کی گلی نکلتی ہے مگر وہ پڑتی ہے اُلٹی کہ ہر بار کفر وضلال ووبال کے نمبر بڑھتے ہیں قاہر ور قاہر مطلب یہ آپ پر چڑھتے ہیں اللہ اپنی حالت پر رحم فرمایئے آپ حق ضرور سمجھ لیے ہیں قبول پر آیئے۔ زوائد و فضولیات میں وقت نہ گنوایئے نمبر ۱۰۱ سے ۱۶۴ تک پہنچ چکے ہیں آگے نہ بڑھوایئے سچ کہتا ہوں دارین میں آپ کے بھلے کی گزارش کرتا ہوں۔ مگر ولکن لا تحبون الناصحین ہو تو اس کا میرے پاس کیا علاج۔

(۹۱) کہ مدعی دعوی و حقیقت میں زمین آسمان کا فرق ہے مکرنے، بدلنے، بچلنے، مچلنے کے لیے زبان ہر ایک کے اختیار میں ہے۔ دعویٰ وہ سچا جس کی تصدیق واقعات سے ہو دیکھیے ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے۔
الم ۝ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ۝
کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنے کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی دیکھیے ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جبتک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ سچے دلی تعلق کی یہ حالت ہے کہ دل میں جس کی عظمت و محبت ہے جو اس کی ادنیٰ توہین یا ذرا بھی کسر شان کرے قلب پر ناگوار گزرتا ہے اور اُس کا اثر زبان و جوارح پر اترتا ہے ابھی اپنے ہی یہاں کی تازہ مثالیں دیکھیے ا گاندھی کو کلمۂ کفر مہاتما نہ کہا جلسہ میں شیم شیم کی پکار پڑ گئی ب محمد علی یا شوکت علی کو مولانا نہ کہا اور چار طرف کاؤں کاؤں مچ گئی ج آزاد ابوالکلام کو مسٹر کہدیا اُس پر لوگ چراغ پا د اپنی ہی دیکھیے رسول اللہ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سمجھانے کو ایک فرضی سوال آپ کے
والدین کی نسبت کیا وہ آپ کو کتنا برا لگا۔ آٹھ برس سے دل پر لکھا رہا۔
کہ سب جانے دیجیے خط ۹ شعبان میں آپ کی کیا توہین کی تھی آپ کے
ساتھ کونسا تکبر برتا تھا گنگوہی و انبہٹی کی طرح شیطان کو آپ پر ترجیح نہ دی
تھی نانوتوی کی طرح آپ کو ایسا ویسا کم قدر ٹھہرا کر آپ کی فضیلت
سلب نہ کی تھی تھانوی کی طرح آپ کو لونڈوں پاگلوں کتوں سوروں
سے تشبیہ نہ دی تھی۔ یہی نا کہ آپ کے شبہات کا رد کیا تھا آپ کی
ہاں میں ہاں نہ ملائی تھی۔ اس پر اخبار زمانہ میں آپ اپنا جامہ سے
باہر ہونا دیکھیے جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہم لوگوں
کے ساتھ اختیار کیا ہے اس سے مرعوب ہو کر میں کچھ کرنے کو اپنے اوپر
ناجائز سمجھتا ہوں اس پیکر تکبر سے تخاطب کو بھی نہ اپنی بلکہ حق کی بےعزتی
تصور کرتا ہوں آپ نے دیکھا دلی تعلق یہ رنگ لاتا ہے کیسی خفیف باتوں
پر کیا برتاؤ کیا جاتا ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اگر سچا علاقہ
ہوتا تو حضور کی ان سڑی توہین کرنے والوں سے یوں میل جول رہتا ان سے
خطاب حق کی بےعزتی نہ ٹھہرتا بلکہ یوں مولٰنا و چنیں و چناں
و خیر اللاحقین بالمہرۃ السابقین کے خطاب انھیں پہنائے جاتے۔ ان کی
تعظیمیں تکریمیں ہوتیں یوں شیخ الہند بنائے جاتے۔ للہ انصاف
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اتنا بھی علاقہ نہو جتنا اپنے
باپ دادا بلکہ اپنی ذات بلکہ آزاد بلکہ شوکت علی بلکہ گاندھی سے
اور ایمان کے دعوے وہ لمبے چوڑے کہ انا المؤمن حقا میں ہی سچا
مسلمان ہوں ؏ اے راہرو پشت بمنزل ہشدار۔ قالت الاعراب

آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی
قلوبکم گنوار بولے ہم ایمان لائے اے حبیب ان سے فرما دو تم ایمان
تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ مطیع بن گئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں
کہاں داخل ہوا یہ نمبر ۱۶۵ ہوا اور کتنا سخت ہوا۔ جس نے معیار ایمان
کو لائح کر دیا مدعیوں کا کاذب المعیار ہونا واضح کر دیا۔ یہ ہے وہ اقرار
جو آپ نے خط اسمی حضرت سید محمد میاں صاحب میں کیا تھا
شہدوا علیٰ انفسہم انہم کانوا کفرین ○ وخسر ہنالک المبطلون ○
وقیل بعدا للقوم الظلمین ○
(۹۲ تا ۱۰۰) ضروری گزارش اسی قدر تھی یہ تیسری بار ہے کہ
جناب تمام مباحث مقصودہ و دلائل محمودہ و ایرادات منضودہ کو
یکسر بھلا کر خارج از مقصود گوئی نہ کوئی لغو یا زائد بات پیش فرما دیتے
ہیں فقیر نے دوبار آپکی خاطر سے تعاقب کیا کیلا یظن ان بالسوید اء
رجالا۔ تیسری بار پھر آپ ہی کی خاطر سے کرتا ہوں امید کہ آئندہ احتیاط
فرمائیں آپ کا وقت تو آپ کے مقصود اہم نجات عن الجواب میں
صرف ہوتا ہے میرا وقت ضائع نہ کرائیں۔ اب گزارش کہ ذرا ملاحظہ
فرمائیے بارہ سطری سامی نامہ میں نو بلکہ بارہ بلکہ کہیں اس سے بھی
زائد اکاذیب تو نہیں۔ کہ فی سطر ایک کذب سے زیادہ اوسط پڑے

مثلاً کذب ۱ جناب نے جیسا کہ خود تحریر فرمایا ہے۔ تعجیل سے کام لیا
مکرمی یہ میں نے کہاں لکھا ہے۔ مگر جناب تو خود اپنے کلام میں تحریف
فرما لیتے ہیں۔ نہیں کا ہاں بنا لیتے ہیں دوسرے پر اختراع کیا دشوار ہے
میں نے جو کہیں کہیں یہ لکھا ہے کہ جواب فلاں وقت تیار ہو گیا تھا یا فلاں

وقت بھیج سکتا تھا تاخیر کی یہ وجہ ہوئی - وہ بیان تعجیل بھی نہیں نہ یہ کہ میں نے تعجیل سے کام لیا ہے - ان دونوں جملوں میں جو فرق ہے جناب کی فضیلت پر مخفی نہ ہوگا وہ تو آپ کی معذرت انتظار کے لیے وجہ تاخیر کا بیان ہے میں سچ عرض کرتا ہوں جناب کے مدارک عالیہ کے رد کو بس اتنی دیر درکار ہوتی ہے کہ قلم اُٹھایا اور چلایا اور قصہ معاف کوئی اس پر کیا فخر کریگا کہ میں نے طبع وقاد کے ایک شعلہ جوالہ سے مٹھی بھر خشک گھاس کو جلد پھونک دیا - مگر جناب پیش خویش اس گمان میں ہیں کہ ہمارے مدارک تو نہایت ادق ہیں اُن کے رد کو بہت کچھ غور و فکر درکار اور اس نے اتنی جلد کر دیا - لاجرم تعجیل سے کام لیا - اس کے جواب میں اسی قدر گزارش کہ عاقلان نیک می دانند کذب ۲ میرے والد وجد کی تشبیہ تئے وخنزیر سے دی اوپر گزارش کر چکا کہ یہ اتہام صریح وافترائے قبیح ہے میں نے ہرگز اُن مرحومین کو تشبیہ نہ دی بلکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت آپ کے دل میں بٹھانے کو مثالاً یہ سوال کیا تھا کہ اگر کوئی آپ کے ابوین کو ایسا کہے جیسا تھانوی نے شان رسالت میں بکا تو کیا اس میں اُن کی توہین نہ ہوگی جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ جو انھیں ایسی تشبیہ دیگا اُن کی توہین کریگا نہ یہ کہ میں اُنھیں یہ تشبیہ دیتا ہوں - ہاں یہاں یہ فقرہ جناب نے سچ لکھا کہ اُس وقت میں نے اظہار ناراضگی نہ کیا اُس وقت اور اظہار دونوں قیدیں اس کے صدق کی ذمہ دار ہیں یعنی ناراضی تو ہوئی مگر اُس وقت ظاہر نہ کی اب چمکی -
کذب ۳ ان تحریروں کے باعث کیوں ناراض ہونے لگا کیا عہد دوم سامنے رکھکر جناب ایمان سے فرما سکتے ہیں کہ یہ ادلہ باہرہ وایرادات قاہرہ جناب کو

سخت اُلجھن میں نہیں ڈالتے خود اسی خط میں تو فرمایا ہے کہ اُلجھاؤ میں
ڈالدیا طبیعت کی ایسی سخت اُلجھن کہ نہ رائے ماندن نہ پائے رفتن۔ آدمی کو
راضی کرے گی یا ناراض کذب ۴ تا ۶۔ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ
مدفضہ کہلوانے کے باوجود کیا جناب حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ یہ الفاظ میں نے
اپنے آپ کو کہلوائے کذب ۷ ان تحریرات کو دیکھ کے کون ناخوش ہو سکتا ہے
یہ تو مسرت کی بات ہے اوپر نفی ناراضی تھی۔ یہاں اور بڑھکر اثبات مسرت
ہوگیا یعنی ۶ قدم کذب پیشتر بہتر۔ کذب ۸ بندہ نہ فرار اختیار کرے گا
جس روز سے میں نے اصل مباحث بھیجے ہیں جناب کے تین خط آئے
وہ شاہد عدل ہیں کہ فرار ہے اور بیشمار ہے اور بے اختیار ہے جس کی
عرض ادھر سے بار بار ہے اور نمبر ۸۹ میں اُن گلیوں کا اجمالاً اظہار ہے۔
کذب ۹ اُلجھاؤ میں ڈالدیا اسے بھی نمبر ۸۹ میں گزارش کر چکا ایسے
بے شل سلجھاؤ کا اُلجھاؤ نام رکھنا کیسا سفید سچ ہے۔ یہ نمبر ۱۶۶ تا ۱۷۴ ہوئے۔
(۱۰۱) جناب نے تعجیل سے کام لیا ہے اس میں صاف اشعار ہے کہ
میرے ادلہ وایرادات میں اغلاط ہیں۔ ایسا ہوتا تو کیا جناب اُٹھا رکھتے
اصل مقصود چھوڑ کر ادھر اُدھر بہکتے خصوصاً اس حالت میں کہ میں نے
بار بار گزارش کر دیا کہ ان میں جو بیغا ئلمہ ثابت ہو اُسے کم کرنے کو تیار ہوں
لاجرم جناب نے ابلہ سوافظین کی نظر میں میرے ادلہ وایرادات پر جھوٹا الزام
غلط لگانے کے لیے یہ جملہ تحریر فرما دیا یہ کذب ۱۰ اور نمبر ۱۷۵ ہوا۔
(۱۰۲ تا ۱۰۵) پھر فرمایا میں تو جناب کے ایرادات قویہ مع ادلہ قاہرہ
دیکھکر دنگ ہو گیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے
الحمد للہ الحمد للہ کلمہ حق گر بہ ادیل بھا باطل للہ الحمد یقیناً میرے ایرادات قوی

وظاہر اور میرے ادلہ آپ پر قاہر اور ضرور انھیں دیکھکر قطعا یقینا جناب کی عقل دنگ کہ بعد کی سب تحریروں میں اُس کا چوکھا رنگ رہی دماغی قابلیت اُس کا نہ کبھی میں نے دعوی کیا نہ اب مدعی ہوں میں تو بفضلہ تعالےٰ اپنی اور تمام جہان کی حول و قوت سے بری ہوں صرف اپنے رب عزوجل کے حول و قوت سے ملتجی ہوں میں نہ کچھ کرتا ہوں نہ کچھ کرنے کے قابل ہوں ہاں اُس کا کرم اُس کی رحمتیں اُس کے حبیب اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نعمتیں وہ اس ضعیف عاجز بے قدر سے بڑے سے بڑے کام لے لیتے ہیں جو اونچی اونچی چوٹی کے علامۃ الدہر بننے والوں کو دنگ کر دیتے ہیں وللہ المنۃ والنعمۃ الوافرۃ ولہ الحمد فی الاولی والاخرۃ مگر جناب نے یہ حرف لکھے براہ سخریہ و استہزا تحریر فرمائے جسے ابلہ موافقین دیکھکر سمجھیں کہ خوب ہجو ملیح فرمائی ہے اور جواب وہی ہے کہ عاقلان نیک می دانند۔ جناب کا دل اندر سے جانتا ہے جیسا اُن ایرادات قویہ و ادلہ قاہرہ نے جناب کو عاجز و تنگ اور عقل سامی کو مبہوت و دنگ کیا ہے۔ استہزا فرمایئے تو ذرا یہ خوف دل میں لایئے کہ کہیں مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی غیرت اپنے ناچیز بندے کے لیے انا کفینٰک المستہزئین ۵ کے پر تو کا ظہور فرما دے وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔ توبہ فرمایئے توبہ۔ وہ کذب ۱۱۱ تا ۱۴۰ اور یہ نمبر ۱۷۶ تا ۱۷۹ ہوئے۔

(۱۰۶) خط ۱۲ میں گزارش کر چکا تھا کہ میں نے کبھی اپنے آپ کو مجدد نہ کہا جناب نے پھر اُس کا اعادہ فرمایا مگر الفقیہ ۱۴ ذی القعدہ سنہ ۳۹ھ تو عجب حیرت انگیز خبر لایا اُس کے صفحہ ۲ پر مجبنا و مولٰنا مولوی غلام احمد

صاحب اخگر سلمہ العلی الاکبر تحریر فرماتے ہیں "گزشتہ مارچ میں مجلس العلما
کا تیسرا اجلاس بمقام مرووڈ ضلع کوئمٹبور علاقہ مدراس منعقد ہوا جس کی
صدارت مولوی عبدالباری صاحب لکھنوی نے فرمائی - صاحب ممدوح
نے مجلس مذکور میں جو خطبہ دیا تھا چھپکر شائع ہو گیا - خطبہ میں ایک
موقع پر یہ گہر ریزی فرمائی ہے شریعت اسلامیہ کے اہم ترین مسائل کو مسلمانوں
اور علما کے درمیان پیش کر دینا ایک بہت بڑی تجدید ہے جس کی ضرورت
تھی خداوند عالم نے اس خدمت میں مجھے ممتاز مرتبہ عطا فرمایا اور میری وساطت
سے دونوں مقصود حاصل ہوئے"۔ کیوں جناب یہ اپنے منہ میاں مجدد بننا -
نہیں نہیں بہت بڑے مجدد کہ یہ ایک بہت بڑی تجدید ہے اور دوسروں
پر جھوٹا الزام رکھنا وعید آیۂ کریمہ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ
بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا ۝ میں کیسا بے خوفی سے داخل ہونا
ہے یہ نمبر ۱۰۸ ہوا -

(۱۰۷) مسلمین و علما کے درمیان اہم مسائل پیش کرنے سے اگر یہ مراد کہ
علما کی خدمت میں سوال کیے اور مسلمین کے سامنے اُن کے جواب پیش کر دیئے
تو یہ کونسی تجدید ہے نہ کہ بڑی نہ کہ بہت بڑی ایک معمولی لیاقت کا آدمی
یہ کام کر سکتا ہے ضرورت وقت کے مسائل علما سے پوچھے اور مسلمانوں
میں شائع کرے بہا ہیں اگر یہ مراد کہ مسلمانوں کو استفتا پر اُبھارا اور علما سے
جواب کی سفارش کی اس میں آپ کی کونسی دانشوری ہوئی - اور اگر یہ
مقصود کہ نہایت مہم مسائل جو آج تک پیچیدہ و نامنقح پڑے تھے آپ نے
اپنی قوت علم وجودت فہم سے اُنھیں رنگ تنقید و تنقیح دیا اور علما و مسلمین
پر ان جدید مدارک نفیسہ کو ظاہر کیا تو قصور معاف شاید کوئی خواب پریشان

تھا جو جناب نے کسی تبخیر یا بخار کی حالت میں دیکھا اور بھولا وہ بھی الٹا کچھ یاد رہ گیا۔ وہ مسائل سامنے تو لایئے جو مضطرب تھے اور جناب نے اپنی قوت سے منقح کر کے علماء مسلمین پر پیش کیے یہ صریح کذب اور نمبر ۱۸۱ ہوا۔

(۱۰۸) میں بارہا عرض کر چکا کہ میں نے اپنے آپ کو نہ کبھی مجدد کہا نہ جانا مگر جناب نے بہت بڑے مجدد کی شان ہی بتائی ہے۔ اب اس فقیر حقیر کا فتاوی ملاحظہ کیجیے الحمد للہ الحمد للہ کتنے کثیر و وافر مسائل پایئے گا کہ مضطرب تھے اور میرے مولے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے منقح فرما دیے۔ کتنے جلیل و جزیل مباحث دیکھیے گا کہ پردۂ خفا و اشکال میں تھے اور میرے منعم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے میرے قلم سے منشرح فرما دیے والحمد لربہ الذی ارسلہ رحمۃ وبعثہ نعمۃ والصلاۃ والسلام علیہ وعلی آلہ وصحبہ عدد کل کلمۃ والحمد للہ رب العلمین اب میں نہ کہوں جناب کو خود اپنے اقرار سے میرے مجدد نہ صرف مجدد بلکہ بہت بڑے مجدد اعظم ہونے پر ایمان لانا پڑے گا پھر آپ میری مجددیت کی اہانت فرما کر کہاں پہنچے یہ نمبر ۱۸۲ ہوا۔

(۱۰۹) میں خط ۱۲ ذوالقعدہ میں ہدایۃً عرض کر چکا تھا کہ اپنی منہ اپنے آپ کو قیام الدین کہنا بتصریح فقہائے کرام سخت مذموم اور کریمہ فلا تزکوا انفسکم کی مخالفت ملوم ہے آپ کے لفظوں میں گزارش کروں کہ بعد تنبیہ بھی ادب نہ ہوا یہ نمبر ۱۸۳ ہوا۔

(۱۱۰) میں نے جو تار بجد مسرت کا دیا تھا جناب نے اس کا جملہ اور اپنے خط اول کے فقرے مجھے یاد دلائے ہیں کیا ان سب کا شافی ووافی

جواب معروض نہ ہو چکا پھر اُن کی یاد دہانی تلبیس نہیں تو کیا یہ نمبر ۱۸۴ ا ہو

(۱۱۱) پھر فرمایا جناب نے اپنی شفقت سے جس طرح ان امور میں سے دو امر ارشاد کیے تھے تمام امور مفصل تحریر فرمائیں اور مولوی شاہجہانپوری صاحب نے کہ اُس تصفیہ میں متوسط اور آپ کی زبان تھے اپنے خط دوم ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ میں مجھے یہ لکھا تھا کہ صرف جناب تحریر فرمادیں کہ ان ان کفریات سے توبہ چاہیے جتنے الفاظ یا افعال کفریہ ہوں تکلیف فرما کر بلا تحریر دلیل ارقام فرما کر ارسال فرمادیں یا تو توبہ کی وہ صفائی تھی یا یہ اُلجھاؤ ثانیاً میں تحریر مفصل حاضر کر چکا تھا کیوں واپس ہوئی کہ پھر تفصیل کی حاجت پڑی ثالثاً میرے نزدیک تو بحمد اللہ تعالیٰ یہ سب امور ضروریات دین و شریعت و بدیہیات مذہب اہلسنت سے ہیں بدیہی کی کیا تفصیل کروں وہ دو مبحث کہ خط ۱۲ ذوالقعدہ میں مشرح کیے اُن کی تشریح تمام آپ کے شکوک و شبہات پیش کرنے پر ہوئی اب بھی جن جن امور پر آپکو شبہات ہوں سامنے لائیے اور بعونہ تعالیٰ تفصیل جلیل سُنتے جائیے مجھے آپ کے قلب پر کیا اطلاع کہ کہاں شبہ ہے اور کیا شبہ ہے جسے میں کشف کردوں میں خط ۴ شعبان میں عرض کر چکا تھا اور خط شب ۱۹ میں اُس کی یاد دہانی بھی کر دی تھی کہ آپ اللہ کو مان کر یہ انصاف کیجیے کہ جہاں جہاں غائلہ دیکھیے اُن سے فوراً توبہ شائع فرمائیے بعض اگر زیر بحث رہیں اُن کے فیصلہ پر قطعی و مسلم سے توبہ کو موقوف نہ رکھیے کہ یہ پھر عناد و اصرار ہوگا اور جن میں شبہ لگے مکابرہ نہ ہو جس کی نظیر پہلے گزارش کر چکا ہوں مگر جناب کو نہ یاد رہتا ہے نہ یاد رکھنا چاہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جناب نہ تو یہ بتائیں کہ کس امر میں شبہ ہے نہ یہ فرمائیں کہ کیا شبہ ہے

اور میں رجما بالغیب تفصیل کو بیٹھ جاؤں جس طرح اُن دو امر کی تفصیل میں میں نے دو جز سے زائد لکھے ایک سو ایک کی تفصیل میں ایک سو ایک جز سے زائد لکھوں اُس وقت جناب غور فرمائیں گے کہ آپ پر کسی کفر یا ضلال یا وبال سے توبہ ہے یا نہیں اے سبحن اللہ۔ زہے طلب حق وزہے توبہ۔ یعنی نہ نومن تیل ہوگا نہ جناب توبہ فرمائیں گے یہ اُلجھاؤ میں میں ڈالتا ہوں یا آپ۔

اُلٹا الزام مجھ پر یہ نمبر ١٨٥ ہوا۔

(١١٣) رابعاً ان سب سے قطع نظر ہو تو میں تو انھیں کو مفصل کرونگا جن میں آپ کو شبہ لگتا سمجھونگا اور اسی شبہ کو زائل کرونگا جسے اپنے نزدیک یہ جانوں گا کہ کسی عقل و انصاف والے کم علم کو لگ سکتا ہے اور ممکن بلکہ مظنون بلکہ ملاحظہ خطوط جناب سے قریب تیقن کہ جناب کو وہاں شبہ لگیگا جہاں اُس کی اصلا گنجائش نہو اور وہ شبہے لگیں گے جن کا کسی عاقل کو گمان بھی نہ ہو تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تفصیل اور وہ کیا دھرا سب بیکار اور جناب کے شبہات برقرار جناب اپنے شبہات تو بتانے نہیں مجھی سے فرمائیں گے کہ ابھی تفصیل نہ ہوئی پھر کر۔ یہ سلسلہ نہ ختم ہوگا نہ جناب توبہ فرمائیں گے ایمان سے فرمایئے آپ خود توبہ کو کتنے سخت اُلجھاؤ میں ڈال رہے ہیں

یہ نمبر ١٨٦ ہوا۔

(١١٤) طرفہ ہزار طرفہ سے بڑھکر طرفہ یہ کہ تین نمبر میں جو میں نے تفصیل کی اُسے تو فرمانے ہیں اُلجھاؤ میں ڈال دیا اور باقی ١٩٨ امور کی نسبت خود ویسی ہی تفصیل چاہتے ہیں کیسے اقراری اٹھانوے اُلجھاو خود اور چاہیے یا نہیں۔ زہے بہت بڑی مجددیت ع کہ خود گفتہ و خود نداند کہ چیست ۔ نہیں واند کیوں نہیں منظور ہی یہ ہے کہ بات ایک اُلجھاؤ سے سو اُلجھاؤ میں

ہٹے اور جواب دینے یا توبہ کرنے دونوں سے جان بچے یہ نمبر ۱۸۷ ہوا۔

(۱۱۴) پھر فرمایا جو امر تحریر فرمائیں اُس کو ثابت کیجیے کہ فقیر اس کا مرتکب ہوا ہے فقیر تو ثابت کر چکا۔ تحریر مفصل جو حاضر کی تھی اُس کے ہر نمبر میں جناب کی تحریرات کا پورا حوالہ تھا وہ واپس فرما دی ایک امر کہ تمام مسلمانان عالم کا اسلام برائے نام بتایا اس سے جناب منکر ہوئے کہ مجھے یاد نہیں آتا اُس کا حوالہ اب بتا دیا گیا بلکہ تا بخانہ پہنچا دیا گیا یوں ہیں آپ کو جس امر سے انکار ہو پیش کیجیے اور مجھ سے حوالہ لیجیے یا آپ کی یہ ضد بھی پوری کروں۔ ایک سو ایک میں پہلے تین کے پتے تو آپ کو معلوم ہو گئے۔ اور چھٹا آپ کے رسالہ النظامیہ میں ہے اور ۹ تا ۱۷ آپ کے خط مطبوع ہمدم در بارۂ تعزیت مرزا النقی میں ہیں اور ۵۸ و ۵۹ متفق دستخطی تحریر بمبئی جس پر مولوی عبد الحلیم صاحب بہاری اور آپ کے دستخط ہیں اور ۶۰ تا ۶۴ آپ کے خط مطبوع فیصلہ گاندھی شائع کردہ حسن نظامی ہیں۔ باقی سب آپ کے خطبۂ صدارت و رسالۂ ہجرت و رسالۂ قربانی گاؤ میں ۴ ورق کا وہ خطبہ ہے اور ۱۷ ورق کا رسالۂ ہجرت اور ساڑھے چودہ کا رسالۂ قربانی یہ ساڑھے پینتیس ۳۵½ ورق کی کائنات ہے اس میں ٹٹو لیے جو نہ ملے دکھا دینا میرا کام۔

(۱۱۵) پھر فرمایا اُس کو ثابت کیجیے کہ وہ امر ایسا ہے کہ اُس کے کرنے میں کوئی بزرگ میرا میرے لیے قدوہ و پیشوا نہیں ہے ای سبحن اللہ اولا میں نے توبہ کو اس پر کب مشروط کیا تھا جو امر شرعاً کفر یا ضلال یا وبال ثابت ہو اُس سے توبہ چاہی تھی اس سے مجھے کیا بحث کہ آپ ہی اُس میں مخالف شرع ہیں یا پہلے بھی کوئی ہو چکا یہ قید تو آپ نے اپنی توبہ میں خود ایجاد کی ہے اس کا الزام اُلٹا مجھ پہ یہ اُلجھاؤ میں ڈالنا ہوا یا نہیں یہ

نمبر ۱۸۸ ہوا بلکہ آپکی توبہ بھی اس قید میں صریح نہیں آپ کے الفاظ توبہ یہ ہیں اے اللہ میں نے امور قولاً و فعلاً تقریراً و تحریراً بھی کیے ہیں جنکو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے انکو کفر یا ضلال یا معصیت ٹھہرایا ان سب سے اور ان کے مانند امور سے جن میں میرے مرشدین اور مشایخ سے کوئی قدوہ میرے لیے نہیں ہے محض مولوی صاحب موصوف پر اعتماد کرکے توبہ کرتا ہوں اس میں یہ عدم قدوہ کی قید ممکن کہ صرف ان کے مانند امور سے متعلق ہو کہ وہی قریب ہے اور جو ایک سو ایک کفر و ضلال و وبال میں نے بنائے اُن میں آپ کے مرشدین و مشایخ کا مبتلا ہونا بعید و عجیب ہے اب کہ چار طرف سے آپ پر شورش یورش ہوئی جس کا خود خط ۲۲ ماہ مبارک میں آپ کو اقرار ہے۔ اس کے لیے آپ نے یہ باگ موڑی اور اپنے مشایخ و مرشدین کی عزت بھی اپنے ساتھ اُن کفریات وغیرہا میں سانئے سے نہ چھوڑی کیوں یہ کیسا نمبر ۱۸۹ ہوا۔ (۱۱۶) ثانیاً میں ہر بار آپ کے باپ دادا کا نام اس مخمصہ سے بچانا چاہتا ہوں اور آپ بار بار اُنھیں پیش کرتے ہیں۔ اشارے کے لیے میں آپ ہی کے فتاوے سے دکھا چکا کہ اُن کا قول و فعل جبتک مطابق کتاب و سنت نہو حجت نہیں اور اپنے طور پر تاویل بھی بتا چکا جس میں اُن پر الزام نہ آئے مگر آپ کب مانتے ہیں ہر بار اُنھیں سانتے ہیں اب مجبوراً گزارش کہ اُن سے وہ کفر و ضلال و وبال ثابت ہیں یا نہیں اگر نہیں تو اُنھیں معاف رکھیے تکلیف نہ دیجیے اور اگر معاذ اللہ ہیں تو آپ ہی فرمایئے کہ انکی مخالفت دین و شرع سے شریعت و ملت رد ہوجائے گی یا خود اُنھیں پر زد آئے گی کیا ایسی جگہ آپ کو انا وجدنا اٰباءنا علٰی امۃ و انا علٰی

اِنّا ھم مقتدون ۝ کہنے کا حق ہوگا کیا قرآن کریم اس کا جواب اولو
کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون ۝ نہ فرمائے گا۔
خدارا شرم کیجیے یہ نمبر ۱۹۰ ہوا۔

(۱۱۷) ثالثاً یوہیں سہی کہ میں نے توبہ میں یہ شرط کی تو نفی کا ثبوت
میرے ذمہ ہوگا یا اثبات کا ثبوت آپ کے ذمہ۔ کچھ بھی عقل سے فرمائی۔
نہیں نہیں اتنی سی بات کی سمجھ کیوں نہیں مگر قصداً الجھائی۔ غرض ہی یہ ہے
کہ بات کھٹائی میں پڑے اور توبہ وجواب دونوں سے جاں بچے اچھے
عہد کیے تھے یہ نمبر ۱۹۱ ہوا۔

(۱۱۸) پھر فرمایا اُس کے بعد جو کچھ تحریر فرمائیے گا اگر تعرض کے قابل ہوگا تو عرض
کیا جاویگا ورنہ جس طرح ہمیشہ جناب کی توجہ مبذول ہوئی مگر اُس کو مختتم
نہ سمجھا گیا اب بھی یہی قصور ہوگا یہ وہی اپنے اقراری اشتہاری مفاہمہ
سے گریز بر گریز گریز بر گریز خدا جانے کتنی مکرر گریز ہے۔ یعنی میں ایک سو
ایک جز لکھوں اور ہر امر پر آپ کے ایک ایک بزرگ کی پوری سوانح عمری
لکھوں کہ دیکھیے روزِ شعور سے دم واپسیں تک اُن میں سے کوئی ان میں سے
کسی قول یا فعل کا مرتکب نہوا اس تمام تکلیف مالا یطاق کے بعد بھی جناب
مفاہمہ نہ فرمائیں گے بلکہ گھر کی کسی کوٹھری میں بیٹھ کر کواڑ بند فرما کر اکیلے سمجھینگے
اگر سمجھ لیے فبہا ورنہ منہ سے کچھ نہ بولیں گے۔ زہے مفاہمہ و زہے توبہ۔ خیر
یہ تو پہلے عرض کر چکا اور واقعی ہمیشہ ایسا ہی ہوا بارہا آپ کو
شرعی الزام دیے گئے نہ آپ نے جواب دیا نہ آپ کو بن پڑا جیسا کہ آپ
خود فرماتے ہیں کہ ہمیشہ جناب کی توجہ مبذول ہوئی مگر اس وقت اتنی
گزارش کہ ہمیشہ جو کچھ تھا بلا عہد تھا اور اب جو کیجیے گا تو خلافِ عہد کیجیے گا پھر

اُس پر جرأت کیا معنے یہ نمبر ۱۹۲ ہوا۔

عرض اخیر

مکرمی۔ للہ میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ توبہ کو اُلجھائیں نہ ڈالیے بیکار باتیں مقصود سے دور نہ نکالیے یہ کب تک ہوگا کہ آپ چند سطریں دور از کار لکھ بھیجیں اور میں ہر بار اُس پر دو دو جز کا رسالہ ارسال کروں میں تمام مقاصد بحمدہ تعالےٰ پورے کرچکا اب اتنا ہی درجہ باقی ہے کہ آپ تمام جواب طلب نمبروں سے مفصل جواب ازراہ انصاف و اتباع صواب دیجیے سب توبہ طلب نمبروں سے حسب وعدہ حسب عہد حسب پیمان اللہ سے ڈر کر نبی سے ڈر کر فوراً فوراً توبہ شائع کیجیے اب آپ پر جملہ نمبر تین سو دس ہیں ایک سو اٹھارہ جواب طلب اور ایکسو بانوے توبہ طلب۔ اب میں چند مختصر مطالبوں پر کلام ختم کرتا ہوں حسب عہد ان کا جواب دینا آپ پر فرض ہے اب جو کوئی تحریر آئی اور اُس میں حسب عادت اِدھر اُدھر کی فضول باتیں ہوئیں اور ان مطالبوں سے صاف صاف جواب نہ دیا وہ اصلاً قابل التفات نہ ہوگی غصہ نہ فرمائیے گا اگر نذر آتش کردی جائے کہ وہ اسی کے لائق ہوگی اور یہ نہ سمجھے اور خبردار نہ سمجھیے کہ یہی راہ آپکی گلو خلاصی کی ہے آپ ایسی ہی کچھ لغو باتیں لکھ بھیجیں اور میں یہ دیکھکر کہ آپ کسی طرح نہ کسی بابت سے جواب دے سکتے ہیں نہ راہ پر آنا چاہتے ہیں کہا عرض اخیر کے موافق اُسے نذر آتش کروں اور در مکالمہ بند کردوں اور آپ جانگاہ مطالبوں سے نجات پاجائیں۔ نہیں نہیں انشاء اللہ القدیر

ایسا نہ ہوگا وہ چاہے نذرِ آتش کی جائے یا حسبِ دستور آپ پر نمبر بڑھائے مگر مطالبہ بند نہ کروں گا۔ کرونگا۔ کرونگا۔ کرونگا کرتا رہونگا۔ یہاں تک کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ سب سے بچی توبہ فرمائیں یا صراحۃً اپنا عجز دکھائیں اور کفر و ضلال و وبال پر اصرار کا اقرار لائیں یا نوبت وہاں تک پہنچ جائے کہ آپ پر بالکل مہرِ سکوت لگ جائے اور ہر جاہل تک دیکھ لے کہ آپ عاجز ہیں اور اپنے کفر و ضلال پر مصر اور توبہ و رجوع الی اللہ سے منکر ہو ماتوفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

مطالبہ ۱ ایمان سے کہیے آپ کے نزدیک روزِ اول سے آج تک کے میرے سب ادلہ و ایرادات صحیح ہیں یا سب غلط یا بعض صحیح بعض غلط شق ثالث پر جو جو غلط سمجھے ہوں اُن کی تعیین فرمائی ہوگی اور ساتھ ہی یہ اقرار بھی کہ باقی سب صحیح ہیں یا صاف یہ کہدینا ہوگا کہ ہم نے مفاہمہ کو استعفا دیا ہم نہیں بتاتے مطالبہ ۲ کل یا بعض جتنے غلط جانے اُن کی وجہ غلطی بتائیے یا وہی مفاہمہ کو استعفا دینے کا صاف اقرار فرمائیے مطالبہ ۳ یہ جو آپ نے لکھا کہ میں تو جناب کے ایرادات قویہ مع ادلہ قاہرہ دیکھ کے دنگ ہو گیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے ایمان سے فرمائیے یہ واقعی لکھا یا تمسخر و استہزا کیا مطالبہ ۴ یہ جو شروع مباحث کے بعد آپ نے کسی دلیل و رد کو اصلا ہاتھ نہ لگایا اور ہر خط میں مقصود سے جدا بحث چھیڑی ایمان سے فرمائیے ہاں ہاں اُسی اللہ واحد قہار کی شہادت سے بتائیے جسے آپ اُن عہدوں پر وکیل کر چکے ہیں کیا یہ جان بچانے اور بات بنانے اور جاہل موافقین کی نگاہ میں نام جواب ہو جانے کے لیے نہ تھی اگر اسے شہادت حلفی انکار کر دیجیے تو دلائل و ردود کو ہاتھ نہ لگانے

اور برخلاف عہد زوائد و فضولیات سامنے لانے کی وجہ وجیہ بیان کیجیے۔
مطالبہ ۵ میرے ایک سو ایک الزامات سے جس جس میں آپ کے اکابر سے آپ کے لیے قدوہ ہوا ان کی تعیین فرمایئے اور اُن اکابر کے نام بتایئے اور اُن سے اُن امور کے ثبوت قابل قبول دیجیے نہ فقط اپنی زبانی کہ ہم نے باوا کو یہ کرتے دیکھا دادا کو یہ کہتے سُنا صرف آپ کی زبان سے وہ بھی اپنے بچاؤ بلکہ اپنے ساتھ اُنھیں بھی سانٹنے کے لیے کیونکر تسلیم ہو کر اُنھیں بھی انھیں کفروں ضلالوں و بالوں کا مرتکب مان لیا جائے گا۔ اور جس جس میں آپ کے اکابر سے آپ کے لیے قدوہ نہ ہو صاف کہدیجیے کہ ان میں میرا کوئی قدوہ نہیں مطالبہ ۶ ۔ للہ للہ للہ ہاں ہاں اسی اللہ کے لیے جس کو آپ نے علی مانقول وکیل کہا ہے میرے خطوط ۱۲ ذی القعدہ تا امروز سے کچھ بھی اپنے کفر و ضلال و نکال آپ کو محسوس ہوے یا نہیں اگر نہیں تو اُن سب ادلہ و مباحث سے جواب دیجیے اور ہاں تو اُن کی تعیین فرما کر فوراً فوراً اُن سے سیدھے صحیح لفظوں میں توبہ شائع فرمایئے نہ ایسی جسے آپ شورش و یورش کے بعد پھر اُلٹ پھیر میں ڈال سکیں یا یہ لکھدیجیے کہ اگرچہ ہمیں اپنے اتنے کفر و ضلال و نکال ثابت ہو لیے مگر ہم اُن سے توبہ نہ کرینگے جب تک تمام امور طے نہ ہولیں یا جب بھی تائب نہ ہونگے مطالبہ ۷ دلائل و ایرادات سے جواب دینا ہے یا صاف فرار و استعفا ہے ۔ دینا ہے تو کب تک اُس کی کوئی مدت معین فرمایئے گا یا روز فردا کا انتظار کرائیے گا۔ میرے ہر مطالبہ سے جو شق اختیار فرمائی جاے میرے ہی لفظوں میں ہو حسب معاہدہ بچتی ہوئی گھات نہ ہو واللہ الھادی وولی الایادی فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجریہ

قدسیہ علی صاحبہا وآلہ افضل صلاۃ وتحیہ آمین۔

خط دوازدہم مولوی عبدالباری صاحب

فرنگی محل لکھنؤ — بسم اللہ الرحمن الرحیم
مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ — حامداً ومصلیاً ومسلماً

مولانا وبالفضل اولنا۔ والسلام علیہ۔ آپکی تحریر موصول ہوئی مجھے افسوس ہے کہ میں نے اب تک جو آپکی طرف سے حسن ظن رکھا تھا وہ اب نہیں رہا آپ کو دیانتدار مگر متشدد سمجھتا تھا مگر آپ نے ایک واقعہ کی دیدہ ودانستہ اس طرح سے صاف تکذیب کی ہے جو سراسر غلط ہے دنیا آپکو کچھ کہے لیکن جو اُس وقت موجود تھے وہ اب کسی طرح آپ کی دیانت کے قائل نہیں ہوسکتے آپکو یاد ہوگا اور ضرور یاد ہوگا اس وجہ سے کہ میں نے ایسا دنداں شکن جواب دیا تھا کہ آپ دم بخود گھر میں گھس گئے اور اُس کے بعد ایک تحریر ارسال فرمائی جس کے جواب میں میں نے کہا کہ ڈاک کے ذریعہ سے خط وکتابت ہوتی رہے یہاں خود مکالمہ کا موقعہ ہے آپ باہر آیئے اور جواب دیجیے باہر آئے تو معذرت کرتے ہوئے خبر میں نے وہ بر سبیل تذکرہ یاد دلایا تھا اور آپکی تہذیب کی مثال پیش کی تھی لیکن اُس کی وجہ سے جناب کے پوشیدہ وصف پر مجھے وقوف ہوگیا خوب ہوا اب جناب پر اعتماد کرنے والا وہی ہوگا جو آپ جیسے کمالات معنوی سے غافل ہو۔ اس وقت مجھپر آپ کی قابلیت بھی ظاہر ہوگئی آپ کے ایرادات قاہرہ واعتراضات باہرہ ایسے نہیں جن کی طرف توجہ کی جائے مگر میں جو آپ سے دریافت کرونگا کہ ان الفاظ کو آپنے اپنی ہوشمندی سے مسخر سمجھا ہے یا کسی نے

تنبیہ کیا ہے۔ آپ نے جو چال چلی ہے اُس میں میں پھنس نہیں سکتا ہوں آپ
چاہتے ہیں کہ میں آپ سے اُلجھوں اور حکومت شیطانیہ کی خدمت آپ انجام
دے کے مستحق اعزاز ہوں تو بحمد اللہ ایسا نہ ہوگا آپ ہی اُلجھے رہیں گے اور شر سے
آپ کے دوسرے محفوظ رہیں گے۔ آپ جس قدر چاہیے اعداد بڑھایئے جبتک
مفصل یہ نہ فرمایئے گا کہ تم نے یہ کیا اور یہ تمھارے اکابر سے کسی نے نہیں کیا
اُس وقت تک میں آپ کے مہملات کا جواب نہ دوں گا۔ جناب نے ایک
خاصی تعداد بہتان کی باندھ رکھی ہے کہ میں نے یہ کیا یہ کیا اُس کی قلعی
کھلے گی آپ بہت سے امور کو ثابت ہی نہیں کر پائیں گے کہ وہ مجھ سے
سرزد ہوئے۔ مجھے خود اس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے کہ میں لکھوں
کہ فلاں بات میں نے کی یا نہیں کی میں اپنا پیشوا اپنے اکابر کو سمجھتا ہوں
اس کی تصریح کی بھی ضرورت نہیں یہ تو میرا اور میرے مالک کا معاملہ ہے
آپ نے جو مطالبہ مجھ سے دستخط کرنے کا کیا ہے اُس کے اوپر عمل نہیں کیا
جا سکتا ہے جبتک میری تحریر سابق کے موافق نمبروار آپ یہ نہ بتائیں کہ
فلاں کام تم نے کیا ہے اور وہ اس قابل ہے کہ تمھاری توبہ کے اندر داخل
ہے اُس وقت تک نہ میں آپ کے مطالبہ کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہوں نہ
اُس تحریر کے اوپر جو امور موقوف ہیں اُن کی طرف التفات کرنا عقلمندی ہے۔
میں نے احباب کے خلاف طبع جو ایثار نفس سے کام لے کے اسم گرامی و نام نامی
کو توبہ نامہ میں درج کر لیا اُس کے عوض میں خوب خوب انعامات ہوئے ہیں
ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کی دیانت کا حال تو اس سے کھلتا ہے
کہ امر اول کے متعلق پہلے ہی تحریر میں داخل توبہ کرنے کا اظہار کر دیا تھا اور امر
ثانی کے بارہ میں بالفاظ مناسب داخل توبہ کرنے کو تیار تھا مگر جناب نے

انہیں دونوں امروں میں اپنے کاغذ کو سیاہ کیا ہے عقلمند سمجھتا ہے کہ آ ماس شئے دیگر و فربہی شئے دیگر آپ لوگوں کو اگر واقعی کسی شخص کا راہ راست پر لانا منظور ہوتا تو جس امر سے وہ تائب ہو چکا اُس کو تو بحث میں نہ لاتے محمد میاں مارہروی سے دریافت کیجیے کہ آخر میں میں نے مہر کر کے سادہ کاغذ بھیجدیا تھا کہ اگر آپ کے نزدیک میرے مضامین سے ترویج کفر ہوتی ہے تو آپ میری طرف سے جو چاہیے شائع کر دیجیے وہ میرا ہی لکھا ہوگا اس سے زائد میں آپ لوگوں کے خوش کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں کرسکتا تھا اب یہ توبہ نامہ کی اشاعت مزید روشنی آپ لوگوں کی روش پر ڈالتی ہے میں نے اپنے اکابر کے معاملہ کو درمیان میں اس وجہ سے پیش کر دیا ہے کہ عوام الناس کو معلوم ہو جائے کہ جناب نے فتاووں تحریروں کے ذریعے سے جو کچھ گلفشانی کی ہے اور جس پر تجدد دین کا وار مدار سمجھا ہی وہ اسلاف سے بعید ہے غالباً مجدد اول حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وصف میں آپ کے شریک نہیں ہیں۔ آخر میں عرض ہے کہ آپ جس قدر چاہیے اعداد بڑھایئے میں ایک ایک امر کو گنواؤں گا تاکہ آپ کی دیانت کا پتہ چلے اور آپ کی موشگافیاں عالم آشکارا ہوں۔ آپ بہت تیزی نہ فرمایئے یہ آخری تحریر ہے جس میں صاف صاف عرض کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک بہت ادب کیا گیا اور آپکا وقار قائم رکھا گیا مگر جناب نے اُس کی قدر نہ کی بلکہ اُس کو ضعف پر محمول کیا مگر آیندہ انشاء اللہ العزیز ایسا نہو گا۔ جناب مطالبات کو اپنے اپنے ہی گھر میں رکھیے مجھے جو کچھ مناسب معلوم ہوا اُس طرح میں نے توبہ کی ہے جناب خود پہلے مجھے تشفی بخش جواب عطا فرمادیں اُس کے بعد

جیسا ہوگا وہ دیکھا جائیگا جناب کو خدا اور سول کے واسطے و قسم دینے سے
کیا مطلب ہے جناب خود ہی جو چاہتے ہیں اپنے نزدیک کر سکتے ہیں سب
اعلم سب سے اعلے مگر میری مخلصانہ گزارش سن لیجیے اور یاد رکھیے کہ جناب کو خود
کسی سے توبہ کا مطالبہ نہیں پہنچتا ہے جناب کی معاذاللہ شان نہیں ہے
غافر الذنب و قابل التوب جناب خود اپنے گریبان میں سر ڈالیے اور اپنے
معاصی عدیدہ شدیدہ سے توبہ کیجیے جن کا ذخیرہ جناب کو ابد الآباد تک
کام آنے والا ہے اگر جناب اپنے معاصی پر نظر فرمائیں تو جس قدر انفاس
عزیزہ باقی ہیں ہرگز ان کے لیے کافی نہیں اُن ذخائر سے صرف دو ذخیروں
کا ذکر ہوتا ہے ملاحظہ فرمایئے اور بہتر یہ ہے کہ خدارا مجھ پر رحم فرماکر ان امور
سے جلد توبہ کیجیے جو وعیدیں میری شان میں تحریر ہوئی ہیں اُن کو پھر
غور سے دیکھ لیجیے آپ کو مومن آل فرعون کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیے ان
یک کاذباً فعلیہ کذبہ ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم
الآیہ واللہ الھادی۔ ذخیرۂ اولیٰ۔ آپ نے جمعیۃ خدام کعبہ کے شرکا
کی تکفیر کی اُس کی مخالفت کی اُس کو باطل جہاد کہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (۱)
حریم محترم کی بے عزتی ہوئی (۲) مدینہ طیبہ کی بے حرمتی ہوئی (۳) قرآن
عثمانی چھن گیا (۴) جزیرۃ العرب پر کفار کا قبضہ ہوگیا (۵) بغداد میں
شرابوں کی دُکانیں کھل گئیں (۶) بصرہ میں بُت خانہ بن گیا (۷) شہر
بیت المقدس پر صلیب نصب ہوئی (۸) شام پر کفار قابض ہوگئے۔
(۹) قسطنطنیہ نرغۂ اعدا میں ہے (۱۰) خلیفۃ المسلمین قید ہوگئے۔ حرم کے
ہر ذرہ ذرہ کی بے حرمتی کا عصیان آپ کے سر پر ہے قرآن شریف مذکور
کی ایک ایک آیت بلکہ ہر ہر لفظ بلکہ تمام حروف کے ساتھ جو بے ادبی

ہوئی ہے اس کا پشتارہ آپ کی کمر پر ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کا قطرہ خون سے آپ کا دامن آلودہ ہے چپہ چپہ جزیرۃ العرب کا آپکی
گردن میں طوق ہو تو کوئی تعجب نہیں بغداد کی سرکار آپکی شاکی ہوں۔
شہدار کربلا آپ کے فریادی ہوں امیر نجف آپ کے افعال پر نفرت
کریں تو بجا ہے بصرہ کی رابعہ رضی اللہ عنہا اور امام بصری اور حواری
رسول اللہ آپ کے نصاری کی موالات سے بیزار ہوں تو حق ہے یہ صلیب
جہاں جہاں لہرا رہی ہے سب آپ کے دامان بے غیرتی کی حرماں نصیبی
کا پرچم ہے ارواح صلحا آپ کے سکوت سے متحیر ہیں دار الخلافت
آپ سے شرمندہ احسان نہیں ہے خلیفہ ایسے یزیدوں سے نالاں
نہ ہو تو کیا کرے جتنے مسلمان شہید ہوئے جتنے بچے ذبح ہوئے جتنے
مسلمات بے حرمت ہوئیں جتنے مشائخ مصائب میں پڑے جس قدر
مال لٹا جتنے مکانات مسلمانوں کے ویران ہوئے اُن سب کا وبال
آپ ایسے حضرات پر ہے انگریزوں کی ہمت آپ لوگوں کی وجہ سے
ہوئی مسلمانوں کو مسلم سے لڑنے کی جرأت آپ کے افعال نے دلائی ان
سب کا شمار فرمایئے مفصل انشاء اللہ تعالے بعد میں عرض کروں گا۔
لاکھوں کی تعداد بلکہ کروڑوں کی تعداد کا ذخیرہ تو اس تودۂ معصیت میں
ہے ذخیرہ ثانی آپ کی خود اقراری بے حرمتی مسجد کانپور کی جس سے ہر روز
اگر ایک جنب ایک حائضہ ایک حامل نجاست ایک عیسائی ایک مشرک
ایک جانور نکلے تو آج تک کہ ۲۸ ذیقعدہ یوم پنجشنبہ سنہ ۱۳۳۹ھ ہے
اس دن سے جبکہ وفد حضور ویسرائے بالقابہ کے سامنے پیش ہوا اور نہ آنر
سر لارڈ مسٹن صاحب بالقابہ وعلیہ ما علیہ کی نیم باز چشم نے کچھ اشارہ کر دیا

اور پھر صدائے برنخاست اُس کو اقلاً سمجھیے تو چودہ ہزار مصیبتیں ہوتی ہیں اور اگر ہر روز اس سے زائد آیند و روند کا شمار کیا جاوے تو بلا شبہ زائد ہے تو آپ خود ہی حساب کیجیے کہ اُس ذخیرہ میں کتنے لاکھ معاصی کا انبار ہوتا ہے۔ للہ للہ آپ جلد تر ان معاصی سے توبہ کیجیے ورنہ اپنی گردن اپنی جیب ندامت میں ڈالیے اور کسی سے مطالبہ توبہ نہ فرمائیے اُس کو اللہ پر چھوڑیئے یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے محض آپکی خیر خواہی سے ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم شاہ علی عفا اللہ عنہ

تیرھواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط دوازدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولنصبرن علی ما اذیتمونا

حضرت مولوی عبد الباری صاحب بالقابہ۔ عزت نامہ تشریف لایا میں نے اپنے مطالبات کا جواب کہیں نہ پایا بلکہ بعض سے صاف انکار سنا پایا اور جن معمولی عذروں کا میرے نیاز ناموں میں شافی ووافی رد تھا اُنھیں کا اعادہ فرمایا ہاں اس قدر زائد ہے جو عجز مطلق کا آخر الحیل اور جسکی پہلے ہی توقع تھی کہ ہمیشہ سے مضطر کا دستور العمل ہے کہ آئندہ اور زیادہ سختی و غصہ و زبان درازی سے دھمکایا اس کی بھی خبر قرآن عظیم پہلے ہی دے چکا اور ولنسمعن سے دے چکا اور صبر و تقوے علاج بتایا وللہ الحمد۔ حضور بالقابہ یہ مخاطبہ تو صرف اس لیے تھا کہ جناب اسلام قبول فرمائیں اُس کے ساتھ اگر ہزار غصہ درشتیاں سخت کلامیاں ہوئیں سب بسر و چشم تھیں اور جب وہ کسی طرح منظور نہیں

خالی غصہ بھی کچھ ضرور نہیں الحمد للہ میں حجۃ اللہ قایم کر چکا مجھے اسی قدر کا حکم تھا
لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی میں اب بھی عرض کرتا ہوں
اور دست بستہ نہایت منت سے گزارش پیرا ہوں کہ غصہ جتنا چاہیے
فرمایئے مگر میرے مطالبات کا جواب ہو سکتا ہو تو لایئے میرے ایرادات و
دلائل قاہرات تمام مجمع سے مل کر حل سکتے ہوں تو ہلایئے اگرچہ جواب کے
ساتھ دس دس ہزار دشنام سنایئے اور اگر جواب ناممکن ہو اور للہ الحمد
آپکا دل اندر سے خوب جانتا ہے کہ ناممکن ہے تو للہ اسلام لے آیئے غصہ
کر کے دین سے نہ چھوٹیے واحد قہار سے نہ روٹھیے دنیا کی یہ آؤ بھگت
چندروزہ ہے آنکھ بند کیے سویرا ہے منتقم جبار کا عذاب شدید ہے
اور کفر پر وعید خلود وتابید ہے باقی اول تا آخر جن اکاذیب سے حضور
بالقابہ نے کام لیا اُن کا جواب اُتنا ہی بس ہے جو قرآن عظیم نے دیا
فبعل کا متعلق اپنے مستحق کو آپ تلاش کر لیتا ہے ہاں جناب کے
آخری ذخیروں کی نسبت دو گزارشوں کی اجازت باادب مانگتا ہے
ایک یہ کہ الحمد للہ الحق صدقہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی
عزت کا جس نے نصاریٰ سے موالات کی ہو یا جس نے مشرکین ہند
سے مواخات کی ہو یا جس نے مسجد کا پنور سٹرک کرادی ہو اُن سب پر
اپنی بیشمار لعنتیں اُتار اور اُنھیں آخرت کے عذاب عظیم سے پہلے دنیا
میں تمام خاص و عام میں سخت ذلیل و رسوا کر کے نہایت بری موت مار
اور آپ کہیے آمین مولےٰ تعالی قادر ہے کہ آمین کہتے ہی حق بحقدار پہنچے -
دوسری یہ کہ مجھ سے تو فرمایا جناب کو خود کسی سے توبہ کا مطالبہ نہیں پہنچتا
جناب کی معاذ اللہ شان نہیں ہے غافر الذنب وقابل التوب

معلوم ہوا کہ جو کسی سے توبہ کا مطالبہ کرے وہ الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے
اور اس کے ساتھ ہی اس سے بالکل متصل بلا فصل فرمایا جناب خود
اپنے گریبان میں سر ڈالیے اور اپنے معاصی عدیدہ شدیدہ سے توبہ
کیجیے آخر میں فرمایا خدارا مجھ پر رحم فرما کے ان امور سے جلد تر توبہ کیجیے
جناب کے اگلے ہی کفر وارتداد کیا کم تھے کہ حضور بالقابہ غافر الذنب
وقابل التوب بنکر اپنے منہ خدا بھی بن بیٹھے ایک یہی درجہ باقی تھا وہ
بھی طے فرما چکے ہیں پھر بہت منت سے ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں کہ للہ میرے
تمام مطالبات کا جواب دیجیے ورنہ خدا کو مان کر اسلام قبول کیجیے سچ کہتا ہوں
آپکی دونوں جہان کی بھلائی کی کہتا ہوں ورنہ یقین جانیے کہ قیامت قریب،
اور واحد قہار حسیب - فستذکرون ما اقول لکم و افوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ۝ واللہ یھدی من
یشاء الی صراط مستقیم ۝ ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد ۝

تا چند زحق فرار می باید کرد | یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا پاسخ ہر نمرہ جدا باید داد | یا بر توبہ قرار می باید کرد

فقط فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم حشمت علی قادری رضوی لکھنوی
محرر دار الافتا شب غرہ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا
وآلہ افضل الصلاۃ والتحیہ

چودھواں مفاوضۂ عالیہ تتمۂ مفاوضۂ سیزدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک خط صبح حاضر کر چکا ہوں یہ بعض ضروری باتوں سے اس کا تتمہ ہے

۱- جہاں یہ لکھا ہے کہ جس نے نصاریٰ سے موالات کی اُس میں کبھی کا لفظ زائد کر دیجیے یعنی جس نے نصاریٰ سے کبھی موالات کی اس دعا کے بعد اپنے آمین کہنے کی مجھے اطلاع دیجیے اور حق بجفد ار پہنچنے کے بعد اتنا اور اضافہ فرما دیجیے واحد قہار چاہے تو یہ تینوں لعنتیں ایک ہی سر پر ہماُرے نے دیکھیے گا ہزاروں پہلی کے مستحق ہیں اور ہزاروں دوسری کے ہزاروں دونوں کے مگر دنیا میں وہ ایک ہی سر پایئے گا جس پر معاً تینوں کا مجموعہ اُتر سے

ب بعض احباب کی رائے ہے کہ ان لفظوں کے بعد کہ ایک ہی درجہ باقی تھا وہ بھی طے فرما چکے اتنا اور اضافہ کریں نہیں نہیں بلکہ یہ تو مدتوں سے طے ہو رہا ہے لوگ جناب کو باری میاں سے تعبیر جناب کے پیچھے کرتے ہیں جناب کے منہ پر کرتے ہیں جناب انکار نہیں فرماتے اور سب سے بڑھکر یہ کہ باری میاں کہکر پکارتے ہیں اور آپ بولتے ہیں عبد الباری سے باری ہو گئے وہ جہال اگر اپنے جہل کے سبب معذور ہوں جناب تو اپنے مُنہ بہت بڑے مجدد مدراس ہیں آپ کے لیے سوا اپنی الوہیت تسلیم کرنے کے اور کیا محل ہے باری یقیناً آپ کے نام کا اختصار ہے جیسے لوگ عبد الماجد کو ماجد کہتے ہیں اور آپ کے نام میں باری یقیناً اسمار حسنے سے بمعنی خالق کل ہے بھلے سے اسم شریف عبد اللہ ہوا اور نہ اللہ میاں کہلوائے اور اُس پر بولتے ج یہاں تک تو اضافۂ عبارات کی نسبت گزارش تھی آگے پھر بعض نمبروں کی باری ہے لہذا شمار سابق دوہرا لیجیے تو مطلب نمبر ۱۹۲ تھے اور جواب مطلب ۱۱۸ آگے چلیے۔

(۱۱۹) جناب کے اس خط اخیر پر نمبروں کا اضافہ نہ ہوا شاید شکایت فرمائیں کہ ہمارے اس خط کی قدر اور خطوط کی طرح نہ کی مگر یہ خط شریف

تو ایڑی سے چوٹی تک سراپا نمبر ہے میں کہاں تک نمبر لگاؤں اور حضور بالقابہ کے کذب شمار سے گزر گئے اتنے اعداد کہاں سے لاؤں خیر اگر منظور رب ہوا بخاطر سامی سب پر نمبر لگا دیے جائیں گے اس وقت تو رفع شکایت جناب کے لیے صرف ثانیہ کفریات جناب پر نمبر لگاتا ہوں کہ اہم بھی یہی ہے اور اکاذیب تو طبیعت ثانیہ جناب ہو گئے ہاں اُن میں سے ایک ضرور قابل ذکر ہے جو جناب کے کمال حیا و صدق و دیانت و امانت کی نقاب ایک ساتھ اُتار کر تار تار کر رہا ہے جسے ہندوستان کا ہر جاہل ہر بچہ بھی سُنکر فوراً سمجھ لے کہ حیا و جرأت جناب کا پارا نمبر اول سے بھی کہیں اونچا گزر گیا یعنی مسجد کا نپور کے سڑک کرا دینے کا الزام میرے سر رکھنا۔ شاید گمان جناب میں ساری دنیا اندھی ہو گئی اور نہ صرف اندھی بہری بھی اور نہ صرف بہری پگلی بھی۔ اللہ اکبر اس کمال وقاحت کی کوئی حد ہے مسجد کے معاملہ میں سارے کرم جناب کے اول تا آخر قدم جناب کے جناب یہ ناپاک و خلاف اسلام مخلص نکالیں واحد قہار کے گھر کو ہر کافر و حائض و جنب و نجاست کی گزرگاہ بنالیں اُس کے منحوس دن کو نہایت مسرت کا زرّیں دن ٹھہرالیں میں اس کے رد میں رسالہ لکھوں وہ چھپے شائع ہو آپ کو اس ظلم کے اقرار پر مجبور کرے اور پھر جو آپ نے کیا وہ میرا فعل ٹھہرے یزید پلید اگر دنیا میں آسکتا اور اس فقرۂ جناب کی بھنک اُس کے کان تک پہنچتی تو ضرور چیخ اُٹھتا کہ دیکھو امام حسین نے مجھے ظلماً قتل کیا ایک یہی ہانڈی کا چاول جناب کے باقی سب اکاذیب پر بہت تیز روشنی ڈالنے کو بس ہے ہر بچہ سمجھ سکتا ہے کہ جس زبان کی بیباکی یہاں تک اُس کے اکاذیب

کی حد کہاں تک یہ نمبر ۱۹۳ ہوا۔

(۱۲۰) تین کفریات جناب یہیں سامنے ہیں اپنی شان) غافر الذنب و
قابل التوب جاننا باری میاں کہنے پر راضی ہونا باری میاں سے
ندا پر بولنا یہ نمبر ۱۹۴ تا ۱۹۶ ہوئے۔

(۱۲۱) میں نے خط سابق کے نمبر ۹۰ و ۹۱ میں کس قدر آفتاب سے
زیادہ روشن کر دیا تھا کہ تھانوی کافر اور جو اُس کے قول خبیث پر
مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر اور یہ خود آپ ہی کے اقرار سے
ثابت کیا تھا کہ اس میں گنتے اور خنزیر سے تشبیہ ہے اور یہ بھی دکھا دیا
تھا کہ آپ کے دلمیں حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ
وسلم کی اتنی قدر نہیں جتنی اپنے باپ کی جناب یہ سب کچھ دیکھ کر
شربت کا سا گھونٹ پی گئے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت
عظیمہ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا بلکہ صاف فرما دیا آپکے ایرادات ایسی نہیں جن کی طرف توجہ کی جاوے
یہ نمبر ۱۹۷ ہوا آگے اُسے مہملات فرمایا یہ نمبر ۱۹۸ ہوا پھر فرمایا نہ اُنکی طرف التفات عقلمندی ہی یہ نمبر ۱۹۹
ہوا۔ پھر فرمایا جناب مطالبات کو اپنے ہی گھر میں رکھیے یہ پورے دو سو
نمبر ہوئے اور کس قدر اشد و اکبر ہوئے یہ اخیر کے چار کفر تو سب سے
اخبث و بدتر ہوئے والعیاذ باللہ رب العلمین کیا کوئی مسلمان
کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت کے اُس
روشن بیان پر یہ الفاظ کسی مسلمان کی زبان سے نکل سکتے ہیں کوئی ایسے
یوں بے التفاتی و بے پرواہی سے پامال کر کے ذرہ بھر اسلام سے حصہ
پا سکتا ہے حاشا وکلا انا للہ وانا الیہ راجعون کیا دنیا میں کوئی
انصاف کہنے والا نہ رہا کہ ان ملعون کفروں اخبث ارتدادوں سے

اگر آپ سے میں توبہ چاہتا ہوں کیا گناہ کرتا ہوں۔ فرض کردم کہ میرا مذہب
آپ پر کھل گیا فرض کردم کہ ایک وقت میں نے آپ کو جواب نہ دیا حالانکہ
میرے کہنے سے پہلے اُسی وقت میرے اصحاب و تلامذہ میں سے مولوی
امجد علی صاحب نے آپ کو وہ دنداں شکن جواب دیا تھا جس نے جناب
کے دہن شریف میں پتھر رکھدیا سب جانے دیجیے مجھی کو آپ نے خاموش
کرلیا اور میں آپ کے خوف سے گھر میں گھس گیا اور آپ نے پھر مکالمہ کے
لیے مجھے بلایا اور میں معذرت کرتا آیا اس کی صحت تو اسی مکالمہ سے جو
آج بیس دن سے دائر ہے ہر عاقل بلکہ ناسمجھ پر بھی ظاہر ہے عاقلان خود
نیک می دانند۔ ذرا آنکھ ملا کر فرمایئے وہ میں ہی تو ہوں جس پر بے شمار
ضربات پڑ رہی ہیں جو ایک حرف کا جواب نہیں دے سکتا جو سسک
سسک کر رہ جاتا ہے ذرا آنکھ ٹمٹمائی اور تڑپے اور ہاں ہاں وہ جو ہر
وار پر بغلیں جھانکتا ہے گلیاں بدلتا ہے اور جدھر جائے وار پر وار اُس پر
سوار بلکتا تھرکتا پھڑکتا سسکتا پھڑپھڑاتا تلملاتا ہے اور رہ جاتا ہے اور
کچھ بنائے نہیں بنتی مفاہمہ کا نام سانپ کے منھ کی چھچھوندر ہو گیا ہے اُگلے
تو اندھا نگلے تو کوڑھی دلدل میں پھنسنے والے کی حالت ہے جتنا زور کرے
اتنا ہی دھنسے جان اتنی باقی ہے کہ سانس کا ڈورا چلتا ہے جس سے
داڑھی کا کوئی کوئی بال ہلتا ہے یہ مکالمات بتا رہے ہیں کہ جس کی یہ
ردی حالت ہے اور پہلے بھی بارہا کی اُس پر تحریری شہادت ہے
اُس زمانہ میں بھی اُسی کا یہ انجام ہوا ہوگا وہ کون ہے عاقلان نیک می
دانند شاید وہ لکھنؤ کا سعادت مند میں ہی ہونگا جسے کوئی گلی بن نہ پڑی
سوا اس کے کہ اپنے باپ دادا استاذ مرشد کو سگ و خوک کے مثل تسلیم

کر لیا جس کا گلہ اب کھلا ایسی تسلیم بھلا کہیں عجز میں ہوتی ہے یہ تو وہی باسعادت کیا کرتے ہیں جن کے لیے مناظرہ میں راستے کشادہ ہوتے ہیں ٹھنڈے جی بکشادہ پیشانی اپنے اب وجد واستاذ و مرشد کو ایسا قبول کر لیتے ہیں لہذا آپ کی خاطر سے میں نے اُس وقت کا اپنا عجز تسلیم کیا اور اسی وقت پکیا ہے سچ عرض کرتا ہوں اگر آپ سچا اسلام لے آئیں اور پکے طور پر شائع فرمائیں تو میں اب لکھدوں کہ آپ جیتے اور میں ہارا میں تو پہلے ہی عرض کر چکا تھا کہ ہار جیت مقصود نہیں بفرض غلط یہ سبب ہو اگر آپ کے اس کفر اشد کا علاج کیا ہوا حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید ناپاک توہین آپ کو دکھائی جائے خود آپکے اقرار سے گُتے اور خنزیر سے تشبیہ بنائی جائے آپ اپنے باپ کے لیے تو اقرار کریں کہ ہاں کتے سوئر سے تشبیہ ہوی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی طرف آپ کو بلایا جائے تو صاف لکھدیں کہ مہمل ہے قابل التفات نہیں اور پھر اسلام کا دعویٰ باقی آپ تو اپنا اسلام برائے نام کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت سے یہ ڈھٹائی یہ رکھائی تو نام بھی باقی نہ رکھے گی غصہ پر نہ ٹالیے اپنے گریبان میں مُنہ ڈالیے مسلمان ہونا ہے تو ایمان سنبھالیے ورنہ آپ جانیں اور روز جزا کا حاکم قہار وسیعلم الکفر لمن عقبی الدار ۵ مطالبوں کے جواب کا تقاضا پھر عرض کرتا ہوں اب جناب پر نمبر ۳۲ ہیں اسم شریف کے عدد ۳۲۰ ہیں کہ ارقام نجومی میں اُن کی رقم تنکنک ہے یہ اُن سے بھی ایک زائد ہوا ۵

عبدالباری حذار می باید کرد + بادیں رحنیں ضرارمی باید کرد

خود را تو مجددِ کلاں ترخوانی + بازا ز وینت فرارمی باید کرد

آپ کے عہد آپ کو یاد دلاتا ہوں واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولاo والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی محرر دار الافتاء شب دوم ذی الحجہ لیلۃ الاثنین ۱۳۳۹ھ من ہجرۃ رسول الثقلین علیہ وعلی آلہ وذویہ افضل الصلاۃ والسلام فی الملوین

آمین

خط سیزدہم مولوی عبد الباری

فرنگی محل لکھنؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم

مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حامداً ومصلیاً ومسلماً

لاینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم ھو ربکم۔

ایک خط کل آیا مگر عظیم الہند گاندھی جی اور مولانا محمد علی صاحب کل میرے یہاں تھے اس واسطے جواب کی جانب التفات نہ ہوا آج دوسرا خط جو تتمہ اول کا ہے موصول ہوا چاہیے تھا کہ اب بھی انتظار ہوتا کہ شاید اس تتمہ کا تتمہ اور ہو اس واسطے کہ ناتمام اور ابتر امور ایسے ہی ہوتے ہیں مگر تاخیر جواب آپ کو عزہ وغرور کے انتہائی درک تک پہنچا وے اسکو یہ مخلص پسند نہیں کرتا ہے اس واسطے بلا انتظار یہ تحریر مرسل ہے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ ایک ٹھوکر آپ کو کوہ وقار تحمل سے کس طرح پھینکدیتی ہے مگر میں ٹھوکر پر ٹھوکر نہیں لگانا چاہتا ہوں۔ مہلت دینا اور عبرت دلانا

میرے مالک و سرکار کا بھی کام ہے میں نے ابھی دو انبار معاصی سے آپکو خبر دی ہے اور آپ کو توبہ کی نصیحت کی ہے اس کو آپ اپنی خویش فہمی سے مطالبہ توبہ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی کو سمجھتے ہیں کہ آپ مقصود بالتوبہ ہیں بغیر آپ کو کاغذ پر دستخط کر کے بھیجے مفر نہیں آپ معاصی پر اقراری شرک کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ہیں۔ یہ خدا کی حکمت ہے کہ جو قصور آپ میرا کہتے ہیں وہ آپ کا نکلتا ہے مگر انصاف شرط ہے اُس کا فقدان آپ کے حضور میں ہے خلقت واقف ہے اور واقف ہو جاوے گی کہ عاجز کون ہے آپ کے مطالبات اور اعتراضات واہیات کتنے ہی نمبر کے ہوں اُنکا مرتبہ بعد کو ہے پہلے آپ میرے التماس پر عمل فرمایئے مفصل لکھیے کہ تمہارے پاس جو کاغذ میں نے بھیجا ہے اور جس پر دستخط کرنیکا مطالبہ کیا ہے اُسی میں فلاں فلاں امور تم نے کیے جن کا ثبوت یہ ہے اور وہ مصداق ہو سکتی ہیں جب اس کو آپ لکھ چکیے گا تو اُس کے بعد آپکو خود آپ ہی کی تحریر سے افترا پردازی اور بہتان بندی اپنی معلوم ہو جاوے گی پھر دیکھا جائیگا کہ آپ لائق خطاب رہتے ہیں یا رہتے بھی نہیں ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کی سمجھ اس قدر قاصر ہے کہ جملہ امور کا جواب دیدیا جاتا ہے وہ آپکی سمجھ میں نہیں آتا ہے مفصل جواب دینے میں اصل مقصد سے دور جانا ہوتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ اُلجھاؤ میں ڈالیں میں گلو خلاصی نہیں کرونگا جب تک یا تو آپ مفصل تحریر بھیجیے یا اپنا عجز ظاہر کیجیے۔ آپ نے کانپور کے معاملہ میں جو کچھ لکھا ہے اُس کا جواب میری طرف سے تو ہو چکا ہے۔ ہاں پھر اعادہ کیا جاتا ہے کہ میں نے ارض مغصوبہ سے مسجد کی حفاظت کی ہیں لئے گناہ کیا کیا جو اُن کا

ذمہ وار میں ہوتا یزید پلید بھی عقل کا اندھا نہ تھا جو آپ کے کہنے میں
آجاتا آپ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ کیا الزام ہے اپنی عبارت بھی یاد نہیں
کہ کیا لکھا ہے اور خلقت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں اور پگلی
پر اللہ اکبر کا فقرہ یہ آپ ہی کی گستاخانہ انداز ہے اللہ سے ڈریے
باری میاں پر اعتراض نہ کیجیے ورنہ صرف دانی بھی کھل جاوے گی آپ
اقراری فرض نہ ادا کرنے کے مجرم ہیں آپ کو متنبہ کرتا ہوں ہدایت خدا کے
اختیار ہے توبہ موقوف بالخیر کرتا ہے ہر کس وناکس کا مرتبہ نہیں ہے کہ وہ
توبہ کرے آپ توبہ کریں یہ خیال خام ہے آپ کے مرتبہ سے بعید ہے
کیا ہوا اگر آپ سے آپ کے تلامذہ بڑھ گئے آپ کے ایسے معلم کے لیے
ایسا ہی ہونا ہے مگر دروغ گو را حافظہ نباشد مولوی امجد علی کہاں تھے
جو آپ کی مدد کے لیے آئے آپ کتنا ہی غصہ دلایئے مجھے غصہ نہیں آویگا
آپ بھی غصہ میں نہ آیئے تو مناسب ہے شاید چند روز بعد آپ کو
اپنی غلطی کا احساس ہو اگر غصہ آگیا تو ہمیشہ کے لیے جہالت میں بسر
ہوگی میرے اخلاص سے بعید ہے کہ آپ کو متنبہ نکروں آپ باور کیجیے
کہ آپ کے ایرادات واعتراضات اضحوکۂ اطفال ہیں کوئی بڑی بات
نہیں کہ ان کی رد کردی جاوے مگر جو آپ چاہتے اس پر لحاظ کرتے ہوئے
یہ حماقت ہے کہ بدوں آپکو تا بخانہ پہنچائے اور چوٹی سے گرائے ان کی
طرف توجہ کی جاوے آپ ذرا مواخات بین المشرکین والمسلمین کی حرمت
کے دلائل تو فرمایئے اس کے بعد عبارت مذکورہ لکھیے دیکھیے دلائل اس
قابل ہوں کہ عقلاء ان کو دلائل سمجھیں فضولیات نہوں طرز ادا ایسی
ایسا ہو کہ لکھنؤ کے لوگ مکارم نگر کو یاد نہ کریں آخر میں یہ عرض ہے کہ

نظر اپنے والسنۃ وناد السنۃ تمام معاصی سے توبہ کرتا ہے لیجیے اب آپ
بارہ کا خط لکھ دیجیے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ ایک اور بھی
مخلصانہ التماس ہے کہ یہ تو آپ کو یقین ہے کہ میں آپ کے ایرادات
قاہرہ اور سوالات باہرہ کی تاب مقاومۃ نہیں رکھتا پھر کس امر کا خوف
ہے کہ آپ تفصیل کرنے سے ارتکاب امور کے گریز کرتے ہیں آپ کے
لیے تو مناسب ہے کہ اتمام حجت کیجیے اور اس التماس کو میرے قبول کیجیے
ابھی مجھے کہنے کو ہے کہ جو بات پہلے خط میں عرض کی گئی ہے وہی بنا
مفاہمہ کی ہے اور تمام عہود کا مبنی بھی اُسی پر ہے جب اُسی سے آپکو
گریز ہے تو ادھر اُدھر کی باتوں میں مجھے پڑنے کی کیا ضرورت ہے
اُس وقت آپ کو کہنے کا حق ہو جاوے گا کہ میں نے تمام باتیں مفصل
ثابت کر دیں اب میرے سوالات اور ایرادات تم پر ہیں اُس وقت
آپ کی چھچھوندر نظروں میں آسکتی ہے ابھی تو اپنے منہ میاں مٹھو بننا
ہے۔ فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

پندرھواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط سیزدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لئن بسطت الی لسانک لتشتمنی ما انا بباسط لسانی الیک
لاشتمک انی ارید ان تبوء باثمی واثمک۔

شرافت نصاب بالاجناب مولوی عبد الباری صاحب دام بالمناصب
نامی نامہ آیا اصلاً کسی مطالبہ کا جواب اس میں بھی نہ پایا ہاں غصہ

بہت کچھ فرمایا اور کمال شرافت کا نمونہ دکھایا میں اُس سب کا جواب
اتنا عرض کروں گا جو قرآن عظیم نے ہمیں سکھایا سلم علیکم۔ کرمی
غصہ جتنا چاہیے فرمایئے اور عہدہ بھی گو متی بر دستی مگر انصاف بھی
کوئی شے ہے چند لحظہ کے لیے اُسے کام میں لائیے یہ فقیر حقیر کیا قدر
رکھتا ہے کہ جناب کی سخت زبانی سے متاثر ہو۔ میں تو آپ کی
نرم کیا تو کسے بھی قابل نہیں مگر معاملہ اللہ واحد قہار اور اُس کے
حبیب سید ابرار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہے اک ذرا دیر اُن کے
حضور گردن جھکائیے جناب کو توبہ فرمانا اسلام لانا منظور ہوتا تو میرے
ایرادات وادلہ پر نظر فرماتے مفاہمہ شروع ہوا تھا جس سے جواب
پاتے سامنے لاتے نہ بنتا قبول پڑ آتے جناب ان دونوں طریق حق
سے یکسر جُدا رہے اور سکوتِ محض میں عار سمجھ کر یہ متعدد گلیاں چلے
جناب کی پہلی گلی تبدیل بحث یعنی کسی رد و ایراد و دلیل کو
اصلا ہاتھ نہ لگانا اور سب کو چھوڑ کر خارج از بحث تھی سُنانا جب
اُس پر بھی رد پڑیں اُسے چھوڑ کر اور کروٹ پر ہو جانا دوسری
گلی بے معنے تلاش فرصت کہ وقت ٹلے اور کچھ مہلت ملے
خط ۱۶ ذی القعدہ کا فرمان کہ تو سب سلسل مکمل کر دیگا تو ہم غور
کرینگے رفتہ رفتہ کتنے ہی کفر ثابت ہو کو کان نہ دھرینگے تیسری گلی
طلبِ تحصیل حاصل کہ اس کا بھی وہی وقت برانا حاصل
جناب نے صرف پانچ شبہے پیش کیے تھے اور اُن کے بعد خط
۲۲ ماہ رمضان میں صاف تصریح فرمادی تھی کہ یہ خلاصہ ہی ہمارے
مقاصد کا اس کے اندر رہکر ہم آپ کے ہر تکمیل ارشاد کو حاضر ہیں

نوان پانچ ہیں حصر ہو چکا تھا میں نے آپ کے خط ۱۶ ذی القعدہ کی ہٹ پر خط ۱۹ ذی القعدہ میں اُن سب کا کشف کامل کردیا جناب کے اس عذر بیجا کا بھی محل نہ رہا تو جناب خط ۲۱ ذی القعدہ میں یہ گلی چلے کہ نہیں نہیں باقی سب بھی مفصل کردے اور یہی گلی خطوط مابعد میں اب تک مسلوک ہے **چوتھی گلی بیجا ضد** اور ایک پوری ہو جائے تو دوسری ہٹ جس کا نمونہ بھی خط ۱۶ و ۲۱ ذی القعدہ وخطوط مابعد ہیں **پانچویں گلی والنسۃ مکرنا** مثلاً جناب نے خط اول میں اپنی تکفیر اور اکابر سادات و علما کی تکفیر اور تمام مسلمین زمانہ کی تکفیر سے انکار فرمایا کہ مجھے یاد نہیں میں نے خط ۱۹ ماہ مبارک میں اُس کا پورا پتا دیدیا آپ نے خط ۲۲ میں پھر انکار کیا اور بکمال انصاف اپنی عبارت لکھی اور اس میں سے اصل فقرۂ مطلوبہ چھپا لیا **چھٹی گلی مردودات پر اصرار** اس کی گنتی نہ شمار کتنے کفر گنا دیے گئے اور جناب اصلا جواب نہ دے سکے مگر رہے مصر اور توبہ سے منکر سب سے بدتر وہ متعدد کفر آخر کہ واحد قہار عز جلالہ نے خود آپ ہی کے منہ ثابت کرا دیا کہ بیشک تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شدید سڑی گالی دی۔ جو آپ نے اپنے باپ دادا کے حق ہیں خود بُری تشبیہ جانی اور جب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت رفیعہ کی طرف آپکو بلایا آپ نے صاف فرمادیا مہمل ہے قابل التفات نہیں پھر آپکو تنبیہ کی گئی کہ آپ کا یہ کفر سب کفروں سے اخبث ہے اس پر آپ نے اس خط اخیر ہیں مطالبہ تعظیم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو چار گالیاں اور سنائیں

ناتمام - ابتر - واہیات - اضحوکۂ اطفال - اسی کفر اخبث کی نسبت جناب کے چار کفر پہلے تھے چار اور اضافہ فرمائے اور جناب کے تیور بتا رہے ہیں کہ اب بھی نہ واحد قہار سے ڈرینگے نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے حیا کرینگے بہت ہوا تو سکوت فرمائیں گے اور غصہ بڑھا تو عظمت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اور گالیاں سنائیں گے جس کے دلمیں ذرہ کے ہزارویں حصے کے برابر بھی اسلام ہوتا ضرور ان قاہر مطالبوں کے حضور جھک جاتا اور خدا سے ڈرکر تائب ہوکر فوراً ایمان لاتا نہ کہ یوں سخت ڈھٹائی سے آنکھیں دکھاتا اور عظمت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیوں پر گالیاں سناتا - اُف ! اُف !! اُف !!! اُف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون ۝ ارے کیا فرنگی محلی صاحب سچ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا جو انصاف کرے آہ ! آہ !! آہ !!! اللھم الیک المشتکی وانت المستعان وعلیک البلاغ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۝ مفاہمہ تو ختم ہوا مگر جناب کے کفر کیا ختم ہوں کہ کفر ہی جناب کی دن دونی رات سوائی دولت ہے ساتویں گلی عناد و مکابرہ یہ تو خطوط شریفہ کے لفظ لفظ میں ہے ان کی ایک چمکتی مثال یہ ہے کہ مہمل عذر فرمائیے اور ان کے شافی جواب دیے جائیں ہر گلی بند کردی جائے جوابوں کو ہاتھ نہ لگائیے اور پھر وہی معمولی عذر دکھائیے مثلاً ایک سو ایک نمبروں کے ثبوت سے انکار کیا میں نے خط ۲۶ ذی القعدہ میں سب کے

صحیح پتے بتا دیے اُس کے جواب میں جناب نے خط ۲۸ ذی القعدہ میں
پھر وہی فرمائی کہ آپ بہت سے امور کو ثابت ہی نہیں کر پائیں گے
اور اس خط اخیر ۳ ذی الحجہ میں پھر سب کے ثبوت کا مطالبہ ہے میں
سو دفعہ ثابت کر دوں مگر جناب ہمیشہ یہی فرماتے جائیں گے کہ ثبوت دو توجانو۔
فرمائیے یہ مکالمہ کبھی ختم ہوسکتا ہے اور اس سے بھی روشن تر مثال وہ اپنے
باپ دادا سے استناد ہے جس کے کتنے شافی جواب خط ۱۹ ذی القعدہ
میں دیے اُن پر زبان جناب بند نہ ہوئی تو کیسے شدید رد خط ۲۶ ذی القعدہ
میں کیے۔ قصور معاف اگر کسی کو ذرا بھی حیا و غیرت اور اپنے باپ دادا
کی پروائے عزت ہوتی تو کبھی پھر اُن کا ذکر زبان پر نہ لاتا مگر جناب کی
وہی ہٹ وہی رٹ آٹھویں گلی اوندھا مطالبہ کفر و ضلال
و معصیت ہونا نہ شرع نے آپ کے باپ دادا کے افعال و اقوال
پر موقوف فرمایا تھا نہ میں نے ادلہ کو اس پر مشروط کیا تھا یہ شریف
پخچر تو جناب نے خود لگائی تھی اس کا ثبوت شرعاً عقلاً عرفاً ہر طرح
جناب کے ذمہ تھا اُسے میرے ذمہ رکھا۔ زید کہے کہ اُس کے باوا نے
عمرو کو اتنا قرض دیا تھا عمرو ثبوت طلب کرے عقلا ثبوت مانگیں
قاضی شرع ثبوت مانگے اور وہ سب کے جواب میں کہے کہ ثبوت
میرے ذمہ نہیں عمرو ثبوت دے کہ میرے باوا نے اُسے قرض نہیں دیا۔
لوگ تو اُسے پاگل ہی کہکر چھوڑ دینگے مگر قاضی شرع شاید کچھ اور علاج
فرمائے نویں گلی تعلیق بالمحال بعض نفیاں ایسی ہوتی ہیں کہ کسی
طرح اُن کا ثبوت دینا ممکن ہے یہ نفی اس کی ہی کہ آپ کے باپ دادا
پردادا سات پشت ستائیس پشت کتنی ہوں جن سب کے نام

مجھے کیا آپکو بھی معلوم نہ ہونگے اور آپکے اساتذہ و مشایخ اور اُنکے اساتذہ و مشایخ و اساتذہ و مشایخ تا انتہائے سلسلہ ملا لیجیے جن کے نام کیا گنتی بھی آپ خود نہیں بتا سکتے میں لوح محفوظ سے حاصل کرکے اُن سب کی نام بنام فہرست دوں اور اُن کے روز بلوغ سے روز مرگ تک کے سارے چھٹے اُن کے کراماً کاتبین سے حاصل کرکے وہ تمام لکھوکھا دفتر اوّل تا آخر آپ کو دکھاؤں کہ دیکھیے ان میں کسی کے نامۂ اعمال میں آپ کے صدہا کفروں ضلالوں معصیتوں میں سے کچھ نہیں ایسی بات پر ثبوت کو معلق کرنا حق تو یہ ہے کہ سب ڈھٹائی والوں کے پیر و مرشد ابلیس کو بھی نہ سوجھی تھی ورنہ کبھی کسی کو تو سکھاتا **دسویں گلی مفاہمہ سے استعفا** یہ جناب کی اصل گلی ہے اور سب اسی کے لیے ہیں جو آپ کے نویں خط ۱۶ ذی القعدہ سے کہ آغاز مفاہمہ کے بعد پہلا خط ہے اس تیرھویں خط تک مسلسل چلا آتا ہے جس کا بیان بارہا عرض کر چکا **گیارھویں گلی خود اپنی عبارت کی کایا پلٹ** صاف لکھا کہ رد تکبر نہیں اور جب رد کے چمکتے ہوئے صل علےٰ سر پر آئے فوراً پلٹ گئے کہ میں نے تو رد کو تکبر کہا تھا تم نے رد تکبر بجائے رد تکبر نہیں کو باور کر لیا اللہ الغفار اس سے بڑھکر جان بچانے کی گلی اور کیا ہوسکتی ہے **بارھویں گلی** اور بڑھکر سنیے **سب مانگر عدول** ان البغض کنائتی الی الطلعۃ المخبأۃ ۵

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ما تیز می کنی

میرے خط ۲۶ ذی القعدہ میں تیسرا مطالبہ یہ تھا جو آپ نے لکھا کہ "میں تو جناب کے ارادات تو یہ مع ادلۂ قاہرہ دیکھ کے دنگ ہو گیا جن سے

جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے "۔ ایمان سے فرمایئے یہ واقعی
کہا یا تمسخر واستہزا کیا اُس پر جناب خط ۲۸ ذی القعدہ میں فرماتے ہیں ہیں
آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان الفاظ کو آپنے اپنی ہوشمندی سے تمسخر سمجھا کر
یا کسی نے تنبیہ کیا ہے دیکھیے تمسخر کا صاف انکار ہے تو واقعیت کا صراحۃً
اقرار ہے علانیہ مان لیا کہ میرے ایراد قوی ہیں اور میرے ادلہ آپ پر قاہر
اور جواب ہیں آپ کی عقل دنگ آپ تو کہہ ہی چکے اور سب ناظرین بھی
ایمان سے کہیں کہ مفاہمہ ختم ہوا یا نہیں۔ فرنگی محلی صاحب نے میری سب
باتوں کے حق ہونے کا صاف اقرار کر دیا یا نہیں پھر اب کیا باقی ہے جس پر
زن زن جاری اور حق سے ناچاقی ہے مفاہمہ بند کرنے کی یہ گلی بہت سچی
اور سب سے اچھی تھی مگر افسوس کہ اہالی موالی کا خیال اور ہابانی مشورے
حق پر جمنے نہیں دیتے تیرھویں گلی نبردلانہ اظہار شجاعت
کسی دلیل کو ہلا نہیں سکتے کسی ایراد کو ہاتھ لگا نہیں سکتے اور دعویٰ یہ کہ
مہمل اور بچوں کے ہنسنے کے قابل ہیں ہم ابھی رد کر سکتے ہیں خط ۲۸ ذی القعدہ
میں فرمایا آپ کے ایرادات قاہرہ واعتراضات باہرہ ایسے نہیں جن کی
طرف توجہ کیجاوے پھر فرمایا مہملات اس خط اخیر میں فرمایا آپ کے اعتراضات
واہیات پھر فرمایا اضحوکۂ اطفال ہیں کوئی بڑی بات نہیں کہ اُن کی رد
کر دی جاوے مسلمانو انصاف اگر اسی کا نام جواب ہے تو کیا کوئی جاہل سا جاہل
اجہل سا اجہل کسی بڑے سے بڑے امام اجل سے اجل کو عاجز ولاجواب
نہیں کر سکتا وہ جو کچھ فرمائے یہ کہتا جائے مہمل ہے اس کا رد کوئی بڑی بات
نہیں چلیے جواب ہو گیا اور چھٹی پائی۔ یوں تو فاروق اعظم بلکہ صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بوجہل جواب دیکر لاجواب کر سکتا تھا۔ صدیق وفاروق

تو بندے ہیں قرآن عظیم نے تمام جن و انس کو علانیہ اعلان دیا کہ سب جمع ہو کر میری سی ایک سورت تو کہہ لاؤ۔ کفارِ نا ہنجار تہ تیغ ہوئے فی النار ہوئے مال چھنا ملک چھنا عورتیں چھنیں یہ سب کچھ گزری اور ایک حرف اس کے جواب میں نہ کہہ سکے مگر ملاعنہ کی ہٹ دھرمی اور بزدلانہ اظہار شجاعت کی بیشرمی کہ کہتے لو نشاء لقلنا مثل ھذا ہم چاہتے تو اس قرآن کا سا کہدیتے اس کا جواب دیدینا کوئی بڑی بات نہیں اب کون کہے کر ابلیس کے مسخرو کہہ سکتے تو کس دن کے لیے اٹھا رکھتے۔ دیکھیے مشرکین کی غلامی وپس روی نے کہاں سلسلہ ملایا کتنی دور کار کہ دلایا چودھویں گلی برا فروختہ کرنے کے ہتھکنڈے کہ بات تو تو میں میں پڑجائے ایرادات و مطالبات کی قہر آفت سخت قیامت سے اتر جائے یہ ہتھکنڈا بکثرت ہے ۱ جا بجا سپید جھوٹ ۲ شدید افترا ۳ اپنے کو ناک دوبے پر رکھنا کہ انسان ہو نفس بشری رکھتا ہے کہاں تک غصہ نہ آئے گا۔
۴ سخت ہٹ دھرمی کے مکابرے کہ خادمانِ علم کو گالی سے بھی سخت تر گزرتے ہیں ۵ سب وشتم و سخت کلامی و زبان درازی اور خصوصًا وہ بھی محض جھوٹ کے ساتھ۔ یہ پنجم ان دو پچھلے خطوں میں اہلا گہلا ہے اور اسے کذب کے ساتھ ملانے کی پہلی نظیر خط ۲۸ ذی القعدہ میں وہ الفاظ ہیں کہ دم بخود گھر میں گھس گئے اور عجب کہ آپ نالشی بھی نہ ہوئے اور خط ۳ ذی الحجہ میں یہ الفاظ کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ایک ٹھوکر آپ کو کوہ وقار تحمل سے کس طرح پھینکدیتی ہے مگر میں ٹھوکر پر ٹھوکر نہیں لگانا چاہتا حالانکہ دونوں باتیں سراسر جھوٹ۔ ٹھوکر آپ کو کس دن نصیب ہوئی تھی اور یہاں تحمل میں کب کمی کی میں ان باتوں سے کیا اذ لیتا ایک مجھ طالب علم

کی حقیقت کیا ہے آپ کی تو نیم ٹھوکر ساری محفل کو بیچین کر دیتی ہو گی۔ اور پہلے چار کی بہت مثالیں خطوط سابقہ میں ملیں گی ان دو خطوں میں میں نے جناب کے ان کمالات سے اعراض کیا ہے اس سے پہلے کے خط سے صرف کفریات گنا ئے اور اس خط کے بھی انشاء اللہ تعالےٰ کفریات ہی شمار کرونگا۔ ہاں ولدِ مراقی غیظ المنافق عزیزی مولوی حافظ حشمت علی قادری برکاتی لکھنوی زادہ اللہ تعالےٰ من فیضہ الخفی والجلی نے جناب کے ان دونوں خطوں سے ان چاروں کمالات مع کفریات و رفض و خروج و دقاحت و گستاخی ائمہ و سفاہت و انوثت و فرار سرکار کا انتخاب کیا تھا جس میں پچاس سے زائد تھے اور فقیر دیکھے تو غالباً اس سے بھی زیادہ نکلیں گے اگر تفصیل کا موقع آیا تو ان شاء اللہ العزیز دکھا دونگا۔ جناب ملاحظہ فرمائیں اضحوکۂ اطفال ایسے ہوتے ہیں اور اس ننھے بچے نے بھی سب وشتم جناب کا انتخاب نہ کیا۔ انوثت کے لفظ پر شاید جناب چونکیں مگر آپ تفصیل کے لیے تیار تو ہو جایئے اُس وقت انشاء اللہ العزیز اس کے معنے بھی بتا دونگا اور قرآن عظیم سے ثبوت دونگا پندرھویں گلی سب سے چلبلی کہ تشریح حق کا نام اُلجھاؤ لطف یہ کہ اُسی منہ ہیں ویسی ہی تفصیل باقی کی طلب۔ سبحٰن اللہ جب وہ مرغوب ہے تو اُسے اُلجھاؤ کہنا کیا معنے سوا اس کے کہ جواب سے فرار اور جان کا بچاؤ۔ اور اگر آپ کے نزدیک مذموم و معیوب ہے تو باقی سب میں اُسی کی طلب کیا معنے سوا اس کے کہ بات کھٹائی میں پڑے اور ایک اُلجھاؤ سے سو اُلجھاؤ۔ شرم! شرم!! شرم!!! مگر شرم تو عطیۂ عمر قرآن و حدیث ہی وہ بت پرست پر نثار ہو چکی سولھویں گلی مسخرگانہ نقالی بعض کمسن بچوں میں طرف

مقابل کو عاجز کرنے کا ایک طریقہ معمول ہے جسے وہ مُنڈا نوں کی کہانی کہتے ہیں کہ فریق جو کچھ کہے وہی لوٹ کر کہہ دیا جائے مثلاً الف کی دونوں آنکھیں ہیں اور عین کانا الف کسی بات پر عین سے کہتا ہے تو کانا ہے ع تو کانا ہے ! میری تو دونوں آنکھیں ہیں ع میری تو دونوں آنکھیں ہیں ! تو جھوٹا ہے ع تو جھوٹا ہے ! جس سے چاہے پوچھ دیکھ میں انکھیارا ہوں اور تو کانا ع جس سے چاہے پوچھ دیکھ میں انکھیارا ہوں اور تو کانا ! سب دیکھ رہے ہیں کہ تو کانا ہے ع سب دیکھ رہے ہیں کہ تو کانا ہے ! مسخرہ جو میں کہتا ہوں وہی اُلٹ دیتا ہے ع مسخرہ جو میں کہتا ہوں وہی اُلٹ دیتا ہے۔ آخر ! ہی کو کہ سراسر حق پر ہے چپ رہنا پڑتا ہے اور اُس کانے کے چھپنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ اُس نے وہ سلسلہ نکالا جسے انتہا نہیں جناب یہی طریقہ میرے ساتھ برتنا چاہتے ہیں مثلاً ! میں نے آپ کے کفر و ضلال و معاصی گنا کر اُن کے پورے حوالے دکھا کر اُن کے ثبوت شرعی بتا کر آپ سے توبہ طلب کی آپ نے دل سے دو ذخیرہ کذب گڑھے جن کے ثبوت نہ آپ دے سکتے ہیں نہ دیے اپنے کو تک میرے ذمہ رکھے اور مجھ سے توبہ کا مطالبہ شروع کر دیا کہ وزن تو برابر ہو جائے اگرچہ محض جھوٹ افترا کذب اختراع سے۔

ب میں نے خط ۲۶ ذی القعدہ میں لکھا تھا سچ کہتا ہوں دارین میں آپ کی بھلے کی کہتا ہوں جناب نے خط ۲۸ ذی القعدہ میں فرمایا یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے محض آپ کی خیر خواہی سے میں نے حق پر کہا تھا جناب نے جھوٹ پر۔ ج میں نے خط ۲۶ ذی القعدہ میں عرض کی تھی کہ خود گفتہ و خود ندانند کہ چیست جناب نے خط ۳ ذی الحجہ میں فرمایا اپنی عبارت بھی یاد نہیں کہ کیا لکھا ہے میں نے برمحل کہا تھا جناب نے بے محل د۔ میں نے

خط ۱۲ ذی القعدہ وغیرہ میں جا بجا عرض کی تھی مجھ پر جتنا چاہیں غصہ فرمائیں
مگر ہر بات کا پورا جواب عنایت ہو یعنی غصہ کے جواب میں غصہ نہ کروں گا
آپ نے خط ۳ ذی الحجہ میں لکھا آپ کتنا ہی غصہ دلائیے مجھے غصہ نہ آوے گا
خطوط شاہد ہیں کہ میں نے حق کہا اور جناب نے باطل ۸ میں نے خط ۱۹ ذی القعدہ
میں کہا تھا ورنا اُن قاہر ایا دوں کے حضور زبان شریف کھول تو دیکھیے ابھی
حال کھلا جاتا ہے جناب نے خط ۳ ذی الحجہ میں کہا جب اس کو آپ
لکھ چکیے گا تو اُس کے بعد آپ کو خود آپ ہی کی تحریر سے افترا پردازی اور
بہتان بندی اپنی معلوم ہو جاوے گی یعنی ؎

زاں میاں گفت شاہدے بلخی ۔۔۔ کہ تو ہم درمیان ما تلخی

فرق اتنا ہے کہ میں نے کنایۃً حال کھلنا کہا تھا اور یقیناً حق تھا آپ نے
برہنہ گوئی سے کام لیا اور محض جھوٹ ۹ میں نے خط ۲۶ ذی القعدہ
میں گزارش کی تھی کہ یہ الف لیلہ میں کہاں تک سنوں۔ اب جو تحریر
آئی اور اُس میں ادھر اُدھر کی فضول باتیں ہوئیں وہ اصلاً قابل التفات
نہ ہوگی جناب نے خط اخیر میں فرمایا ادھر اُدھر کی فضول باتوں میں مجھے پڑنے
کی کیا ضرورت ہے وہی کوئیں کی صدا اگرچہ محض باطل و بمعنے سزا میں نے
خط ۲ ذی الحجہ میں جناب کے عجز محض و اضطرار بحث کی تصویر کھینچی اور
عرض کی کہ ہر عاقل بلکہ نا سمجھ پر بھی ظاہر ہے عاقلان خود نیک میدانند
کہ جس کی یہ ردی حالت ہے وہ کون ہے جناب نے اُس کے جواب
میں اس خط اخیر میں فرمایا خلقت واقف ہے اور واقف ہو جاوے گی
کہ عاجز کون ہے وہی بکمال شوخ چشمی مُنہ چڑانا اور مُنہ الون کی کمائی
الخ۔ہا۔ کو کانا کہنا اور اپنی ہی کانی عجیب کہ آپ جیسا دہانے لشبیہ

اہل کوئیں کی تقلید بد زیب۔ مجھے جناب کے اطوار سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب ہمیشہ اسی کہانی پر عمل فرمائیں گے کہ اس سے بہتر کوئی طریقہ اہل حق کو خاموش کرنے کا نہیں مگر اللہ دیکھتا ہے اور اللہ کا پیارا رسول دیکھتا ہے جل وعلاو صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اور مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ آپ صراحۃً عاجز آئے آپ ایرادات قاہرہ کا جواب نہ لا سکے اولہ باہرہ کے حضور زبان نہ ہلا سکے مفاہمہ ختم ہوگیا حق روشن ہوا حجۃ اللہ قائم ہوئی رہا کچھ نہ کچھ بکے جانا اور الف لیلہ یا بندالوں کی کہانی سنانا اس کا علاج ہمارے پاس نہیں ختم علی افواھھم ہمارے ہاتھ میں نہیں انتھوا خیرا لکم۔ ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر اللہ شیئا۔ بل لھم موعد لن یجدوا من دونه موئلا ہ افنلزمکموھا وانتم لھا کارھون ہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین ہ ھل ینظرون الا ان یأتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکة وقضی الامر والی اللہ ترجع الامور ہ ان ربك لبالمرصاد ہ ومن یضلل اللہ فما له من ھاد ہ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ہ تمام حال تو آئینہ کر چکا اب تین عرضیں باقی ہیں۔

(۱) یہ ۱۶ سولہ کلیاں کہ جناب کی عروس فضیلت کی سولہ سنگار ہیں جناب کی اصول اور ہر بار کی معمول ہیں ان کے سوا جناب کے خطوط زائد میں اور زقاق عذا لغتہ ہیں یہ سب جناب کے اپنے مسلک ہیں میں نہ ان سے جناب کو روک سکتا ہوں نہ کسی کی زبان وقلم پر قابو رکھتا ہوں۔ ہاں جناب کی تیسری گلی کی ایک کلی میرے ہاتھ میں ہے وہ یہ کہ مفصل کو

پھر مفصل کروں اور جہاں آپ کی اور ہٹیں پوری کی ہیں اسے بھی پورا کر دوں مگر یاد کیجیے جو میں خط ۱۹ ذی القعدہ میں عرض کر چکا تھا کہ مگر یہ تو جب ہو کہ آپ کچھ بولیں بھی۔ میں کہتا جاؤں اور آپ خاموش محض اس سے کیا نتیجہ۔ سبھی مباحث بعونہ تعالےٰ کیجیے مگر تحریری اقرار حتمی حلفی دے دیجیے کہ ان مباحث اور ان آئندہ سب کا نمبروار جواب دیجیے گا یا قبول کیجیے گا وباللہ التوفیق ملازمانِ سامی حسب عادت دوامی اسے بھی ہضم فرما گئے اور وہی مفصل کر دے کر دینے کر دے کی رٹ لگی ہوئی ہے میں نے خط ۲۶ ذی القعدہ میں آپ کی اس خوئے سکوت سے متاثر ہو کر آپ کی آسانی کے لیے کہ سیکڑوں نمبر دیکھکر گھبرائے جاتے ہیں صرف سات مطالبوں میں انھیں محصور کر لیا تھا کہ سات مختصر باتوں کے جواب میں ہاں۔ نہ۔ کہنا شاید آپ کو دوبھر ہو اور ساتھ ہی لکھدیا تھا کہ حسب عہد ان کا جواب دینا آپ پر فرض ہے اب جو کوئی تحریر آئی اور اس میں موافقِ عادت ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں اور ان مطالبوں سے صاف صاف جواب نہ دیا وہ اصلا قابل التفات نہ ہوگی غصہ نہ فرمائیے اگر نذر آتش کر دی جائے مگر جناب وہی صم بکم پر کاربند رہے اپنی گلیوں پر گلیاں بڑھاتے گئے میرا حق تھا کہ میں ان سب پر اتنا کہدوں کہ مطالبوں کے جواب کیجیے ورنہ گھر بیٹھ رہیے۔ بعد کے کسی خط پر التفات نہ لانا اور سب کو غذائے آتش بنانا مگر میں نے اس وعید مقرر سے کام نہ لیا اور بقدر کفایت تعاقب ہی کیا جناب اس پر غرہ نہ ہوں لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین ارشاد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے

انشاء اللہ المستعان اس کے خلاف نہ کرونگا میں بعون القدیر آپ کی
یہ ہٹ بھی پوری کرنے کو تیار ہوں عزیز مقتدر کی حول وقوت سے
تمام بقیۂ مباحث مذکورہ کو کہ ابھی آپ کے زعم میں نامفصل ہیں
پھر مفصل کردونگا آپ کے تمام اقوال کفر وضلال ونکال کے حوالے آپکی تحریر ل
سے دے چکا اور آپ کو پھر ضد ہے آپ کی یہ ہٹ بھی پوری کردونگا
ہر ایک امر کا جُدا حوالہ دونگا اور جناب کے ان دو خطوں میں جو کمالات
شریفہ ہیں جن سے میں نے اعراض کیا یا اجمال سے کام لیا اُنھیں بھی
مسجل کردونگا اور اسی انتظار میں اُن پہ نمبر نہ لگائے سب نمبر ول کو
بھی مکمل کردونگا یہ سب اُسی شرط پر کہ جناب حلفی حتمی جزمی تحریری وعدہ
دیں کہ اُس کے بعد تمام نمبروں سے جُدا جُدا مفصل جواب بالانصاف و
صواب دیں گے حسب عادت مکابرے نہ فرمائیں گے بحثیں نہ بدلیں گے
وہ سولہ یا اُن کے مثل گلیاں نہ چلیں گے اور انصافاً جس سے جواب
نہ دے سکیں گے فوراً بالتصریح قبول کریں گے یا اجمالاً اتنا ہی لکھدیں
کہ بعض سے جواب دیا تو باقی مقبول ہیں آپ جیسے اعلم الناس مجدد اعظم
مدراس پر یہ مخفی نہوگا کہ اگر مثلاً کسی پر سو کفروں کا الزام ہوا اور بفرض غلط
۹۹ سے جواب ہوسکے تو ایک کفر اُس کے کافر اور اُس پر توبہ واسلام لازم
ہونے کے لیے کیا کم ہے مگر وہ نہیں کہہ سکتا کہ جبتک سو کے سو کفر پورے
ثابت نہولیں نہ وہ کافر نہ اُس پر اسلام لازم وقس علیہ الضلال
والجرالجر۔ فرمائیے میں اسمیں کیا بیجا کہتا ہوں اور خصوصاً آپکی نزدیک تو میری ادلہ وایرادات محلات واہیات
اضحوکۂ اطفال ہیں اُن کا رد کردینا کوئی بڑی بات نہیں پھر جناب اس حلفی وعدہ سے
کیوں ڈریں آپ تو میری موشگافیاں عالم آشکارا کرنے کو خطہ ۲۸ ذی القعدہ میں

خود ہی کہہ چکے ہیں پھر کیوں کانپیں تھر تھر کریں آئیے آئیے برسر میدان آئیے اپنے چہرے سے نقاب اٹھائیے بارہا گزارش کرچکا کہ آپ ہی نے مفاہمہ شروع کیا آپ ہی نے اُسے اشتہار دیا اور اس کی صورت یہی ہے کہ میرے ایرادات وادلہ کا مفصل جواب دیجیے مجھ سے جواب الجواب لیجیے یہاں تک کہ باذنہ تعالے امر اپنے منتہے کو پہنچے اور آپ خط ۱۲ ذی القعدہ میں لکھ چکے ہیں کہ بندہ نہ فرار اختیار کریگا نہ اختیار کرنے دیگا خدارا اپھر اُسی سے بچنا بھاگنا ڈرنا کانوں پہ ہاتھ دھرنا کیا معنے رکھتا ہے اب فرمایئے کہ کون بھاگا مجدد مدراس عبد الباری اور کوان بھاگنے نہیں دیتا بندۂ رب الناس احمد رضا وللہ الحمد۔ یقین جانیے کہ اب جس خط میں انھیں الفاظ سے جو میں ابھی لکھ چکا پورا اعلیٰ حتمی قطعی جزمی وعدہ نہ ہوا اُس کی طرف التفات نہ کرونگا اور آپ سے اُس وعدہ کا مطالبہ کرتا رہونگا کہ وعدہ دیجیے دیجیے اور اپنی یہ ہٹ پوری ہونے کو مجھ سے تفصیل تکمیل لیجیے بغیر وعدۂ مذکورہ کتنی ہی گلیاں چلیں کتنے ہی پہلو بدلیں کتنی ہی الف لیلہ سُنائیں کتنی ہی بندالوں کی کہانیاں گائیں سب کا جواب اس قدر بس ہو گا کہ ۸ یا یہ کہ ع دریاب وکیب لبست و چار و بانزدہ۔ یہی نا کہ آپ اپنے چند انفار کو سنائیں کہ دیکھیے ہماری الف لیلہ کا جواب نہ دیا بندالوں کی کہانیوں پر التفات نہ کیا یہ دیکھیے وہ عاجز آگیا وہ دیکھیے ہم نے ہرا لیا۔ الحمد للہ دنیا ابھی اہل انصاف سے خالی نہیں اہل انصاف دیکھیں گے کہ کون عاجز آیا کس پر حجۃ اللہ قایم ہو گئی کس پہ کفریات کثیرہ ثابت ہوئے اور وہ لمکب بھی نہ اٹھا سکا اجلۂ قاہرہ وایرادات باہرہ نے کس کے دل وجگر کا کام کر دیا اور ان

میں ایک کو بھی ہاتھ نہ لگا سکا اقول ولا بحول لی بل بحول ربی اقول سیھزم الجمع ویولون الدبر ٥ بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر ٥ پھر کہے دیتا ہوں پھر تنبیہ کرتا ہوں پھر کان کھولے دیتا ہوں انشاء اللہ العزیز ابکی یہ میرا انداز قطعی حتمی غیر مختلف ہے جس کے حق ہونے پر شہادت ہر ذیعقل منصف ہے خبردار! آگاہ! ہوشیار!

خبر شرط ست! خبر شرط ست!! خبر شرط ست!!!

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وبہ استعین وعلیہ التعویل وصلی اللہ تعالی علی الحبیب الجمیل ناصر الھدی والحق الجلیل کاسر الکفر والضلال التضلیل وعلی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارک وسلم بالتبجیل آمین۔

(۲) میں نے خط سابق میں جناب کے صرف کفر گنائے اور باقی کمالات سامی سے اعراض کیا وہی اب بھی کروں مگر اب اجمال سے کام لوں کہ آپ وعدہ حلفی تحریری دیں تو انشاء اللہ القدیر سبھی کی تفصیل کرنی ہو اس خط اخیر میں جناب کے چار کفر تازہ ابھی گنا چکا ہوں کفر ۵ جناب نے فرمایا آپ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کہ آپ مقصود بالتوبہ ہیں بغیر آپ کو کاغذ دستخط کرکے بھیجے مفر نہیں آپ معاصی پر اقراری شرک کرتے ہیں اس میں جناب کے تین افترا اور ایک رفض اور دو کفر ہیں افترا تو واضح ہیں اور آپ انھیں خوب سمجھتے ہیں کہ آپ ہی نے باندھے ہیں مگر اس میں ایک رفض اور دو کفر بتا دیجیے تو آپ کو سند دیجائیگی کہ آپ نے لیاقت کے مکتب میں پہلا قدم رکھا ورنہ وہ وعدہ حلفی دیجیے اور تفصیل لیجیے کفر ۶ آپ کی صرف دانی کے لحاظ سے باری میاں کے

بارے میں پہلے ہی تفصیل کر دی تھی مگر جناب نے حسب عادت
اُس سے آنکھ بند کی اور وہی اپنی صرف دالی کھولدی یہ کفر پر اصرار ہوا
جناب کے نزدیک تو باتباع خوارج معصیت پر اصرار کفر
ہے کیا کفر پر اصرار کفر اخبث نہوگا کفر ۷ عظیم الہند گاندھی جی
آپ اپنی خوش فہمی سے سمجھے کہ اسے عظیم الروم پر قیاس کرکے بچالیں گے
مگر میں بعونہ تعالےٰ وقت تفصیل ثابت کردونگا کہ آپ کا یہ قیاس
فاسد اور آپ کی یہ ہوس کاسد اور آپ پر تفوہ بکلمۂ کفر کا الزام عائد مگر
جب آپ کے نزدیک گاندھی آپکا عظیم ہے تو کیا اجازت نہ دیجیے گا
کہ آپ کو صغیر الگاندھی یا خورد گاندھی یا آپ کے مہاتما کا چھٹا تما کہا
جائے کیوں نہ اجازت دیجیے گا آپ تو خود اپنے مُنہ عبد الگاندھی بلکہ
عابد الگاندھی ہو چکے ہیں کہ فقیر نان کواپریشن کے مسئلہ میں بالکل پس رو
گاندھی صاحب کا ہے اُن کو اپنا راہ نما بنالیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی
مانتا ہوں اور ایسی جگہ عبادت بمعنی اطاعت خود قرآن عظیم سے ثابت
لا تعبدوا الشیطٰن - یا ابت لا تعبد الشیطٰن - اور خط ۹ اذی القعدہ
ہیں خود آپ کے فتاوے صفحہ ۳۸۷ کا حوالہ دے چکا کہ من تبعہ فقد
اتخذہ شریکا ومعبودا کفر ۸ مواخات مشرکین کی حرمت میں آپکا
شک بھی کفر ہے میں انشاء اللہ تعالےٰ وقت تفصیل دلائل ساطعہ
سے اسے بتادونگا اور نہ مانا تو آپ ہی کے مُنہ آپ کو ابوجہل کا بھائی
بنادونگا کفر ۹ تمام کتب فقہ دیکھیے مرتد کی توبہ یوں نہیں ہوتی کہ فقیر اپنے
دانستہ و نادانستہ تمام معاصی سے توبہ کرتا ہے جیسے ہر مرتبہ اپنے ارتداد
پر قایم رہکر ہزار بار کہہ سکتا ہے بلکہ لازم ہے کہ بالتعیین اپنے ارتداد و ں سے

تبری کرے تو ایک خواندہ شخص کا اپنے ارتداد کی یوں توبہ منانا توبہ سے استہزا یا کم از کم اُس سے بچنا اور اپنے کفر پر مصر رہنا ہے اور دونوں کفر ہیں یہ اس خط میں آپ کے تو کفر تو ہوئے۔

(۲۳) آپ کو یاد ہو کہ اقتباس آیات میں آپ نے ایک الزام کی مجھپر تعریض کی تھی جس پر وہ قاہر جواب سُنے کہ جناب خود ہی متبع خوارج بنے۔ اس خط اخیر میں بھی ایک الزام اور ایک تعریض ہے جبتک میرا یہ خط پہنچے جس میں اُس وعدہ حلفی کے بغیر آپکی کچھ نہ سننا تحریر ہے ان دو کو بھی رفع کردوں - **الزام** یہ کہ بگلی پر اللہ اکبر کا فقرہ یہ آپ ہی کی گستاخانہ انداز ہے **اولا** اللہ اکبر بریں مکر و شر یا عدم بصر - یہ کلمہ طیبہ بگلی کے ساتھ ہے یا اس عبارت پر داخل کہ اس کمال وقاحت کی کوئی حد ہے **ثانیا** اگر جملہ سابقہ ہی سے متعلق ہوتا تو اس کہنے میں کیا حرج تھا کہ آپ تمام عالم کو ایسا سمجھتے ہیں اللہ اکبر - آپ نے نہ سُنا کہ اللہ اکبر علی من عتا و تکبر یوہیں اللہ اکبر علی من رمی الکل بالجنون وعدم البصر اور اگر صرف مقارنت فی التلفظ پر اعتراض ہے تو یہاں تو دو جدا جملے ہیں کریمہ لا یغرنکم باللہ الغرور ○ و کریمہ وغرکم باللہ الغرور پڑھتے ہوئے آپکا دھرم کیا کتنا ہوگا مگر نئی منہ چڑانے سے برائی نہیں ہو جاتی امید کہ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلوی کے اس ارشاد سے جناب دُور رہیں گے ○

انچہ انساں می کند بوزینہ ہم	آں کند کز مرد بیند دم بدم
او گماں بردہ کہ من کردم چو او	فرق را کے بیند آں استیزہ جو

بلکہ آدمی اس سے احتراز نہ کرے تو حالت مثال سے بڑھ زائد ہو۔

بندا اپنی گونگی حیوانیت سے واقعی فرق نہیں سمجھتا اور یہ اپنی بولتی حیوانیت
سے فروج جانکر عناد کرتا ہے **تعریض** یہ کہ لکھنؤ کے لوگ مکارم نگر کو یاد
نہ کریں مکارم نگر تو لکھنؤ ہی میں ہے اور اُس کے مکارم وہیں سے ناشی جہان
کے بعض علما کہلانے بلکہ چنیں وچناں بننے والے طبلے سارنگی پر گانا سُنیں اور
نہ صرف قوالوں بلکہ فاحشہ رنڈیوں کا اور نہ صرف خلوت بلکہ مجمع وجلوت میں
اور مجمع بھی کیسا جس میں جہال فساق اور نہ صرف سنیں بلکہ اپنی بی بیوں اور
بیٹیوں کو گانے بجانے کی تعلیم دلانا جائز کہیں اور نہ صرف زبان سے
بلکہ اس کا فتوے لکھیں اور نہ صرف لکھنا بلکہ اُسے چھاپکر شائع کریں اور
اشاعت بھی کہاں لکھنؤ جیسے شہر میں سائل پوچھے کہ بیاہی و بن بیاہی
عورتوں کو تعلیم دلانا موسیقی وراگ قوالی وتعلیم باجہ بجانے از قسم سرود
ورباب ودف وغیرہ جائز ہے یا نہیں جواب فرمایئں تعلیم بقدر ناجائز
ناجائز ہے یعنی بی بیوں بیٹیوں کوار یوں بیاہیوں کو گانے بجانے کی
تعلیم دلوانی بقدر جائز جائز ہے زہے علم وزہے حیا وزہے اہمال وزہے
اغوا۔ لطف یہ کہ سائل نے بی بیوں بیٹیوں کوار یوں بیاہیونکو گانے بجانے
کی تعلیم دلانے کی غرض یہ لکھی بغرض تنفر پیدا کرانے شوہروں کے
رنڈیوں اور زنان بازاری سے ظاہر ہے کہ یہ تنفر جبھی ہوگا کہ اس میں
شریفانہ دلربا حرکت میں بیبیاں بیٹیاں رنڈیوں سے فوقیت لیجائیں
یا کم از کم اُن سے برابری تو دکھایئں ورنہ ناقص کے سبب زائد سے
تنفر بڑھ گیا یعنے مفتی نے اس حد تک تو جواز کی صورت رکھی آگے عدم جواز
کا خدا حافظ اب فرمایئے لکھنو والے مکارم نگر کو یاد کریں گے یا بتبعان
مفتی گھروں میں گڑھے کی سرا کا دم بھریں گے۔ اخیر میں پھر عرض کرنے

دیتا ہوں کہ اب زوائد پر توجہ نہو گی جناب کا وعدہ حلفی مطلوب ہے
اسلام منظور تو دیر محبوب ہے اور اللہ سبحنہ ہادی قلوب ہے عہدوں پر
استقامت اور توبہ وندامت بہت محبوب ہے آپ نے سُنا جو
ایک سنی مسلمان ایک گاندھوی کلمہ گو سے کہتا تھا ؎

ترس از نار و شنار می باید کرد — توبہ بر سر منار می باید کرد
ہمچوں کس راچنار می باید کرد — ہر بدیہے کہ اپسرو مشرک شد

والسلام علی من اتبع الھدی وصلے اللہ تعالےٰ علی المصطفےٰ وآلہ وصحبہ
اولی الصدق والصفا وبارک وسلم دائما ابدا آمین ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۹ھ
فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی رضوی لکھنوی محرر
دار الافتا

خط چہار دہم مولوی عبد الباری صاحب

فرنگی محل لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مورخہ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۹ھ — حامدا ومصلیاً ومسلماً

مولانا وبالفضل اولانا۔ السلام علیہ۔ کل ایک خط ارسال کر چکا ہوں مگر
اندیشہ ہے کہ آپ کے دو خط آئے تھے اور ہیں نے ایک ہی لکھا ہے
کہیں ایک خط کو لاجواب نہ تصور فرمالیجیے اس لیے آج بھی جناب کی خدمت
سے دریغ کرنے کو طبیعت نہیں مانتی ہے لیکن آج ایسا کوئی محرک نہیں
کہ خط کو آپ کی مرضی کے موافق لکھ سکے اس واسطے یہ خط اگلے دو خطوں
کا ایسا غالباً ہو سکے گا امید ہے کہ آپ نے سابق کے دونوں خطوں سے
اندازہ کر لیا ہوگا کہ جناب کے جواب سے میں قاصر نہیں ہوں اگرچہ تہذیب

مانع ہوتی ہے اور آپ کے سن وسال کا پاس رہتا ہے۔ میں نہایت
خلوص سے عرض کرتا ہوں کہ جناب اپنی عادت چھوڑ دیں اور مجھے
گستاخ نہ بنائیں میں نے جو راہ اختیار کی تھی وہ بہت سہل تھی وہ
اسی قدر ہے کہ آپ امور کی تعین کریں میں اُن کو رد کر دوں یا توبہ کے
مصداق میں داخل کر لوں آپ یہ راستہ اس وجہ سے اختیار نہیں
کرتے کہ اس میں موقع مجھے عاجز کرنے کا کم ہے میرا یہ لکھنا کہ مولوی احمد رضا خان
صاحب کو ہم لائق خطاب نہیں سمجھتے ورنہ اُن کے اعتراضات ایسے نہیں
کہ اُن کی رد نہ ہو سکے باطل ہو جاوے مخلوق کے سامنے شان رہ جائے
میں پھر نہایت خلوص سے عرض کرونگا کہ میرا کہنا صحیح ہے آپ باور فرمائیں
مگر میری شائستگی ہے کہ میں آپ کی شان گھٹانے پر اب تک مائل نہیں ہوا
ہوں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بھی آپکی تنبیہ کی غرض سے ہے۔ ورنہ اپنی وضع
چھوڑنے کی ضرورت نہیں میں اپنے اور آپ کے مقاصد سے قطع نظر
کر کے مخلوق کی حالت بھی باخبر کر دینا اپنی رہنمائی و ہمدردی تصور کرتا
ہوں وہ آپ سے بہت بدظن ہے آپ کے فقروں میں نہیں آویگی
اب اس قدر جہالت نہیں ہے کہ محض کثرت کتابت اور شوکت الفاظ
سے لوگ مرعوب ہو جاویں وہ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کون گریز
کرتا ہے اور کون صفائی کرنا چاہتا ہے جناب اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں
کہ سب آپ کے اُلجھاؤ ڈالنے کی ترکیب سے آگاہ ہیں مجھ سے اپنے
خیالات ظاہر کرتے ہیں آپ کے اوپر وہ خیالات پوشیدہ ہیں۔ یہ
باور کیجیے کہ میں نے جو مطالبہ کیا ہے وہ ہر شخص کے نزدیک واجبی ہے
لوگ آپ اس سے دور بھاگتے ہیں اور جو شاخیں نکالتے ہیں وہ

غیر واجبی ہیں مجھے اب جو آسان ہے وہ آپکو مشکل آپ مدتوں کی غور و فکر کے بعد طول طویل مضمون لکھتے ہیں میں نے ابتدا سے جس قدر ثانیہ آپکی خدمت کے لیے تجویز کر لیے ہیں اُن سے زائد وقت صرف نہیں کرتا جب لکھ چکتا ہوں خیال میں نہیں لاتا کیونکہ دوسرا اہم معاملات میں مشغول ہوتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ یہی صورت مدت تک قایم رہے گی آپ سمجھتے ہیں کہ میں بڑا کام کرتا ہوں امید ہے کہ جناب اپنے کو آیت مذکورہ کا مصداق نہ بنائیں یحسبون انہم یحسنون صنعا الآیہ وما علینا الا البلاغ۔ بندہ آپ کے ہفوات واہیات سے تعرض نہیں کریگا اور برابر آپکو تعیین امور کرنے پر مجبور کرتا رہے گا یہاں تک کہ آپ راہ راست پر آجاویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے درست کرنے میں یہ امر ملحوظ رہے گا کہ خود نہ بگڑے اس واسطے آیندہ آپ کے نمونہ پر تحریر نہ ہوگی بلکہ شریفانہ طرز سے بندہ کی تحریر رہے گی آپ جس طرح چاہیں لکھیں آپ اپنی عادت سے لاچار ہیں اور میں اپنی وضع سے مجبور ہوں۔

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

سولھواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط چاردہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وسیع المناقب مولوی عبد الباری صاحب دام بالمناصب۔ فقیر مسائل ورسائل وخطوط اکثر املاء لکھواتا ہے۔ پھر اُن کی نقل سائل یا مردود یا مکتوب الیہ کو مرسل ہوتی ہے۔ جناب کے خط ۳ ذی الحجہ کے متعلق اسی دوران میں آپکا دوسرا خط قریب مغرب آیا یہ میرے اس خط کے پہنچنے سے پہلے ہے

لہذا جواباً اتنا گزارش! اس میں کوئی امر جدید نہیں صرف تین کفر اور ہیں
میرے ایرادات و مطالبات کو جن میں سب سے اعظم و اہم متعلق کفر تھانوی
مطالبۂ تعظیم شان اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی غیر واجبی
اور ہفوات اور واہیات کہنا ایک اسی مسئلہ کے متعلق جناب کے چار کفر
خط ۲۸ ذی القعدہ میں تھے اور چار خط ۳ ذی الحجہ میں اور تین اس خط
میں۔ عجب کہ اس دفعہ آپکا کفر ایک نمبر گھٹ رہا نہیں نہیں اس کے مردود
ہونے کی تصحیح کہ میرا یہ کہنا کہ ان کے اعتراضات ایسے نہیں کہ ان کی رد
نہ ہو سکے صحیح ہے آپ باور فرمالیں چوتھا کفر ہے رد اسی کا ہو سکتا ہے
جو واقع میں مردود ہو حق کا رد کیونکر ممکن بلکہ یہاں خود اپنے لفظ بدل دیے
ہیں لفظ یہ تھے کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ ان کی رد کر دی جاوے کیا
ہر خط میں عظمت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چار گالیاں دینے
کا التزام فرمالیا ہے اب صرف مسئلۂ تھانوی میں جناب کے بارہ کفر
ہوئے ب تعین امور کے جواب خط ۱۹ ذی القعدہ میں عرض کر چکا
تھا مگر جناب کی تو عادت ہی یہ ہے کہ رد اس کان سننا اس کان
اڑانا اور پھر مردودات کو سامنے لانا یہ جناب کی چھٹی گلی میں داخل ہے یہاں اضافہ کہ احمد رضا کو ہم لائق
خطاب نہیں سمجھتے مفاہمہ کو صریح استعفا اور جناب کی دسویں گلی میں داخل ہے۔ کب سے لائق خطاب
نہیں سمجھتے جب سے قلم رد کے کڑکتے صاعقوں نے یخطف ابصارھم کا نقشہ جما دیا میں نے جو
تار دیا تھا کہ اصل بحث شروع کرتا ہوں اس مخاطبہ کا جناب کو کیسا شوق ہوا ۹ ذی القعدہ
کو مجھے تار بھیجا جناب کے سرفراز نامے کا منتظر ہوں میں نے اس کو جواب دیا
آج ہی میں نے لکھنا شروع کر دیا کل انوار ہے پرسوں بعونہ تعالیٰ رجسٹری
حاضر کرونگا اس پر اضطراب و شتاب زدگی کی حالت دیکھیے ۱۳ ذی القعدہ

کو مجھے خط لکھا کہ جناب کے خط رجسٹری شدہ کا منتظر ہوں ۱۴ ذی القعدہ کا
دن قیامت کا دن تھا جب وہ رجسٹری شدہ قاہرہ پہنچے جنھوں نے
چھکے چھڑا دیے جگر دہلا دیے دل ہلا دیے اب احمد رضا قابل خطاب نہیں
فلما رأوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم
بہ تدعون ۞ ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون ۝
۝ معاف فرمائیے ازانجا کہ اب بغیر اس وعدۂ حلفیہ مطلوبہ ضروریہ کے
لغویات و ہزلیات جناب کی طرف بے التفاتی محض کا عزم کر لیا ہی میں نے
بہ نگاہ سرسری کہدیا تھا کہ اس میں کوئی امر جدید نہیں اس میں تو جناب
کی ستر ہویں گلی اشد مکاری ہے جس روز سے پہلا خط مفاہمہ
پاس جناب پھنسے گیا ہے کل تک تو جناب کو یہی رٹ تھی کہ تمام امور مفصل
کر دو اور یہ کہ مجھ سے اُن کے صدور کا ثبوت دو اور یہ کہ میرے باپ دادا کا
نہ کرنا ثابت کر دو کیا یہ سب خطاب نہ تھا کیا یہ پے در پے درخواست خطاب
نہ تھی تو صریح جھوٹ فرمایا کہ لائق خطاب نہیں سمجھتے خیر یہ تو جناب کی سنت
کذابیوں کے سامنے کوئی بڑی چیز نہیں اور جناب کی چودھویں گلی ہیں داخل
ہے مگر کل تک تو وہ کچھ تھا آج اس فرمانے اور بیٹھے بٹھائے بلا محرک دوسرا
خط لکھنے کا کیا باعث ہوا جواب سے جان بچانے گلا چھڑانے کے لیے
بار بار تو میرے ادلہ و ایرادات کو واہیات مہملات حنیں چناں فرما رہے ہیں
اور یہ کہ ان کا رد کوئی بڑی بات نہیں اس پر خود سوجھ رہا کسی نے سجھائی
کہ وہ سرکوب و جگر شگاف رد وارد ہوگا جو ابھی جناب کے برادران
بزرگ مشرکان عرب سے کہا گیا کہ ابلیس نے مسخرہ اگر کہہ سکتے تو کس دن
کے لیے اُٹھا رکھتے یہ اس کی پیش بندی ہے جو اگلی پچھلی سب بھلا کر سخت

کرے ایراد سے تلملا کر فرمائی اور اپنے ہی سب کلام اور بے معنے مطالبے گومتی
میں بہاکر اس اشد ایراد سے جان بچائی اللہ اللہ یہ ہے جناب کا صدق یہ
ہی جناب کی دیانت یہ ہے بندوں سے شرم یہ ہے خدا سے خشیت یہ ہی
دین کا ادعا یہ ہے عہدوں پر استقامت مگر ہرا کہنا بھی بے سود جب
ایمان ہی مردود سب کچھ مفقود انا اعوذ بربی الغفور الودود واخزی
اللہ ابلیس مع الجنود آمین۔ باقی ہزلیات ولغویات میں کوئی بات
نہ جواب طلب نہ قابل التفات والسلام علی اتبع الہدی شب عرفہ مبارکہ
ذی الحجہ ۳۹ھ ۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی رضوی لکھنوی محرر
دار الافتا

خط پانزدہم مولوی عبد الباری صاحب

فرنگی محل لکھنو بسم اللہ الرحمن الرحیم
مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۳۹ھ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلی حضرت والا منقبت علیہ ما علیہ۔ آپکی تحریر پہنچی میں آپ کی خاشی دریدہ دہنی
کذب وبہتان میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔ آپ پر میں نے اعتماد کیا تھا وہ جو
رہا چاہیے تھا کہ کوئی جواب نہ لکھتا مگر یاد دلاتا ہوں اور اتمام حجت کرتا
ہوں کہ آپ نے اب تک تفصیل امور سے گریز کیا اور لیت ولعل میں
رکھا میں آپ کے نقروں میں نہیں آیا نہ انشاء اللہ تعالی آخر آن حیات
تک آؤں گا اللہ کی حفاظت پر بھروسہ ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ مجھے
تو تو میں میں الجھادیں کام کی بات سے دور بھکا دیں اپنے حکام کو خوش

کریں تو یہ ناممکن ہے آپ کی کسی تحریر کا جواب نہ دونگا جبتک جو ابتدا سے عرض کیا جاتا ہے اُس کو پورا نہ کیجیے - جس قدر تحریریں بعد کی ہیں سب کا دارمدار وہی پہلی تحریر ہے - آپ نے اپنے معاصی کثیرہ کو کس طرح ٹالا ہے مجھپر الزام دیا ہے حالانکہ آپکا اقرار ہے آپکا حکم وفتوے ہے اُسی کی بناپر آپ سے عرض کیا گیا تھا کہ توبہ کیجیے آپ دوسروں کو کیا نصیحت کیجیے گا پہلے اپنے گریبان بن مُنہ ڈالیے آیندہ سے اگر کام کی بات نہ ہوگی فضولیات کا جواب نہیں دیا جاویگا فقط

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہد علی عفی عنہ

سترھواں مفاوضہ عالیہ بجواب خط پانزدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

حضور با لقابہ معتلی مصلی اللاول فی کونہ الرابع حین الاملال ساقہ الی صراطہ ذوالجلال - حسب تعلیم قرآن کریم سلم علیکم - نامی نامہ کل قریب مغرب تشریف لایا وعدہ جواب سے خالی پایا بلکہ جواب ایرادات سے صاف انکار سُنایا اس کا جواب وہی ہے کہ ۸-۶ در دو یک بست وچہار وپانزدہ - ہاں التزام سابق سے ایک بڑھکر عظمت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو پانچ دشنام میں اس میں بھی دیں تو تو میں ہیں - اُم ہے اُلجھاؤ میں ڈالنا کام کی بات ہے - دور بہکانا - حکمی ہے بات - فضولیات - یہ صرف مسئلہ تھانوی میں

جناب کے سترہ کفر ہوئے۔ باقی لغویات و ہزلیات و اکاذیب و
افترائات و دشنام و سباب آثار خرافت جناب میں نہ کوئی نئی بات نہ
قابل التفات سب جناب کی انھیں سولہ گلیوں میں داخل کذلک یحق اللہ
الحق و یبطل الباطل جناب دعوے نہ دیجیے جزئیات کتاب الایمان
ملحوظ رکھیے ذکر ترک معیا بلکہ اُس پر حلف بعد انتہائے غایت اصلاً وعدہ
ایفا بھی نہیں نہ جوابِ تحریر عرفاً کہ اُسی پر مدار ایمان ہے جواب ایرادات
میں منحصر نہ کہ مفصل ذکر حلف سے مسجل نہ کہ بقیہ شروط مذکورہ عبارت وعدہ
کے ساتھ مکمل و حسن علیہ الترک المشروط خالی تصرفون ۰ مالکم
کیف تحکمون ۰ افلا تعقلون ۰ میں نے اپنے پہلے تین سو اکیس مطالبات
کو آسانیٔ جناب کے لیے صرف سات میں محصور کر دیا تھا اُن سے بھی جناب نے
گریز فرمائی ہم اسبار اور زائد کو کہ چار سو مطالبات کے قریب پہنچے فقط ایک ہی
پر منحصر کر دیا اس پر بھی ملازمانِ سامی نے پیٹھ ہی دکھائی اور عرض کر چکا ہوں
کہ ایماناً انصافاً عقلاً شرعاً عرفاً اس سے جناب کی گلو خلاصی نہ رہائی لہٰذا حکم
واعرض جناب کے سب کمالات سے اعراض کرکے اسی کے متعلق صرف
دو امر کی عرض رسائی۔

(۱) وہ وعدہ مشرحہ حلفیہ اسی لیے تو مطلوب تھا کہ میں جناب کی یہ ہٹ بھی
پوری کرنے کو حاضر ہوں دو امر جن کی تفصیل جناب بھی مانتے اور ویسی ہی
تفصیل بقیہ امور مذکورہ خود جناب کے محصورہ میں پھر مانگتے ہیں اگرچہ
خط ۱۹ ذی القعدہ میں انھیں بھی مفصل کر چکا اور لکھ دیا تھا کہ اب بفضلہ عزوجل
آپ کے تمام خطوط کا جواب ہوگیا۔ کوئی حرف ضروری باقی نہ رہا میں سب کو
تا بخانہ پہنچا چکا اور آپ اب تک اپنی وہی پہلی تحریر پیٹے جاتے ہیں۔

بتایئے تو آپ کی پہلی پچھلی کونسی کا کونسا حرف باقی رہ گیا - میں نے خط غرۂ ذی الحجہ میں لکھ دیا تھا کہ الحمد للہ میں حجۃ اللہ قائم کر چکا مجھے اسی قدر کا حکم تھا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی آپ اس پر دم بخود رہے پھر بھی در بہم چہ شک کی طرح جناب کی وہی رٹ وہی ہٹ کہ آپنے اب تک تفصیل امور سے گریز کیا جواب نہ دونگا جبتک پورا نہ کیجیے جناب میں تو پھر اس پورا کرنے ہی کو تیار تھا تفصیل مفصل و تحصیل حاصل دوبارہ کر دینے کا خود ذمہ دار تھا اسی کے لیے تو وہ وعدہ حتمی حلفی بتفصیل درکار تھا وعدہ مفقود اور تقاضا موجود - کچھ تو ملازمان سامی حیا فرماتے - خوف خدا نہیں بندوں سے شرماتے - جب ایمان مردود حیا کی راہیں خود مسدود جواب تو جناب نہ ہی دینگے نہ سارا مجمع ملکر قیامت تک دے سکے میں سو بار پورا کر دوں جناب یہی فرماتے رہیں گے کہ پورا کر دیے تو جواب دیں گے - اللہ اللہ شروع مفاہمہ سے کیا کیا اضطراب تھے کسی طرح جلد آئے یہ پیچ و تاب تھے - جب آیا اور بوتے کا نہ پایا ان گلیوں نے موئنہ دکھایا ابانۃ المتواری وغیرہ کے کثیر تجربے بھولکر سمجھے یہ تھے کہ اپنی کمیٹی کی سی مڈبھیڑ ہو گی ایک نے کچھ کہی شیم شیم مچ گئی اس نے واپس لی یا اور ہزلیات کی رچ گئی - ہا اپنے جیسے اکابر فضلا کا مناظرہ سمجھے کہ فریقین کی باتیں بھیڑ کی لائیں - یہاں سے جب بفضلہ تعالیٰ الٰہی صاعقے چکے محمدی بادل گرجے احمدی کچھار کے شیر گونجے اب سمجھے کہ ھذا لا یطاق ھذا نفخۃ یوم التلاق اب چلے سو جھے ؎

الا یا ایہا الکاذبی ادر کاسا و ناولہا
کہ بحث آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

(۲) سب جانے دیجیے اولا فرض کر لیجیے کہ حمی کو تفصیل سے گریز ہے پھر

میرے ادلہ و ایرادات کا رد تو اس پر موقوف نہ تھا جناب خط ۲۸ ذی القعدہ میں فرما چکے کہ اضحوکۂ اطفال ہیں کوئی بڑی بات نہیں کہ اُن کی رد کر دی جاوے ثانیاً یہ بھی آپ کی مان لوں کہ میں ہی فحاش دریدہ دہن ہوں کہ جناب کے با پ کا ملنے والا ہو کر جناب کو لکھتا ہوں یہ تم آپکی تم کیا تو بھی قابل نہیں اور میرے دو خط اول کے تذلل اگر جناب کو یاد رہتے اور خدا سعادت دیتا تو ایسا کتنے عرق ندامت کے فوارے بہتے اور جناب کمال مہذب دوختہ دہن ہیں جو خود خط ۵ ذی الحجہ میں فرماتے ہیں کہ آیندہ شریفانہ طرز سے بندہ کی تحریر رہے گی صاف اقرار ہے کہ اب تک نہ رہی اور جب وہ تحریریں شریفانہ نہ تھیں تو میں کچھ نہ کہوں لوگ یہی معنے سمجھیں گے کہ نا جیانہ تھیں اور خود یہ اور زیادہ شریفانہ تھی اور بعد والی نے کیا گئی کی لہذا جناب نہایت مہذب و بے زبان مگر یہ تو یقینی ہے کہ میرے ادلۂ و ایرادات دربارۂ عقائد دینیہ و احکام الٰہیہ ہیں میں اُنھیں حق جانتا ہوں اور جناب واہیات تو ہم دونوں میں ایک ضرور ہدایت پر ہے اور دوسرا ضلالت پر وانا او ایاکم لعلی ھدی او فی ضلل مبین ٥ آپ کے گمان میں آپ ہدایت پر ہیں اب ایک شخص جسے جناب ضلالت میں غرق سمجھ رہے ہیں وہ جناب سے اپنے شبہات کا کشف طلب کرتا ہے اور آپ کے نزدیک آپ سے ہدایت مانگتا ہے اور بار بار بتکرار علانیہ و آشکار لکھ چکا ہے کہ جہاں میری غلطی ثابت ہو گی میں فوراً قبول کر لوں گا ایسے شخص سے یوں ٹالے بالے یوں لغو ولے معنے حیلے حوالے فرمانا ضروری عقائد دین و احکام رب العلمین میں ہدایت طلب کی ہدایت سے پہلو چرانا وہ طرح طرح فتنوں سے کہے ہر بار جان بچانا ؎ براتِ عاشقاں بر شاخِ آہو ۔ مگا نازہ دکھانا یہ کونسا

دین ہے کونسا ایمان ہے لیڈری بجہنم کیا یہ کسی مسلمان کی شان ہے۔ کسی کی سخت کلامی سہی اگر وہ ہادیوں کو ہدایت سے روکے تو انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کبھی ہدایت نہ فرماتے ع می پرستیدی جو اجدادت صنم۔

خصوصاً اس حالت میں کہ آپ کے نزدیک اُس ہدایت طلب کے شبہات کا رد کر دینا کوئی بڑی بات نہیں خصوصاً نا بخانہ پہنچانے کے غرہ کے ساتھ جو خط ۵ ذی الحجہ میں دکھایا پھر دیر کیا ہے اُٹھیے اور تھوڑی دیر کو بات غیر لیڈر بن جائیے مفاہمہ وفاہمہ سب خاک میں ملائیے یوہیں فرض ہدایت سے عہدہ برائی کو میرے تمام ادلہ وایرادات کا نمبروار جواب لائیے کہیے اس میں جناب کو کیا عذر ہے۔ ایک بندہ خدا ہدایت پائیگا آپ مواخذۂ الٰہی سے چھوٹیں گے ثواب عظیم ہاتھ آئے گا ورنہ یقین جانیے کہ عذاب الٰہی کی رسی ہے اور جناب کا کھلا آج نہیں کھلتا تو کل قریب ہے اب کھلا غرض بہر طور بہرحال میرے تمام ادلہ وایرادات سے کہ اب چار سو کے قریب پہنچے جدا جدا مفصل جواب دینے سے جناب کو مفر نہیں اور جو حیلیں حوالے ٹالے بالے حیلے نکالے اُس کے لیے عذاب مہین۔ وذلک جزؤا الظلمین ○ والحمد للہ رب العلمین ○

خیر بحمدہ تعالیٰ مفاہمہ تو تمام ہوا اور للہ الحمد بہت خیر وخوبی وفتح ونصرت اہل حق پر انجام ہوا فالحمد للہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی۔ اس کے شکریہ میں بعض نظمیں عبرت خیز نصیحت آمیز گزارش کرنے کی اجازت مطلوب ہے۔ یہاں میرے تین معروض ملحوظ رہیں ۱ مقصود نصیحت ہے نہ کہ طعن وفضیحت ب اس کی بھی آپ سے اجازت مانگتا ہوں کہ آیا ایسا کہہ سکتا ہوں اگر اجازت سے انکار فرمایا تو جہاں جہاں حسب

علمیہ فمانعن النذر ہوئے چند مواعظ لطمیہ کا کیا غم ج جو نظم یا جملہ جناب سے متعلق نہیں وہ خواہی نخواہی اپنے اوپر ڈھال لینے کا مستحق نہیں واللہ الہادی و ولی الایادی۔

(۱) نظم عربی **نصیحت** دربارۂ منع از کفر۔ تین شعر کے بعد نعمت الٰہی کی تحدیث ہے ذات جناب سے تعلق نہیں۔ اس میں اتحاد و خیل کا التزام ہے

أعصبۃ النوافر ❊ لا تکفری بالغافر ❊ اخشی جزار من کفر
اللہ مخزی الکافر ❊ أنائب و خائب ❊ أم خائب کالظافر
بازی سطا فلا تری ❊ فی ایکۃ من صافر ❊ راع یراعی کالاسد
کل ضار نافر ❊ فاستنفرت واستنفرت ❊ ولا تری بن طافر
ذبحتہا بحتہا ❊ لا خسم لا الغضافر ❊ ولی حسان راکض
لحفظ نور سافر ❊ اذ اعلا رائس بَغیٌ ❊ یرضّہ بحافر
جار معفرا لکلٍ ❊ لِ غادر و خافر ❊ رجار عبد المصطفٰی
❊ رضار رب غافر ❊

(۲) عربی **نصیحت** دربارۂ ہدایتِ توبہ۔

کفرت وقد نفرت فہالہدی ضمٌ ❊ فوادک من نطی ادنی فطی کُنْ
وان اللہ موہن کید کافر ❊ الا فارجع الاسلام اوہن
فلست الآن الاکید گاندھی ❊ یکیدبک المرید اوالذی جُن

له ردہ من الکفر الی الصواب ۱۲

(۳) عربی ماخوذ از کلام سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ **نصیحت** دربارۂ ترک وضع شہرت۔ یہ ویسی اہم نہیں اگر جناب اجازت سے انکار فرمائیں کم سہی۔

عطاء القلب لبیۃ وذا فقہ الہدی حرمۃ

فان الفقہ بالعقل ÷ وطول اللحیتہ اصطلمۂ

(۴) مثل بقیۂ فارسی **نصیحت** دربارۂ اداے حلف واتباع سلف وترک صلف - اسمیں بھی حرف قبل روی کے اتحاد اور عدم تکرار قافیہ کا التزام ہے -

بنورِ دیں رخت را بے کلف کن — حلف کن ہاں حلف کن ہاں حلف کن
ترا زیں تیغ مخلص بے حلف نیست — حلف کن یا سرِ خود را تلف کن
خرِ شیطانست گرگ جانت بگریز — ازو یا سر برائے حز علف کن
اب وجدت سلف را بندگانند — صلف بگزار و تقلید سلف کن
بداماں سلف دسنت رسانیست — بیا تقلید ہمچوں من خلف کن
اگر خواہی رنا آزادہ باشی — مخواہ اصرار و توب ازما سلف کن
غضب از پس روی گاندھی آید — رضا را بندہ شو ترک صلف کن

ہفت رباعی بر ردیف و قافیۂ مصرع سرمد ع "یک کار ازیں دو کار می باید کرد - ان میں تین پہلے خطوط میں معروض ہو ئیں کہ یکجائی جنس کو یہاں لکھیں -

(۵) مطالبۂ جواب ایرادات و **نصیحت** دربارۂ استقامت بر توبہ -

ع تا چند زحق فرار می باید کرد — یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا پاسخ ہر نمرہ جدا باید داد — یا بر توبہ قرار می باید کرد

(۶) **نصیحت** منع از اضرار دین -

" عبدالباری جذار می باید کرد — بادیں نہ چنیں ضرار می باید کرد
خود را تو مجدد کلاں ترخوانی — یا نہ از دینت فرار می باید کرد

(۷) نصیحت اعلان توبہ ومناطحہ از جملہ پیروانِ مشرک۔

توبہ بہ سر منار می باید کرد — ترس از نار وشنار می باید کرد
ہر بید ہے کہ پیرو مشرک شد — ہمچوں کس را چنار می باید کرد

(۸) نصیحت منع ہر کلمہ گو از انقیاد بہ مشرک۔

خوش رخش زبار عار می باید کرد — یک تو سنی آشکار می باید کرد
پشتک دہ وگاندھی اِن گاندھی افگن — مشرک نہ بخود سوار می باید کرد

(۹) نصیحت مثل سوم کہ اجازت سے انکار ہو تو اُسی طرح اہم نہیں۔

عدل و وسط اختیار می باید کرد — وز ہر دو طرف حذار می باید کرد
چیزے از قبضہ ریش اگر بیش چہ باک — امانہ چنیں پھار می باید کرد

(۱۰) یہ اور اس کے بعد کی رباعی سُنّتِ رجز میں ہیں ذات جناب سے منقول نہیں کہ رجز محاربہ میں ہوتا ہے اور جناب سے تو مفاہمہ تھا۔

روبہ منشا فرار می باید کرد — با شیر چہ گیر و دار می باید کرد | رج
آتش بسر مکر و حیل ریز و گریز — پا داری سر بغار می باید کرد
(۱۱) شیر افگنم و شکار می باید کرد — صد شیر بہ نعرۂ زار می باید کرد | رج
بر خواست کہ ہیجام بہ پیشش بند د — پیشکش بسر ش نثار می باید کرد

(۱۲) نصیحت منع از پیروی گاندھی واطاعت وبندگی او۔

پیرو گشتی در ہنمایش داری — عبد الگاندھی مشو ز عبد الباری | ژ
نقطہ از زیر بہ بالا مفگن — عبد الباری۔ مباش عبد النادی

(۱۳) نصیحت در منع شدید از روا داشتن ہاری مہاں۔

ع باری گوبندت ورو ایش داری — خود اباری نہی ز عبد الباری
ہمزودی نیستی وایں ترکہ اوست — اللعن جزا ؤہ وسوء الدار

(۱۴) نصیحت در نہی از ادعاے شانہائے الوہیت۔

ع باری شدی ولاف خدائیت زدی — خود خافر الذنب وقابل توب شدی
ایں قابل توب قابل توپ بود — اونیست ، برو نار خدائی وخودی

(۱۵) نصیحت اعظم بر رواداشتن تشبیہ خبیث برائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ع ای ابجد خاں۔ بجز برائے اب وجد — تشبیہ سگ وخوک ہمی داری بد
اما پے مصطفےٰ روا داشتیش — اُف لک مردود مباش ومرتد

(۱۶) نصیحت در نہی شدید از مواخات بمشرک و خطاب بہ مواخات۔

حام ای جل مواخات بشرک۔ دم خوک — النفل علیک۔ لعنا بتو۔ تجھپر تھوک
برز اں سگ وخوک وقاکت سوز داگر — گوئی عم تو خوک والکلب اخوک

(۱۷) نصیحت عظمیٰ درطلب توبہ از تکفار کردن عمر قرآن و حدیث بر مشرک۔

ع خواہد وہبے خبیث عبد الباری — دار دطلبش خبیث عبد الباری
کردست نثار بت پرستی بخوشی — عمرو بی وحدیث عبد الباری

(۱۸) یہ اور اس کے بعد کی مثل ۳ و ۹ نصیحت ہیں اور انھیں کی طرح چنداں اہم نہیں بحال انکارِ اجازت کم ہو سکتی ہیں۔

ع خواہم اصلاح کیش عبد الباری — بہ نور کنم عریش عبد الباری
لیک از نور ہمی شود حائل او — چوں لکہ ابر ریش عبد الباری

(۱۹) رنجش کہ غطاے دل اوتا شکست | اومانع یفقھوہ از اشتلمست
گیرم گرز اکنۂ قلب اوست مگر | وقر آذاں چہ شدچہ درگوش ہم ست

(۲۰) **نصیحت** اس بارے میں کہ اپنے علم پر غرور نہ چاہیے نہ یہ سمجھے کہ میرا علم سب پر سکہ زن ہے۔

نہ علم وفن جناب عبدالباری | خوش سکہ زن جناب عبدالباری
یک کودکِ من طاری داری بنوشت | دنداں شکن جناب عبدالباری

(۲۱) **نصیحت** در بارۂ اختیار حیا وغیرت بر محارم ونسا۔ یہ اُس مفتی سے متعلق ہے جس کا فتوی خط سابق میں مذکور ہوا۔

فتوی ست بہ لکھنو کہ باید بخیار | تعلیم زن دوخت غنا و مزمار
تا شوہر وباب راکند مستغنی | ایں دولت خانہ از زنان بازار

آخیر میں **پھر معروض** کہ جناب نے خود ہی مفاہمہ چاہا خود ہی اُسے اشتہار دیا خود ہی اُس کا وہ استنجال تھا جب وہ سامنے آیا جناب نے ایک دلیل ایک ایراد کو اصلا ہاتھ نہ لگایا گلیاں بدلا کیے ادھر اُدھر بچلا مچلا کیے اور ہر بار کے تقاضے کہ شدید غیرت دلا کر تھے اس کان سُنکر اس کان اُڑایا کیے۔ مجبور ہو کر تمام مطالبوں کا نچوڑ اس پر رکھا کہ جس آپ کی یہ چوتھی ہٹ بھی کہ طلب تفصیل مفصل وتحصیل حاصل ہے پوری کرنے کو تیار ہوں صرف اتنا وعدہ حلفی حتمی فرمایئے کہ سیکڑوں نمبروں سے ہر نمبر کا جواب بالانصاف وصواب دیجیے گا اور جس سے جواب نہ دیجیے وہ آپکا مقبول ٹھہریگا جناب اسے بھی ہمیشہ کی طرح ہضم فرما گئے اب صاف صاف اتنا ارشاد ہو کہ آپ کی ہٹ پر بالآخر امور مذکورہ کو مثل تفصیل دوامر اول پھر مفصل کر دوں جب بھی آپ کو ہر نمبر کا مفصل جواب یا تصریحاً قبول حق

وصواب منظور ہے یا نہیں اگر نہیں تو میرا وقت کیوں ضائع کرائیے
صاف فرما دیجیے کہ ہمارے پاس تیرے ایرادات وادلہ کا جواب نہیں
یا بھرم رکھنے کو یوں سہی کہ ہم تیرے کسی ایراد و دلیل کا جواب نہ دینگے۔
ختم شد۔ طرفین کو اس طرف سے چھٹی ہو۔ جناب کے ذمہ سوراج ہنود کی
خدمت کا اہم کام ہے اس فقیر کے ذمہ اور بہت کچھ خدمت سنت واسلام
ہے دونوں اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں بے نتیجہ باتوں میں اوقات کیوں
مبذول ہوں اور اگر سچے دل سے واقعی اس تفصیل مکرر کے بعد جناب کو نمبروار
جواب یا قبول حق وصواب منظور ہے تو اس وعدہ حلفی سے جان بچانا کس لیے
بلکہ عجب عجب اور ہزار در ہزار عجب کہ جناب نے مباحث دیکھنے سے پہلے
وہ چار عہد واثق کیے اور ان پر واحد قہار کی ضمانت دی اور مباحث دیکھتے
ہی معاً سب سے پھر گئے ایک ان کو ایک پر بھی قائم نہ رہے تو آپ کو
حلفی وعدہ دیتے کیا لگتا ہے کیا حلف اٹھا کر پھر جانا واحد قہار کو عہدوں
پر ضامن دیکر پلٹ جانے سے بھی زیادہ ہے اس کا تو کفارہ ہے اور یہ جو جناب
سے واقع ہولیا اور برابر واقع ہو رہا ہے اس کا بے توبہ اصلا کچھ کفارہ نہیں
الا النار وبئس القرار وان یعفو العزیز الغفار ولن یعفو اللہ ابدا
عن مراتل کفار جناب اپنی اسی جسارت وجرارت پر جو ضمانت الٰہی کے
عہدوں کے ساتھ برت رہے ایک بار انہیں الفاظ سے قطعی جزمی حلفی حتمی وعدہ
بھیجکر تفصیل مکرر ملاحظہ تو فرما لیتے پھر حلف چہ قدر دارد کہ پیش مرداں بیاید۔
مگر نہیں جناب خوب سمجھتے ہیں کہ یہ وعدہ کر کے بھیجا اور قیامت کا صور پھونکا
یہ چوتھی ہٹ بھی پوری ہو جائے گی اور پھر کچھ بنائے بن نہ آئے گی ہر
جاہل تک سمجھ لیگا جناب کو فرار ہوا اور کیسا بے اختیار ہوا لہذا جان بچاتے ہیں اور

انشاء اللہ تعالیٰ نہ بچنے والی نہیں ان الباطل کان زھوقا اور لاکھ باتوں کی ایک بات وہ ہے جو میں اخیر میں عرض کر چکا کہ سب جانے دیجیے جناب کے نزدیک ان تمام ایرادات و مطالبات میں معاذ اللہ میں ضلالت پر ہوں اور آپ سے ہدایت طلب کرتا ہوں اور بارہا قبول حق کا وعدہ لکھ چکا ہوں پھر ہدایت سے فرار شان لیڈر ہے یا کار کفار و سیعلم الکفر لمن عقبی الدار o ذلک جزؤا اعداء اللہ النار وما للظلمین من انصار o ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب o واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی سیدنا و مولٰنا و ملجانا و ماوٰنا وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین اٰمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین -

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی محرر دار الافتا غفرلہ

شب ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا و ذویہا افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

خط شانزدہم مولوی عبد الباری صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرنگی محل لکھنو

حامداً و مصلیاً و مسلما

مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

مولانا المعظم دام بالمجد والکرم - السلام علیکم - جناب کا گلدستۂ نظم و نثر موصول ہوا آپ کے نصائح کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے جس خلوص سے مفاہمہ کا اجرا کیا تھا اس کو میرا خدا یا میرا دل جانتا ہے اور وہ

سلسلہ جہاں تک پہنچا اُس کو آپ بھی جانتے ہیں میں ارادات قاہرہ
اور اعتراضات تو بہ کا جواب دیسکتا ہوں یا نہیں اور میں نے عہود و شروط
کا لحاظ رکھا یا نہیں اس کا تصفیہ آپ نہیں کر سکتے ہیں اس واسطے آپ سے
اُس کے بارہ میں کہنا سُننا فضول ہے میں جس نیت سے آپ کے مقابل
آنے کو نہیں کرتا اس کو میرا مالک جانتا ہے اور اُسی کا جاننا میرے لیے کافی
ہے میں نے قبل از وقت اور بے محل اُلجھاؤ میں پڑ جانے کو قبول نہیں کیا یا
میں نے خلاف شروط کہا اس کا بھی علم علام الغیوب کو ہی میں نے چند تحریروں میں
آپ کے طرز کی اتباع کی اُس کا انفعال ہے اس طرز میں جناب کے مقابلہ کرنے
کی تاب و طاقت نہیں رکھتا ہوں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی ہار تسلیم کرتا ہوں
میرا مقصد اُن تحریروں میں بھی جناب کی اصلاح و نصیحت تھی یہ بھی میں آپ سے
تصفیہ کے لیے عرض نہیں کرتا ہوں میں آخری عرض کرتا ہوں کہ جناب نے مجھ سے
مطالبہ فرمایا تھا کہ میری تحریر پر دستخط کر کے بھیجدو میں نے اُس کی تفصیل
چاہی تھی جناب کو اگر منظور ہوتا کہ وہ قصہ تمام ہو جاوے تفصیل وار تحریر
کرتے میں اُس کو دستخط کر کے یا بعض امور کو حذف کرنے کے بعد دستخط
کر کے آپکی خدمت میں ارسال کر دیتا مگر جناب کو نہ یہ منظور تھا نہ جناب
اس کے لیے تحریر ارسال فرماتے تھے جناب کی نیت و ارادہ کا حال مجھپر منکشف
ہوگیا ہے اُس کے باعث مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حلفی اقرار
کروں جناب کو اگر تحریر سابقہ دستخط کرانا ہے تفصیل فرمائیے ورنہ ما بخیر شما بسلامت
پہلے میں سب باتیں جناب کے جس اعتماد سے دیکھتا تھا اُس کا مقتضی تھا کہ
میں نے ارشاد جناب پر عمل کیا اب ایسا نہیں کر سکتا اگر جناب کی تحریر
اب آئی اور اُس میں تفصیل امور کے سوا کوئی اور بات ہوئی تو اُس کے

جواب سے فقیر قاصر ہے۔ اور یہی عرض ہے کہ جناب ناخوش نہوں اور انصاف سے ملاحظہ فرمایئں کہ جناب نے جس قدر دیدہ ریزی میرے مغالبہ کی غرض سے کی ہے ہم لوگوں کے نزدیک تضیع وقت کے سوائے کچھ نہیں ہے کیونکہ ہم آپکی نیت سے آگاہ ہو گئے ہیں کاش آپ حضرات بجائے اس کے مسلمانوں کا فائدہ اور اسلام کی خدمت اور خدا اور رسول کے احکام کی پیروی کرتے اور جو قرارداد یں آپ کی جماعت میں منظور ہوگئی ہیں اُن کے اجرا میں سعی کرتے یہ ایک ایسی بات تھی کہ از خود ہم لوگوں کی گرویدگی کا باعث ہوتی لیکن جناب ہم سے زائد اپنی نیک و بد کو سمجھتے ہیں فقط والسلام

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہد علی عفا اللہ عنہ

اٹھارواں مفاوضۂ عالیہ بجواب خط شانزدہم مولوی عبد الباری صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸ ربیع دریک ہیک بست وچار وپانزدہ۔

حضور بالقابہ۔ سلم علیکم کما علم القرآن الکریم۔ پرسوں وقت مغرب نامی نامہ تشریف لایا کل میرے یہاں عرس مبارک حضور پُر نور پیر ومرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز تھی اور دہلی بھیت وغیرہ سے معززین مہمان تھے مگر بحمد اللہ نہ جناب کے عظیم الہند گاندھی کی طرح بلکہ مسلم سنی حنفی قادری اہل علم وصلاح لہٰذا خط جناب کی طرف التفات نہ کیا اور کرتا بھی کیا کہ (۱) اُس میں وعدہ حلفی در کنار اُس سے صاف

انکار جناب کو میری نیت کا علم کیا دشوار کہ جناب تو اپنے نزدیک غافر الذنب
وقابل التوب وباری ہیں تو علیم بذات الصدور ہونا ضرور واللہ المجازی کل
کفور مگر یہ تو فرمائیے۔ جناب کیا فرمائیں گے اپنے ملنے والوں میں اگر کوئی مسلمان
ملے اوس سے دریافت فرمائیے کہ میری دو عرض احقر ہیں جناب کی اس
تفصیل کی رٹ اور کمال خردمندی کی ہٹ کا شافی جواب تھا یا
نہیں وہ عرضیں منسوخ جواب طلب ہیں یا نہیں۔ ہمیشہ بات بات پر بار
بار قاہر درد سننا اور اس کان سنکر اس کان اڑا کر اسی مردود رٹ کو دھننا
شایان شان جناب نہیں کہ علم وفضل بالائے طاق شرافت بلکہ انسانیت
کے بھی لائق نہیں بلکہ جانوروں میں بھی شاید یہ عادت ایک ہی کی ہوگی

بالدوم ضرب قوی * ینیسی ولا یرعوی * ما اثم عجما کذا
الا البلید الغوی

میں بہت منت سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ ابھی حلف
نہ دیجیے ان دو عرض احقر ہی کا جواب تو دیجیے کہ آپکی طلب تفصیل
ہی کا جواب ہیں مانا کہ روز اول سے ٹھہرالی ہے اور اسی پر آج تک
عمل جاری ہے کہ لاکھ ہٹ کے جواب کہو ایک نہ سنیں گے اور اپنی ہی
رٹ فرمائے جائیں گے مگر کسی مسلمان کے ہاتھ جوڑے پر تو دو منٹ
کے لیے اپنی عادت سے تنزل روا ہے۔

(۲) جناب کے خیال میں یہ ہے کہ میں مکرر تفصیل مفصل سے معاذاللہ
گریز کرتا ہوں حاش للہ جو ایک بار کرچکا اسے سو بار کرنا کیا دشوار۔
اعادہ تو ابتدا سے اہون ہے میں تو آپ سے وعدہ مانگنے سے
پہلے خود وعدہ کرچکا کہ کرونگا کرونگا کرونگا جناب سے طلب وعدہ

مذکورہ صرف اس لیے ہے کہ بات کچھ نتیجہ خیز ہو مثلاً ا دربارہ عبدالماجد
کفر جناب کس درجہ بین سے مفصل کر دیا اُس کا کیا نتیجہ ہوا مہمل حیلۂ
توبہ کو اسی خط میں رد کر دیا تھا جناب نے رد نہ سنا اور وہی عذر بعیدی
پیش فرمایا ب تکفیر اہل اسلام میں جناب کا کفر کس درجہ روشن کر دیا
کہ جناب کو خود اپنی عبارت میں قطع برید کرنے کے سوا کچھ بن نہ آئی
اور لایعنی طریقۂ توبہ کا اسی خط میں رد کر دیا تھا جناب نے وہ بھی نہ سُنا
اور وہی عذر معمولی دکھایا ج جناب کا خود اپنے آپ کو کافر کہنا اس پر
کفر جناب کو کس قدر واضح کر دیا تھا اور ناقص و کاذب کا فرق آنکھوں
دکھا دیا تھا اس کا کیا نتیجہ ہوا د پھر خط ۱۲ ذی القعدہ سے علی الاستمرار
کتنے کفر جناب اور ثابت کیے اُن کا کیا نتیجہ ہوا ہ سب سے
اخبث جناب کے سترہ کفر دربارۂ مسئلہ تھانوی کن روشن بیانوں
سے ثابت کیے کہ اگر کسی کے دل میں ذرّہ کا لاکھواں حصہ بھی اسلام
ہوتا واللہ تھرا جاتا مگر جناب کے گوش مبارک پر جوں نہ رینگی اُن کا
کیا نتیجہ ہوا ہر خط میں جناب کے کفر بڑھتے گئے اور آلہی محمدی احکام
جناب پر چڑھتے گئے جناب کو نہ کسی سے جواب کی جرأت ہوئی
نہ کفر سے عبرت ہوئی نہ ترقی ارتداد میں قلت ہوئی اور اس خط اخیر
میں بھی کہ جناب والا نے اپنے نزدیک بہت جامۂ انسانیت میں
آکر تحریر فرمایا ہے عظمت رفیعۂ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی طرف دعوت کو کیا تضیع وقت نہ فرمایا یہ ایک مسئلہ
تھانوی میں جناب کے اٹھارہ کفر ہوئے اور جناب ہیں
کہ سب سے اغماض اپنی شان بے نیازی کے زعم میں سب سے

روگردانی و اعراض عجب عجب صد ہزار عجب جناب نے جو شریفانہ خطوط اس ناچیز کو لکھے اُن پر تو انفعال ہوا اور عظمت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو ہر خط میں گالیاں سُنائیں اُن پر انفعال نہ ہوا - جناب ہی انصاف فرمائیں کہ ان متواتر تجربوں کے بعد اور زیادہ مفصل کرنے کا کیا نتیجہ ان تفصیلات پر جناب نے کیا نتیجہ دیا کہ آگے دینگے اس لحاظ سے وہ وعدہ حلفیہ مانگتا ہوں تو کیا قصور کرتا ہوں -

(۳۳) میں سچ عرض کرتا ہوں کہ جناب کا تفصیل مفصل مانگنا کا کتاب حیث عن حقہ بطلعہ ہونا ہے - جناب اس بارے میں ناتجربہ کار ہوتے تو ایک بات بھی بارہا تو آزمائش پائے ہوئے ہیں اور دور کیوں جائیے خود اسی مفاہمہ پر نظر فرمائیے اصل مباحث بھیجنے کی کتنی جلدی تھی کیا کیا اضطراب تھے طلب میں تار آیا رجسٹری بھیجنے میں ایک دن کی دیر ہوئی فوراً خط مشعر انتظار آیا جب وہ پہنچا حالت جو کچھ ابتر ردی زار ہوئی بحمدہ تعالیٰ عالم آشکار ہوئی نام کو ایک دلیل نہ ہلا سکے ایک ایراد کا جواب نہ لا سکے گلو خلاصی کے لیے نگلی پہ نگلی تلاش ہوئی دریں چہ شک کی طرح ایک ہی رٹ وجہ معاش ہوئی عزیز مقتدر کے فضل و کرم سے یقین واثق رکھیے کہ جناب کا یہی حال اُس تفصیل مفصل پر ہونا ہے اسی لیے تو جناب سے وہ وعدہ حلفی مانگتا ہوں مگر تو بہ آپ اور یہ جانکاہ وعدہ اپنی موت آدمی کو خوب سوجھتی ہے نہ کہ جناب جیسا مجدد اعظم مدر اسس میں پیشگوئی کر چکا اور پھر کرتا ہوں کہ انھیں دس نہیں سو بار مفصل کر دوں جناب یہی فرمائے جائینگے

کہ تفصیل کر تفصیل کر کہ جناب کی سب سے بہتر جان بچانے کی گلی یہی ہے اُس وعدہ کے بعد ہر نمبر کا مفصل جواب نہ دیجیے گا تو ہوا اُکھڑ جائے گی ہر جاہل سے جاہل پر جناب کا عجز کھل جائیگا بات بگڑ جائے گی لہذا وعدہ سے جان چُراتے ہیں اور ایک کان گونگا ایک بہرا کر کے وہی تفصیل کر کی رٹ لگاتے ہیں۔ کس نے کہا ہے کہ تفصیل نہ کرونگا جناب ذرا جی کڑا کر کے آنکھیں بند فرما کر ایک بار وعدہ تو لکھ بھیجیں پھر بعون القدیر دیکھیے کہ خدا دے اور بندہ لے اگر لما رأوہ زلفۃ کی جزا سیئت نہو تو میرا ذمہ۔ نیاز مند خیر خواہانہ عرض کرتا ہے کہ لا بشریٰ یومئذ للمجرمین ویقولون حجرا محجورا کے مصداق بننے سے احتراز فرمائیے۔

(۴) میں نے جن امور کی تفصیل ایسی کر دی کہ آپ نے بھی مانی اور براہ عنایت وہ میری شفقت جانی اُسی کو جناب نے اُلجھاؤ میں ڈالنا فرمایا اور وہ اُلجھاؤ اب تک ذہن شریف سے اُلجھا ہے اس کی فلاسفی بھی جناب ہی جیسے قریب العین سمجھ سکتے ہونگے۔ جب جناب کے نزدیک تفصیل اُلجھاؤ میں ڈالنا ہے تو ہر بار تفصیل تفصیل کی رٹ لگانا اور ایک اُلجھاؤ سے نئے اُلجھاؤ میں اپنے آپ کو ڈلوانا میری بدبختی ہے یا جناب کی۔ یہ بھی جناب کو کئی بار لکھ چکا مگر جناب نے تو روز اول سے ٹھہرا رکھی ہے کہ منہ سے آنکھ بند اور رٹ کی صدا بلند یہ جناب کی طلب تفصیل کا تیسرا جواب ہوا اور بحمدہ تعالیٰ کیسا لاجواب ہوا میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ میرے ادلۂ باہرہ و اعتراضات قاہرہ تو بفضلہ تعالیٰ شئ عظیم ہیں یہ آپکی طلب تفصیل کے تین جواب قاطع ارتیاب کہ سنگ دہان ضد وخیم ہیں جناب ان تینوں میں سے کسی کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں گے

اور وہی اپنی ہیبت کی رٹ فرمائے جائیں گے خیر بحمد اللہ تعالیٰ اللہ واحد قہار دیکھ رہا ہے اور اُس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہیرے اور آپ کے ملائکہ دیکھ رہے ہیں اور ہر واقف کار مسلمان انصاف شعار دیکھ رہا ہے کہ مفاہمہ بحمدہ تعالیٰ کب کا ختم ہو گیا اور للہ الحمد حق کی فتح مبین پر ختم ہوا والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شاء من شیء بعد اس کے شکریہ میں پہلے اکیس نصائح نظم حاضر کیے تھے ویسے ہی اُنیس اور حاضر کرتا ہوں کہ چالیس کا عدد پورا ہو جائے وہ تین امور کہ وہاں معروض ہوئے تھے یہاں بھی ملحوظ خاطر رہیں۔

ع (۲۲) یارب کہ چہ کرد ست فسون دم گاندھی + لیڈر پسر و امام اقدم گاندھی
درخطبہ وخط گفت فرنگی محلی + ہادی گاندھی و روح اعظم گاندھی

〃 (۲۳) لا یسمع لا یبصر بہت را بینی + ای بیں و بت بندہ نہ نقش چینی
فونوی دیں چہ شک بتو آموزند + ہر بار ہموں گوئی و خامش شینی

〃 (۲۴) وادست اگر خدا ترا صورت مرد + مردی مہل و مشو بنا مردی فرد
دو عرض اخیرم چہ بنی خواست جواب + فونوے دیں چہ شک کہ در تو پر کرد

〃 (۲۵) از بازوی تو نظام دیں گاندھی ست + قائم بتو انتظام دیں گاندھی ست
کردی لقب خویش قیام الدین راست + آخر دبتو قیام دیں گاندھی ست

〃 (۲۶) پا بردم دینی و بدل کفر و اُفُد + خلط اسلام و کفر رنج نشود
پا برکش و از خلط جدا شو کہ توئی + خود گاندھی و گاندھی ز تو برتر نبود

〃 (۲۷) گاندھی بہ تش علت ادون دارد + ہم یک بین مرادو بین نمودن دارد
نزیں ہر دو چہ ذہبی توئی خود گاندھی + پس رد شدہ زیر پاست گردن دارد

(۲۸) گاندھیست امام و رہبر و فرمانده ÷ تو بنده و پسرو و برنامش جانده
ایماں بفدا کردی و نامش ماندی ÷ تا پا بہ ہنوز نارسیدی آیں دہ

(۲۹) گفتند قیامہان کلامی لاشے ÷ گفتند کلامیان کلامی لاشے
بر رنگ نصاری و یہودش گفتند ÷ الحق ہر بابِ بدیں سامی لاشے

(۳۰) از سِتر خلافت خر سوراخ بجست ÷ در گاندھی کیپ ترک ترک ترک ست
آزاد و محمد علی و شوکت گفت ÷ گر ترک آیند تیغ گیرہم بدست

(۳۱) گاندھی چو مہاتمائے ناکس باشد ÷ روح آتش و ناکس تن چوں خس باشد
قرآں فرمود مشرکا نند نجس ÷ چوں روح اینست تن خود نجس باشد

(۳۲) قومے گفتہ زکہنہ دامن کش شو ÷ میگیر نو گاندھی و در آتش شو
مولنائے تو شوکت ایں سنت کاشت ÷ قشقہ بجبیں برزن و مشرک و شش شو

(۳۳) گفتند چہ استنار می باید کرد ÷ مشرک وشی آشکار می باید کرد
اسلام کہن شد بہ نوی چہرہ فروز ÷ قشقہ بجبیں نگار می باید کرد

(۳۴) گفتا خر کے چکار می باید کرد ÷ دین بر گاندھی نثار می باید کرد
چوں لیپر و مشرکی نہ اعلاں مگریز ÷ زنار و تلک شعار می باید کرد

(۳۵) گفتند کہ طرح کیش تازہ فگنیم ÷ آتش در فرق کفر و اسلام زنیم
دینے نوے آریم و برنگ کعبہ ÷ تقدیس پے سنگم و پریاگ کنیم

(۳۶) دانی کہ چہ کرد ابوالکلام آزاد ÷ آزاد ز دین و شرع و اسلام و رشاد
بستودہ صفات و پاک ذاتش گفتہ ÷ در خطبۂ جمعہ حمد گاندھی بنہاد

(۳۷) دانی بچہ شد ابوالکلامت معلم ÷ گفتا من بہر ہندو م مستسلم
گر برہند و گر ندے آید ز افغاں ÷ بر یک ہندو فدا کنم دہ مسلم

(۳۸) دانی کہ چہ گفت ابوالکلام رخ زرد ÷ عیسے نہ نبی بود و نہ شرعی آورد

برداز کشید ند و بیہودش گشتند + بنگ کہ بحرف حرف قرآں رد کرد

(۳۹) گفتند شماراست مذبر گاندھی + تعلیم کن دین مطہر گاندھی

مبعوث آلہ از پے تذکیر شماست + رحمن کند ہ مرسل و مذکر گاندھی

(۴۰) مدبر زخدا شوی مدبر منہش + مذکر زہوا شوی مذکر منہش

مشرک نجس ست و مرتد انجس از نوئے + خبث الخبثا شوی مطہر منہش

والسلم علی من اتبع الہدیٰ ۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا

شب ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ ہجریہ محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ محرر دار الافتا

قدسیہ علی صاحبہا و آلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین ۔

انیسواں[۱۹] مفاوضۂ عالیہ ۔ یہ مفاوضۂ عالیہ فرنگی محلی صاحب نے منکر ہو کر واپس دیا کہ لینے سے انکار ہے جس سے انکا فرار علانیہ کھل گیا اُس پر یہ انیسواں بصیغۂ رجسٹری نافذ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم ۝

جناب نے منکر ہو کر خط واپس فرمایا کہ شام کو یہاں آیا میں نے اُس میں دو[۲] عرض اخیر پر ایک اور اضافہ کیا تھا جو حقیقت واقعیہ پر مبنی اور جناب کی فہم عالی سے ورا نہ تھا ہیں جناب پر تخفیف کے لیے اُسے کم کرتا اور صرف دو عرض اخیر پر اقتصار رکھتا ہوں جناب تو یہ فرماتے تھے کہ نہ بھاگوں نہ بھاگنے دوں اگرچہ بحمد اللہ تعالٰی میرا پہلا خط مباحث پہنچتے ہی فرار پر قرار اور رسیاں تڑانے کا اظہار ہو چکا تھا مناسب تھا کہ ابھی

کچھ دنوں اور دم نہ توڑتے وعدہ دیگر تفصیل مکرر ملاحظہ تو فرما لیتے پھر فرار تو نصیب کا تھا ہی میں ان الفاظ کو بھی واپس لیتا ہوں اور اُسی قدیمانہ خیر خواہی پر عرض رسا ہوں کہ للہ چند سانسیں اور صبر فرما کر تفصیل مکرر ملاحظہ فرما لیجیے اس کا کانٹا جناب کے دلمیں کھٹکتا نہ رہ جائے پھر اللہ توفیق اسلام دے تو اس سے کیا بہتر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ انیس[19] رُباعیاں اس خط واپس شدہ میں عرض کی تھیں چار اور حاضر کہ خود رباعیاں چالیس ہو جائیں امور ثلاثہ ہر نظم میں ہمیشہ ملحوظ رہیں۔

(۴۱) رحمٰن وحبیب او شفیع العاصین + بے تو بہ نہ بخشند خطایت بیقیں ع
پس روشدی آنز آنکہ گفتست بعمر + رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین

(۴۲) یادا بامیکہ حق مسلمانت کرد + چندے بدر حدیث و قرآنت کرد 〃
این حملہ نثار بت پرستی کردی + زینگونہ شقی کدام شیطانت کرد

(۴۳) جناب نے بارہا میرے طرز پر تعریض کی اُس کی نسبت معروض۔ ع شتے
طرز م شدنت بمرندان فاشی + کفار نہند نام او فحاشی
گر ذرۂ طرز من بجانت تابد + از کفر برآئی و مسلماں باشی

(۴۴) در فرق میان طرز من و مدعی تتبع۔
نوشت کلامم پے گیرندہ بگوش + نیشست ملامم کہ کند مرتد ہوش ع 〃
نحلم در نوش و نیش جامع مسلم + نے کافر زنبور کہ نیش بے نوش

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی
غفر لہ محرر دار الافتا

۲۵ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ

فرنگی محلی صاحب کو کسی نے سمجھا دیا طشت از بام ذلت

ہو گی رجسٹری لے لی رسید آگئی جواب نہ دیا اُن کے
انتظار پر یہ بیسواں نافذ ہوا۔

٭ بیسواں مفاوضۂ عالیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

بملاحظۂ صاحب فرنگی محلی گاندھی مجلی حفظہ الگاندھی بفیضہ المتندلی۔

جناب کی اٹھارہویں گلی وہ تھی کہ میرا اٹھارہواں خط منکر ہو کر واپس دیا اُس پر میرا اُنیسواں رجسٹری پہنچا اُس پر جناب کی اُنیسویں گلی یہ ہوئی کہ لے لیا اور آج دس دن کامل ہوئے جواب نہ دیا حالانکہ آپ کے یہاں سے چوتھے دن تحریر آجاتی تھی اور کبھی تیسرے ہی دن کہ جناب کو دریں چہ شک کے سوا کچھ لکھنا تو ہوتا ہی نہیں یہ تو معلوم ہے کہ میرے ایرادات باہرہ وادلۂ قاہرہ کا نام سنتے کلیجے مُنہ کو آتے ہیں ہوش گم عقلیں دنگ جیسا کہ جناب خود اقرار فرماتے ہیں میرے ان دو عرض اخیر کا ہی جواب جناب سے ایسا ہی ناممکن ہے جیسے من حق علیہ القول سے توبہ وایاب۔ مگر جناب کی گلیوں میں تو وفور ہے دیکھیے اس بیسویں پر کونسی بیسویں منظور ہے۔ بیس رباعیاں اور حاضر کہ انھیں کا عدد ساٹھ ہو مسلمان کہلانے والے ان نظموں ہی کے نصائح عالیہ کو غور کریں تو کفر کا کچھ تو کہہ ناٹھ ہو۔ نظموں کے متعلق تینوں گزارشیں ہمیشہ ملحوظ رہیں۔

عق (۴۵) جائے بخدا رام دُہائی خوانند + پنڈت جی برجواز فتوے رانند
پانڈے نہ چرا بجگہ ٹکیہا شان + گوبندو رام رام ست گویانند

خ (۴۶) آمد بحدیث متواتر ارشاد + ان الامراء من قریش لا تاد

اجماع صحابہ و اہل سنت کردند — کذاب خلافش بر ابوبکر نہاد

(۴۷) ایں کذب کہ حرص ابن خلدعن نہاد — عبد الباری گزیدہ پیشش آزاد غ

خود شاہ کذابی شان نص امام — الله اذا اضل لا یلفی ھاد

(۴۸) ہر خلفا کے لقب سلطان ست — سلطان ہارون رشید کسر شان ست ہ

سلطان لقب کیسے خودش گفت کہ او — دنہا خلیفہ نیست زیبا آن ست

(۴۹) مرگھٹ طلب دار ابھی بت، ہ ندگان — با نعرہ بے بدوش مسلم بچگان ک

شد تو و خدائے تو دیدی سچ — بر کتف اسد جیفۂ خوکان و سگان

(۵۰) بیت اللہ دماغ کا فراف اُف — انجا خطبا عباد شنکر اُف اُف شخے

بر منبر مصطفے قدوم کفار — اُف نِنْ لک ای کمیٹی شر اُف اُم اُف

(۵۱) مرتد را صدر و مشرکاں را ارکان — کردند وپے مرتد و اصنامیان ٹم

هم فاتحہ هم نماز هم دعوت عفو — واللہ کہ مسخ شد ز دلہا ایماں

(۵۲) در مہلکہ چند کے کہیں داری باز — نفریں دہنت باقریں داری باز ع

کفر آری و سنت رسولش گوئی — شرمت نہ کہ ادعاے دیں داری باز شخے

(۵۳) گاندھی پے سوراج دلش بخگا فد — آزاد پے خلافت خود لاافد

ہر کس بچ ل استخواں طلب می گردد — جولاہہ پے ستر خود می بافد جاہ

(۵۴) گاندھی گفتا بدوک انگریز کشی — از رشتہ خام چول کمندش بکشی

لنگی می پوش و ریسمانی می ریس — از ہند بدر کنی نصاری بکشی ز

(۵۵) آزاد دگر نہ تو بیشک مشرک — دہ مسلم سیدھی ہے یہ ہک مشرک

ناسلا ہست اگر بہو بدے میکردی — بر ناخن اسلے قد الک مشرک ۶

(۵۶) باترکے ہندو اشتر جنگ کند — تقدیس زمیں جمن و گنگ کند

تاکی برہ دیوددی نیست کسے — کز راہ مہادیو ترا لنگ کند

[illegible]

(۶) ن: دل مسخ شد و فسخ شد از دل ایماں

ع (۵۷) ای پلپا علان شدہ عبد النّاری — امسال شدی یکدمہ عبد الباری
آں لحظہ کہ نام توبہ کردی بدنام — زاں بازہماں پسر وو عبد الپاری

ع (۵۸) مسلم کہ اقامت شعار دیں کرد — زندیش پئے خوشنودی انگریز این کرد
پس گوشت حرام وگاؤ مُردار نمود — کافر ہمہ مؤمناں برائے کیں کرد

ر (۵۹) گفت از اسلام نیست باقی جز نام — حکمیست بجملہ ایں از مان عام
سید۔ عالم۔ فلانِ کافر۔ خود من — کاذب ہمہ اند در عیار اسلام

ع (۶۰) عبد الماجد کہ داد صد ہا دشنام — ب و قرآن و مصطفےٰ را چو لئام
ایں گفت کہ ہر گونہ نمودم تحقیق — در قول اخی نیست سوائے اسلام

" (۶۱) کودم حصر منات در مسائل تین — چوں ہفت بروہم نکشادی شفتین
زنہار بہزلیات تورخ نکنم — لا یبلغ مسلم نحو شنتین

" (۶۲) عبد الباری زرعب اصحاب سلوک — بنگر بچہ کذب بد بر آورده کوک
گفتا گفتم بہ رئے گاندھی ہمراز — خواہیم مدد از تو چناں کز سگ و خوک

" (۶۳) گفتہ من گفتہ ام خنازیر وکلاب — گاندھی فہمید یا از وماند بخواب
ایں کذب وکدامی مدد از خوک سواست — در ساختن کذب غلط کردو عجاب

" (۶۴) ازّہ کش فرق دین نہانی بودی — تیشہ بعیان برزدی و پدرودی
نجاربہ نسلت نہ باین معنے بود — ایماں تراشیدی و دیں بدرودی

والسلام علی من اتبع الھدی

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی قادری
رضوی لکھنوی محرر دام الاخا

۶ محرم الحرام سنہ ١٣٤٠ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ
والتحیۃ آمین

اکیسواں مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

میرے بیسویں خط کو بیس دن ہوئے آپ وہی اُنیسویں گلی چلے کیا گلیاں ختم ہوگئیں یا یہ سمجھے کہ بیسویں کو فرشتہ کہاں سے آئیگا اُنیس ہی تو ہیں اور نہ جانا کہ وما یعلم جنود ربک الا ھو - ۲۷ رباعیاں اور تین نظمیں آپ کے فرار ابد قرار کی تہنیت میں حاضر ہیں - امور ثلاثہ ملحوظ رہیں اور یہ پچھلا سلام سلام متارکہ ہے اذ لا سلام الا علی اہل الاسلام والسلام علی من اتبع الھدیٰ -

(۶۵) با حضرت حق کفر بشدت کردی　　دشنام بمن شکر ہدایت کردی
یک کافر کفران و دگر کافر کفر　　تو جامع ہر دو ی صدارت کردی

(۶۶) بد بو کفر ست و بدترین و زر مذل　　ایمانت می دہم کہ مشکیست بدل
خوشبوی چو بخشند ترا دمکنش　　محبوب الرائحہ خفیف الحمل

(۶۷) گفتم صنما توبہ نگاہدار بہوش　　گفتا از توبہ تو بہا کردم دوش
گفتم کہ ہدایتے بقرآں کنمت　　گفتا من کے نہم سوئے قرآں گوش

(۶۸) گفتم صنما توبہ شکستن ستم ست　　گفتا خود را بہ توبہ بستن ستم ست
اسلام اگر رود درود باکے نیست　　از بندگی گاندھی کرتن ستم ست

(۶۹) در خط فرنگی محلی ہیں کہ ہنود　　در بیکسی مسلمین اند عنود
تمثیل کتار پور دآرہ بنگاشت　　خطبہ چہ بود کہ خود کمیٹی نابود

(۷۰) ای پسر د بت بندہ سفیہ رعنا　　ماجلوک منہ ان ابیت اللعنا

شد حاصل بے حاصل و نا حاصل تو
(۷۱) آیا گوئی کہ پنڈت آراست سبھا عن
اندر مندر خویش و پاٹ شالا یش نور
(۷۲) ملحد در اسم رب اگر رام خدا ست ،،
مسجد مدارس پاٹ شالا مندر
(۷۳) تا چار صد از یکصد و یک گشت عذاب سایا
گوید بر بحث من ہمیں بیج و بیس
(۷۴) او از یک رد جواب نتواں چاوید ،،
رد ہا حاضر جواب حالا گوید
(۷۵) با ما و ریاست دُرِ بحث سفتند سایا
او گفت کہ با بعض مریداں بد بحث
(۷۶) گفتند خساں شہ بقلاں زن آمیخت ،،
زن گفت پلے چاکر شہ کرد ایں کار
(۷۷) کتمان شہادت ارجمندی نبود ،،
شیخ غریبا و نقشبند کذبات
(۷۸) پوشید شہادت حق و حکم خدا ،،
از مفتی شان بریں کبار گنہ نیست
(۷۹) ارشاد حسین حب صنا رشد و رشاد ،،
اینان کہ بہرام بعکس او بیند
(۸۰) گفتا قرشی شود خلافت با نوبت ،،
خود منکر ترکی شد و خود منکر را

لا ترضی باسمہ و تعنے ۲ المضیٰ
دو مرگھٹ پر کھایان از شہر جدا
نزدیک چتا پیش پتا گفت کتھا
پنڈت چو تو مولوی وعظ تو کتھا ست
مرگھٹ درگہ مزار آیات چتا ست
بر عبد الباری و وکیلش کذاب
دوماندا ھان للا کاذیب عذاب
دیں گوید صدر رد از لیم رد گردید
خواب ست پریشاں کہ برسام بدید
مصنوعی و گرد شرم از رخ رفتند
پس حملہ در وغہا حق و حق گفتند
بنوشتند و ہم خواب خود ساختند آمیخت
زیں رو مئی تصدیق بحلق شاں ریخت
در شاہد زور سر بلندی نبود
عاقل داند کہ نقشبندی نبود
باطل کرد و شہادت زور ادا
حق نمک کمیٹی آور دجبا
نے مبطل حق بود نہ باطل ایجاد
داغ داماں و ننگ نام ارشاد
سلطان ترک از تغلب بعلت ست
فاسق مفسد نوشت یعنی خود اوست

(۸۱) گفتا اگر شدی حصر دو ورد اکاتب — آن خط برساندم بوکل صاحب — سرایا
گر صادقی آن خط بنما ورنه بگو — اللهم العن الکذب والکاذب

(۸۲) لعنت بمسلمان نه مناسب باشد — هرچند چو تو غادر و کاذب باشد — 〃
بیزار دگرے لعن کند محتمل ست — خود از تو بتو قطعی و واجب باشد

(۸۳) گفتند بدوک خان انگریز بریز — کج دار و مریز بام فرسا و مخیز — شتے
از چوب مقابل و مقاتل می باش — با قنبل طیاره و توپ انگریز

(۸۴) رب العزة هلاک کرده بیشک — نمرود ز پشه ابرهه از مرغک — 〃
اما بخوارق اعتماد و اسباب — بگذاشتن ست کار احمق اهلک

(۸۵) تکلیف بفوق وسع رحمش ننهاد — در تهلکه افگندن جانست فساد — جهاد
درحالت حال ما مسلمانان را — زنهار شریعت نه روا داشت جواد

(۸۶) سلطان چو بود گردن مرتد بزند — باز آنکه هرکه قرین تر فگند — جهاد
بجزیه وگانه عهدبه ز هر دو شق اه — فرض ست که آغاز باینها بکند

(۸۷) کافر هر فرده فرقه دشمن ما را — مرتد مشرک یهود و گبر و ترسا — ترک موالات
مشرک را بنده باش بالنصرانی — هرکار حرام این ست ز شیطان فتوی

(۸۸) گفتند اگر کنید خوشنود هنود — گر دید خدائے خویشتن را خوشنود — شک
محکم رسن خدائے گیرید کزو — دین گرچه رود ز دست دنیا موجود

(۸۹) بر لیث اگر ختم شجاعت نشدے — گرگیں چرد اهل ضبغمیت نشدے — سختے
گفتند که گاندهی ست نبی بالقوه — این کودے اگر ختم نبوت نشدے

(۹۰) گفتند چه دین اگر کمیٹی نبود — پامالش کن چو سر کمیٹی نبود — عام
اسلام که بے بندگی گاندهی ما ست ۰ — هرگز مقبول در کمیٹی نبود

(۹۱) ای بیهده دین فروش ای دنیا خر — اور فتنه و این بنا فتنی - به ز تو خر — 〃

خودسر دودار نقد وقتت سخن | آخر آخر ترا چہ آخر و آخر
(۹۲) نار دعلم گاذھوی اُفرد وافراخت | کفرو سر دیں سوے اندوخت و انداخت
در تبرہ سوراج جولیڈر بیت دید | آں توبہ وباتوبرہ در سوخت و درساخت
(۹۳) باللہ و مرضاب قوی | ینسی ولا یر عوی
ما ثم عجما کذا | الا البلیس الغوی
(۹۴) نا فر کبر کہ خود را متکبر شمرد | خوش گماں کن کہ فوادش ز کبر عاری ست
طرز خود را اگر از رتبۂ خود بیش ندید | از چساں ہمہ دل او بیم تکبر طاری ست
غیر محفوظ کہ خود را متواضع داند | بالیقیں داں کہ تکبر بعروقش ساری ست
روش خود اگر از مرتبہ اش کم نشمرد | از چہ رو لاف تواضع بزبانش جاری ست
خویشتن را متواضع منما ای پیکر کبر | ایں نصیحت ز رضا از پے عبد الباری ست

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین اٰمین والحمد للہ رب العلمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ
محرر دار الافتاء از بریلی - ۲۵ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ سنہ ہجریہ قدسیہ
علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

مفاوضۂ عالیہ

یہ نمبر ۲۲ ابتدائی سب میں پچھلا مفاوضۂ عالیہ ہے اور اسی پر اختتام مکالمہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

تین رباعیاں اور حاضر۔ کہ نوّے ہو جائیں۔ امور ثلاثہ ملحوظ رہیں۔

رباعی

عبدالقادر کہ رحمتش گردسری — بود از کلمہ گوئے خطا کیش بری

تو مخلص ہر مشرک و مرتد گشتی — چوں سرّ ملیہ برنہ گرا در الپسری

دیگر

نہ خود بسرش خنجر تحریف اشد — آں فقرہ کہ بر دے زدی اور امرزد

در دند حرامیان زر و مال کساں — بے شرم چنوں ہیچ حرامی بنود

دیگر

خود مسجد کان پور پامال نمود — بہر جنب و حائض و زباں وعنود

خود کردہ فضائح بسرہادی بست — ابن سوختہ آزرم برابلیس فزود

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمد

وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین امین والحمد للہ رب العلمین

فقیر احمد رضا قادری عفی لہ دوم صفر المظفر ۱۳۴۰ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا

الصلاۃ والتحیہ آمین بقلم عبید الرضا محمد حشمت علی

قادری رضوی لکھنوی

محرر دار الافتا

از بریلی

خاتمہ رزقنا اللہ حُسن الخاتمہ ووقانا عن الحاطمہ بجاہ ابی القاسم ابی الفاطمہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم ثم علیہا وعلی بعلہا وابنیہا۔

مسلمانو اللہ عزوجل اکرم الاکرمین احکم الحاکمین خیر الفاتحین کا شکر کرو جس نے حق کی حمایت فرمائی اہلحق کو فتح و نصرت دی اور باطل کا مونھ کالا کیا اور اہل باطل کو خائب و خاسر رکھا۔ ہماری طرح تم بھی کہو الحمد للہ الذی نصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ المکرمین عندہ۔

بحمدہ تعالیٰ فرنگی محلی صاحب کا مفاہمہ تمام ہوا اور مکالمہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ ہر ذی عقل بلکہ ہر انکھیارا دیکھ رہا ہے کہ بعونہٖ عز مجدہ مسلمانوں کی فتح ظاہر و باہر بین روشن پر اُس کا انجام ہوا۔ مباحث عالیہ کا پہلا خط ۱۴ ذی القعدہ کو فرنگی محلی صاحب کے پاس پہنچا۔ اس سے پہلے مباحث کے مطالعہ کی کیا کیا جلدی تھی کیا کیا اضطراب اور کیسی بے چینی تھی۔ تار نہ بھیجتے ہیں کہ سرفراز نامہ کا انتظار ہے رجسٹری پہنچنے میں ایک دن کی تاخیر ہوتی ہے تو خط آتا ہے کہ رجسٹری اب تک نہ آئی۔ جب وہ پہنچا جس کی جلدی تھی اُس کے پہنچتے ہی رُخ بدل گیا اُن کی حالت جو کچھ زار ہوئی آپ سب حضرات پر آشکار ہوئی۔ اصلا نامہ کو ایک حرف کا جواب نہ دے سکے کوئی دلیل نہ ہلا سکے۔ کسی ایراد کو ہاتھ نہ لگا سکے۔ ہاں اپنی گلو خلاصی کے لیے اُنیس گلیاں چلے مگر خدا کا دھرا سر پر حقت علیہ کلمۃ العذاب اب راہ فرار نایاب کبھی اس گلی بھاگتے ہیں تو کبھی اُس گلی جانے

ہیں یہ بھی بند پاتے ہیں تیسری گلی ہو لیتے ہیں تقدیر سے وہ بھی مسدود تو چوتھی اختیار کرتے ہیں مگر وہاں بھی اماں مفقود۔

نمبر پہلے ایکسو ایک ہی تھے اب چار سو کے قریب پہنچے۔ فرنگی محلی صاحب کی مہمل ہٹیں بیجا رٹیں وہی رہیں جن کی تفصیل آپ اُن کے خطوط میں دیکھ چکے۔ یہاں اُن کی ہر ہٹ قبول فرمائی گئی ہر ضد پوری کر دی گئی وہ جو گلی چلے اُن پر بند فرما دی گئی اور برابر اپنے ادلۂ باہرہ و ایرادات قاہرہ کے جواب کا تقاضا جاری رہا۔ وہاں وہی صم بکم ایک ہٹ یہ لی کہ جیسے بعض امور مفصل کر دیے سب یونہی کر دو تو غور کرینگے یعنی مثلاً سو کفر ثابت کر دیے ان سے توبہ نہ کرینگے جبتک باقی بھی مفصل طور پر ثابت نہ ہو جائیں یہاں پہلے ہی سب مفصل فرما دیے تھے اُن کی یہ ہٹ بھی رکھی اور پھر مفصل کیا مگر نہ دیں چہ شکوہ کی طرح یہی الاپ پتے رہے کہ مفصل کر دو مفصل کر دو۔ اسے بھی قبول فرمایا مگر یوں کہ سلفی وعدہ دیجئے کہ اس کے بعد ہر نمبر کا مفصل جواب دیجئے گا توبہ کیجیے گا ورنہ آجتک جنہیں آپ بھی مفصل ہوا نا مانتے ہیں اُن قاہر ایرادوں کے حضور کب زبان شریف کھولی اُن جانگزا مطالبوں کے کس حرف کا جواب دیا۔ بتائیے کہ کون سے کفر سے توبہ کی اس کا جواب صاف انکار میں آیا کہ میں ہرگز وعدہ جواب نہ کرونگا ادھر سے بار بار ارشاد ہوا کہ ہم پھر تفصیل کو تیار ہیں ادھر وعدہ دیجیے اُدھر فوراً تفصیل لیجیے۔ مگر وہ خوب جانتے تھے کہ یہ ایرادات قاہرہ ایسے نہیں جن کا ایک حرف بھی ساری کمیٹی ملکر ہلا سکے ہر ہر لفظ بجائے خود جبل ٹھہرا ہے وعدہ کیسے دیتے اور توبہ موفق بالخیر کرتا ہے اُس کی انہیں توفیق نہیں توبہ کیسے کرتے آخر علانیہ فرکم فرار ہوا یعنی بھاگتے بھاگتے ایک گلی ایسی انہیں

ملی جس سے اُن کی جانِ نازنین چھوٹ سکی وہ یہ کہ خط لینے سے انکار ہوا۔ اٹھاروال مفاوضہ عالیہ لینے سے انکاری ہوکر واپس آیا پھر رجسٹری کیا گیا تو رکھ لیا اور جواب اصلا نہ دیا۔

مدعیانِ تہذیب کی بانگی تہذیب

ہر عاجز کا قاعدہ ہے کہ جب اُسے کچھ بن نہیں پڑتا۔ گالیاں دیتا سب و شتم پر اُتر آتا ہے یہی یہاں فرنگی محلی صاحب نے برتا اُنھوں نے سوچا تھا کہ گالیاں سنائیں گے برافروختہ کرینگے بات تو تو مَیں مَیں میں پڑ جائے گی یہ مطالبات و مؤاخذات کی سخت جانگزا آفت سے ٹل جائیگی مگر نفیبوں سے اُنھیں کیا خبر تھی اُنھیں کیا معلوم تھا۔ کہ اُن کی یہ گلی بھی بند کردی جائے گی اور برابر اُن پر نمبر پہ نمبر چڑھیں گے یہاں تک کہ فرنگی محلی صاحب کے دہنِ شریف پر مُہر سکوت لگ جائے گی۔ مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ ادھر سے کس قدر نرمی و آشتی ملاطفت و شفقت کے ساتھ خطاب ہے اور اُدھر سے جواب میں کیا کچھ خفگی و عتاب ہے۔ اخبار زمانہ میں چھاپا" جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ برتا ہے" اُسی میں ہے "التکبر علی المتکبر صدقۃ" اُسی میں ہے "مگر اس پیکرِ تکبر کے روبرو گردن جھکانے کو بلکہ اُس سے تخاطب کو بھی اب نہ اپنی بلکہ حق کی بے غیرتی تصور کرتا ہوں"۔ خط دہم فرنگی محلی میں ہے "جناب کی نفسانیت اگر پایۂ ثبوت کو پہنچ تو پھر اعراض ہی مناسب ہوگا" اُسی میں ہے بعد تنبیہ اگر ادب نہ ہوا تو یہ بھی دلیل نفسانیت و مجادلہ کی ہے "خط یازدہم فرنگی محلی میں ہے" میں تو جناب کے ایرادات قویہ و ادلۂ قاہرہ دیکھکر دنگ ہوگیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے "خط دوازدہم فرنگی محلی میں ہے" آپ کو دیانت دار مگر متشدد سمجھتا تھا مگر آپ نے ایک واقعہ کی

دیدہ و دانستہ اس طرح سے صاف تکذیب کی ہے جو سراسر غلط ہے۔ دنیا آپکو
کچھ کہے لیکن جو اُس وقت موجود تھے وہ اب کسی طرح آپ کی دیانت کے
قائل نہیں ہو سکتے آپ کو یاد ہوگا اور ضرور یاد ہوگا کہ میں نے ایسا دنداں
شکن جواب دیا تھا کہ آپ دم بخود گھر میں گھس گئے" اسی خط میں ہے "آپکی
تہذیب کی مثال پیش کی تھی" اسی میں ہے "آپ کے پوشیدہ وصف
پر مجھے وقوف ہو گیا خوب ہوا اب اعتماد کرنے والا وہی ہوگا جو آپ کے
کمالات معنوی سے غافل ہو۔ اس وقت مجھ پر آپکی قابلیت بھی ظاہر ہو گئی
آپ کے ایرادات قاہرہ و اعتراضات باہرہ ایسے نہیں جن کی طرف توجہ کیجائے"
اسی میں ہے "ان الفاظ کو آپ نے اپنی ہوشمندی سے تمسخر سمجھا ہے یا
کسی نے تنبیہ کیا ہے" اسی میں ہے "آپ نے جو چال چلی ہے اُس میں میں
پھنس نہیں سکتا ہوں آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے اُلجھوں اور حکومت
شیطانیہ کی خدمت آپ انجام دے کے مستحق اعزاز ہوں تو ایسا نہ ہوگا آپ
ہی اُلجھے رہیں گے اور شر سے آپ کے دوسرے محفوظ رہیں گے" اسی میں
ہے "میں آپ کی مہملات کا جواب نہ دونگا۔ جناب نے ایک خاصی تعداد
بہتان کی باندھ رکھی ہے کہ میں نے یہ کیا یہ کہا اس کی قلعی کھلے گی" اسی
میں ہے "آپ کی دیانت کا حال تو اس سے کھلتا ہے" اسی میں ہے "جناب
نے فتاووں تحریروں کے ذریعہ سے جو کچھ گفتگو کی ہے اور جس پر تجدید
دین کا دارومدار سمجھا ہے وہ اسلاف سے بعید ہے" اسی میں ہے "تاکہ آپکی
دیانت کا پتا چلے" اسی میں ہے "آپ بہت تیزی نہ فرمائیے اس وقت
تک بہت ادب کیا گیا اور آپ کا وقار قائم رکھا گیا مگر آئندہ ایسا نہ ہوگا
جناب مطالبات کو اپنے اپنے ہی گھر میں رکھیے" اسی میں ہے "حرم کے باہر

ذرّہ کی بے حرمتی کا عصیاں آپ کے سر پہ ہے قرآن شریف کے ساتھ جو بے ادبی ہوئی ہے اُس کا پُشتارہ آپ کی کمر پر ہے حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کا قطرۂ خون سے آپکا دامن آلودہ ہے۔ چپّہ چپّہ جزیرہ العرب آپکی گردن میں طوق ہو تو کچھ تعجب نہیں۔ بغداد کی سرکار آپ کی شاکی ہو ں شہدائے کربلا آپکی فریادی ہوں امیر نجف آپ پر نفرت کریں تو بجا ہے بصرہ کی رابعہ رضی اللہ عنہا اور امام بصری اور حواری رسول اللہ آپ کے نصاریٰ سے موالات سے بیزار ہوں تو حق ہے۔ یہ صلیب جہاں جہاں لہرا رہی ہے سب آپ کے دامان بے غیرتی کی حرماں نصیبی کا پرچم ہے خلیفہ ایسے یزید دل سے نالاں نہ ہو تو کیا کرے جتنے مسلمان شہید ہوئے جتنے بچّے ذبح ہوئے جتنی مسلمات بے حرمت ہوئیں جتنے مشائخ مصائب میں پڑے جس قدر مال لُٹا جتنے مکانات مسلمانوں کے ویران ہوئے اُن کا وبال آپ ایسے حضرات پر ہے۔ انگریزوں کی ہمت آپ لوگوں کی وجہ سے ہوئی مسلمانوں کو مسلم سے لڑنے کی جراءت آپ کے افعال نے دلائی" تا آخر خط۔ **خط سیزدہم**۔ تتمہ اول کا موصول ہوا چاہیے تھا کہ اب بھی انتظار ہوتا کہ شاید اس تتمہ کا تتمہ اور ہو۔ اس واسطے کہ ناتمام اور ابتر امور ایسے ہی ہوتے ہیں مگر تاخیر جواب آپ کو عزہ و غرور کے انتہائی درک تک پہنچا دے الخ" اسی میں ہے "آپ نے دیکھ لیا کہ ایک ٹھوکر آپ کو کوہ وقار تحمل سے کس طرح پھینک دیتی ہے مگر میں ٹھوکر پر ٹھوکر لگانا نہیں چاہتا" اسی میں ہے "آپ معاصی پر اقراری شرک کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ہیں" اسی میں ہے "خلفت واقعت ہے اور ہو جائے گی کہ عاجز کون ہے آپ کے مطالبات اور اعتراضات واہیات کتنے ہی نمبر کے ہوں اُن کا مرتبہ لعد کو ہے" اسی میں ہے "آپکو خود آپ ہی کی تحریر سے افتراپردازی اور بہتان بندی اپنی

معلوم ہو جاویگی پھر دیکھا جائیگا کہ آپ لائق خطاب رہتے ہیں یا رہتے بھی نہیں ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کی سمجھ اس قدر قاصر ہے کہ جملہ امور کا جواب دیدیا جاتا ہے وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آتا ہے" اسی میں ہے "آپ چاہتے ہیں کہ الجھاؤ میں ڈالیں میں گلو خلاصی نہیں کرونگا" اسی میں ہے" یزید پلید بھی عقل کا اندھا نہ تھا جو آپ کے کہنے میں آجاتا آپ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ کیا الزام ہے اپنی عبارت بھی یاد نہیں کہ کیا لکھا ہے اور خلقت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں" اسی میں ہے" یہ آپ ہی کی گستاخانہ انداز ہے" اسی میں ہے "صرف دانی بھی آپ کی کھل جائے گی۔ آپ اقراری فرض نہ ادا کرنے کے مجرم ہیں آپ کو متنبہ کرتا ہوں ہدایت خدا کے اختیار ہے تو یہ موقوف با لخیر کرتا ہے۔ ہر کس وناکس کا مرتبہ نہیں ہے کہ وہ توبہ کرے آپ توبہ کریں یہ خیال خام ہے" اسی میں ہے "کیا ہوا اگر آپ سے آپ کے تلامذہ بڑھ گئے آپ کے ایسے معلم کے لیے ایسا ہی ہونا ہے مگر دروغ گورا حافظہ نباشد" اسی میں ہے" آپ بھی غصہ میں نہ آیئے تو مناسب ہے شاید چند روز بعد آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اگر غصہ آگیا تو ہمیشہ کے لیے جہالت میں بسر ہوگی" اسی میں ہے "آپ باور کیجیے کہ آپ کے ایرادات و اعتراضات مثل کہ اطفال ہیں کوئی بڑی بات نہیں کہ اُن کی رد کردی جاوے یہ حماقت ہی کہ بدون آپ کو تا بخانہ پہنچائے اور چوٹی سے گرائے اُن کی طرف توجہ کیجاوے" اسی میں ہے" دلائل اس قابل ہوں کہ عقلا اُن کو دلائل سمجھیں فضولیات نہ ہوں۔ طرز ادا بھی ایسا ہو کہ لکھنؤ کے لوگ مکارم نگر کو یاد نہ کریں" اسی میں ہے "اُس وقت آپ کی چھچھوندر نظروں میں آسکتی ہے ابھی تو اپنے مونھ میاں مٹھو بننا ہے" خط چہار دہم فرنگی محلی" مخلوق آپ سے بہت بدظن ہے وہ آپ کے

فقروں میں نہیں آئے گی۔" سب آپ کے اُلجھاؤ ڈالنے کی ترکیب سے آگاہ ہیں" اسی میں ہے "آپ اس سے دور بھاگتے ہیں اور جو شاخیں نکالتے ہیں وہ غیر واجبی ہیں مجھے اب جو آسان ہے وہ آپ کو مشکل اب مدتوں کے غور وفکر کے بعد طول طویل مضمون لکھتے ہیں میں نے ابتدا سے جس قدر زمانہ نیتا کی خدمت کے لیے تجویز کر لیے ہیں ان سے زائد وقت صرف نہیں کرتا" اسی میں ہے "آپ سمجھتے ہیں میں بڑا کام کرتا ہوں جناب اپنے کو آیت مذکورہ کا مصداق نہ بنائیں یحسبون انھم یحسنون - بندہ آپ کی ہفوات واہیات سے تعرض نہیں کریگا" اُسی میں ہے "یہاں تک کہ آپ راہ راست پر آجاویں" پھر کہا۔ "آپ کے درست کرنے میں یہ امر ملحوظ رہیگا کہ خود نہ بگڑے اس واسطے آیندہ آپ کے نمونہ پر تحریر نہ ہوگی بلکہ شریفانہ طرز سے بندہ کی تحریر رہے گی۔ آپ اپنی عادت سے لاچار ہیں" خط پانزدہم اعلیٰ حضرت والا منقبت علیہ ما علیہ آپ کی فحاشی دریدہ دہنی کذب وبہتان میں مقابلہ نہیں کرسکتا ہیں آپ کے فقرہ میں نہیں آیا آپ چاہتے ہیں کہ مجھے توتو میں میں میں اُلجھا دیں کام کی بات سے دور بھگا دیں اپنے حکام کو خوش کریں تو یہ ناممکن ہے آپ دوسروں کو کیا نصیحت کیجیے گا۔ اپنے گریبان میں مونھ ڈالیے آیندہ سے اگر کام کی بات نہ ہوئی فضولیات کا جواب نہیں دیا جائیگا"

مسلمانو آپ حضرات نے دیکھی فرنگی محلی کی فحاشی۔ آپ نے ملاحظہ فرمائی انکی دریدہ دہنی۔ آپ نے دیکھ لی مولوی صاحب کی دشنام بازی۔ یہ ہیں فرنگی محلی میاں دوختہ یہ ہیں مولوی عبدالباری زبان سوختہ۔ اب آئیے فرنگی محلی صاحب کی کذابی وبہتان بندی وافترا پردازی بھی ملاحظہ کیجیے۔

شمار اکاذیب

(۱و۲) عبدالماجد بی اے پر جب کفر کا فتوے صادر ہوا فرنگی محلی صاحب کو
بوجہ برادرانہ تعلقات کہنہ اُس کا درد آیا۔ ہمدم میں چھاپ دیا " میں نے
ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا مولوی عبدالماجد کے متعلق ثابت نہ ہوا۔ اب میں
اس قابل ہو سکا کہ دیانتۃً بلا پس و پیش مولوی عبدالماجد صاحب کے متعلق
اپنی رائے آپکو دے سکوں جب مجھے اطمینان ہو گیا تو آپکو بھی اطمینان کرانا
بھی ضرور ہوا " مگر یہاں سے مکرر رجسٹریاں جانے پر سولہ روز بعد جو جواب آیا
وہ یہ ہے کہ " مجدد الف حاضرہ مولٰنا عبدالباری صاحب قبلہ نے ان کتابوں
کو نہیں دیکھا نہ وہ کتابیں ہمارے پاس ہیں " ظاہر ہے کہ یہ دونوں متناقض
ہیں تو ایک صادق ہوگا دوسرا کاذب اور ظاہر یہی ہے کہ پہلا کاذب ہے
(۳) مولوی ریاست علیخاں صاحب سے کہا " ہم نے بریلی لکھ بھیجا تھا کہ
عبدالماجد نے توبہ کر لی کفر زائل ہو گیا " یہ محض کذب ہے جس کا ایک حرف
صحیح نہیں اُن کا خط محفوظ ہے ذکرِ توبہ کا ایک حرف بھی اُس میں نہیں (۴)
" ایک فرد منافقیت کی بھی اور بڑھائی گئی " یہ افترا بحت ہے (۵) انا المومن
حقا یہ کذب محض ہے اور تمام عالم کے مسلمانوں کی تکفیر (۶) اور یہ کونسی
شریعت کا فتویٰ ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے کے مجھکو صدمعی
کرام کا بنایا جاوے " یہ کرام کا لفظ بڑھا کر کلام میں تحریف اور افترا اور کذب
خبیث ہے (۷) علمائے دیوبند یہ گاندھویہ کو سواد اعظم اور اُن کے مخالفوں
کو شذ فی النار کا مصداق بتانا افترا علی الدین ہے (۸) اخبار زمانہ میں چھاپا
جو متکبرانہ انداز الخ مسلمان خود ملاحظہ فرمائیں کہ کیا متکبرانہ انداز برتا گیا تھا

کیا اس طرح کی نرمی و ملاطفت کا نام تکبر ہے یا رد تکبر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی تکبر نہیں تو فرنگی محلی صاحب کا یہ کہنا کتنا صریح جھوٹ ہے (۹) خود اقرار کو میں تکبر نہیں سمجھتا پھر پلٹ گئے کہ رد تکبر کی بجائے رد تکبر نہیں کو باور کر لیا یہ کیسا کذب شدید ہے۔

(۱۰) خود اخبار زمانہ میں چھپا کہ انھوں نے فلسفہ اجتماع کے مصنف اور ایک راہرو کے صاحبزادہ الٰی قولہ اور مسلم ہندو اتحاد اور قربانی گاؤ کے بارے میں ایک سوالیہ کفرنامہ ارسال کیا ہے پھر پلٹ گئے اور لکھ دیا کہ جن امور کو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے لکھا ہے وہ شخصیات ہیں نہ کہ مسئلہ ترک موالات وغیرہ وغیرہ ہدایت نامہ توبہ آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے آپ نے دیکھا کہ مولوی صاحب دروغگوئی میں کیسی مہارت رکھتے ہیں۔

(۱۱ تا ۲۴) یہ چودہ اکاذیب صریحہ فرنگی محلی آپ حضرات مفاوضہ عالیہ دوازدہم میں ملاحظہ فرما چکے یہاں اعادہ کی حاجت نہیں۔

(۲۵ تا ۶۳) "آپ نے ایک واقعہ کی دیدہ و دانستہ اس طرح سے صاف تکذیب کی ہے جو سراسر غلط ہے۔ میں نے ایسا دنداں شکن جواب دیا تھا کہ آپ دم بخود گھر میں گھس گئے اور اس کے بعد ایک تحریر ارسال فرمائی جس کے جواب میں میں نے کہا کہ ڈاک کے ذریعہ سے خط و کتابت ہوتی ہے آپ باہر آئیے اور جواب لیجیے۔ باہر آئے تو معذرت کرتے ہوئے آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے الجھوں اور حکومت شیطانیہ کی خدمت آپ انجام دیکر مستحق اعزاز ہوں۔ آپ نے ایک خاصی تعداد بہتان کی باندھی ہے۔ اس وقت تک بہت ادب کیا گیا اور آپکا وقار قائم رکھا گیا۔ آپ نے خدام کعبہ کے سرکار کی تکفیر کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حرم محترم کی بے عزتی ہوئی الی ان قال خلیفۃ المسلمین قید ہو گئے۔ ہر ہر ذرہ کی

بے حرمتی کا عصیاں آپ کے سر رہے الی قولہ۔ مسلمانوں کو مسلم سے لڑانے کی
جرارت آپ کے اعمال نے دلائی۔ آپکی خود اقراری بے حرمتی مسجد کا پنور کی
الی ان قال جو کچھ عرض کیا گیا ہے محض آپکی خیر خواہی سے ہے۔" آپ معاصی پر
اقراری شرک کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے ہیں یہ خدا کی حکمت ہے کہ جو
قصور آپ میرا لگاتے ہیں وہ آپکا نکلتا ہے۔ آپ ہی کی تحریر سے افترا پردازی اور بہتان
بندی اپنی معلوم ہو جاویگی۔ جملہ امور کا جواب دیدیا جاتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ
الجھاؤ میں ڈالیں۔ خلقت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔ گلی پر
اللہ اکبر کا نعرہ۔ آپ اقراری فرض نہ ادا کرنے کے مجرم ہیں۔ دروغ گو را حافظہ
نباشد مولوی امجد علی کہاں تھے جو آپ کی مدد کے لیے آئے۔ مجھے غصہ نہیں
آئیگا۔ آپ کے ایرادات و اعتراضات اضحوکۃ الاطفال ہیں۔ کوئی بڑی بات
نہیں کہ ان کی رد کر دی جاوے۔ آپ تفصیل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ انہی
سے آپ کو گریز ہے۔ جناب کے جواب سے میں قاصر نہیں ہوں۔ آپ کے
سن و سال کا پاس رہتا ہے۔ میرا کہنا صحیح ہے۔ میں آپکی شان گھٹانے پر آمادہ
مائل نہیں ہوا۔ مخلوق آپ سے بہت بدظن ہے۔ سب آپ کے الجھاؤ
میں نے جو مطالبہ کیا ہے وہ ہر شخص کے نزدیک واجبی ہے۔ آپ جو خود شاخیں
نکالتے ہیں وہ غیر واجبی ہیں۔ شریفانہ طرز سے بندہ کی تحریر رہے گی۔ آپ کی
فحاشی دریدہ دہنی کذب و بہتان۔ آپ چاہتے ہیں مجھے تو تو میں میں میں الجھا کر
کام کی بات سے دور بہکا دیں۔ اپنے حکام کو خوش کریں۔ آپ نے معاصی کبیرہ کو کس طرح
ٹالا ہے مجھ پر الزام دیا ہے۔ آپ کا اقرار ہے۔ میں نے چند تحریروں میں آپ کے
طرز کی اتباع کی۔ میرا مقصد ان تحریروں میں بھی جناب کی اصلاح و نصیحت تھی
جناب کو نہ یہ منظور تھا۔ نہ جناب اس کے لیے تحریر ارسال فرماتے۔ جناب کی

نیت وارادہ کا حال مجھپر منکشف ہو گیا ہے۔ جناب نے جسقدر دیدہ ریزی میرے[۱۰۱] مغالطہ کی غرض سے کی ہے۔ کیونکہ ہم آپ کی نیت سے آگاہ ہو گئے ہیں۔

یہ سرسری نظر سے فرنگی محلی صاحب کے ایک سَو دو[۱۰۲] کذبات شنیعہ وافتراءات خبیثہ ہیں اگر اُن کی تحریریں بغور دیکھی جائیں تو غالباً عدد اس سے متجاوز ہو مگر اُس سے اس کی کیا شکایت جو اس کا کھُلے بندوں اقرار کر چکا چھاپ چکا شائع کرا چکا کہ اُس کا دین و ایمان سب نثار گاندھی بُت پرستانہ ہو چکا۔ آپ نے دیکھا گاندھوی ہو کر تقوی و دیانت حیا و غیرت عقل و انسانیت سب گنگا بُرد ہو جاتے ہیں۔

ع اللہ کی شانِ کبریائی

دورانِ مفاہمہ میں جو فرنگی محلی صاحب کی بری گت رذی حالت ہوئی وہ آپ حضرات نے دیکھی اُن کا تلملانا سٹپٹانا گھبرانا تمکنا مچلنا گلیوں پر گلیاں بدلنا ضد واصرار عناد واستکبار قبولِ حق سے انکار بار بار بیشمار ملاحظہ کر چکے مگر حق بر زبان جاری شود۔ اُس وقت جوشِ نفسانیت نے اگرچہ صم بکم بنا دیا تھا عناد نے قلبی آنکھوں پہ پردہ ڈالدیا تھا دلی فساد نے حق قبول نہ کرنے دیا تھا استکبار نے اصرار علی الباطل پر اُبھار انھا۔ عزہ وغرور نے توبہ کو ذلت و رسوائی ٹھہرایا تھا مگر محق نے حق کا بیج پردہائے عزہ و نفسانیت چیر کر حجابہائے کبر وانفت پھاڑ کر فرنگی محلی کی زمین دل میں پہنچا دیا تھا جیسے آٹھ برس بعد پہلا بیج درخت ہو کر اُس کی شاخیں اُن کے موہنہ سے نکلیں کہ کہا "آپ نے میرے باپ دادا کو تشبیہ میرے دو بد و کتے سوئر سے دی" اگرچہ اُس وقت عبارت تھانوی میں تشبیہ ہونے کا انکار ہی رہا یوں ہیں اگرچہ دورانِ مفاہمہ میں زبان شریف انکار ہی کرتی رہی مگر دو برس پورے نہیں گزرنے کہ وہ بیج جو اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ان کی تہ دل میں ڈالدیا تھا

باوجود سی انقادہ ظاہر ہو گیا۔ فرنگی محلی کی کتاب "فتنۂ ارتداد اور مسلمانوں کا فرض" ملاحظہ ہو اس میں سب کچھ قبول دیا ع جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ فرنگی محلی لکھتے ہیں "ہم نے اتحاد کے لیے وہ کچھ کیا جو ہمیں کرنا نہیں چاہیے تھا" میں نے غور کیا کہ کونسا سلوک ایسا کر سکتا ہوں جس سے ہندوؤں کا دل اپنی طرف مائل کروں میں نے گائے کی قربانی کو اس کا ذریعہ بنایا خدا نے میرا مقصود حاصل کرا دیا اگر یہ گناہ ہو بھی تو یہ گناہ میرے تمام گناہوں سے اچھا ہے کہ اس گناہ کے کرنے میں مجھے نفسانی خواہش نہ تھی بلکہ دین اللہ کے فوائد ملحوظ تھے" (گناہ اور اچھا ای سبحٰن اللہ۔ اور گناہ سے اللہ کے دین کے فوائد ملحوظ ہونا بھی عجیب ہے یہ حیلہ کس گناہ میں نہیں چل سکتا ہے ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ گناہ اپنی نفسانی خواہش سے نہیں کیا ہے بلکہ خالص اسلام کے فوائد کے لیے کیا ہے۔ یوں تو دین سے امان ہی اٹھ جائیگی) مجھے یقین تھا کہ اس اتحاد سے مسلمانوں میں بہت سی کمزوریاں مذہبی آجائیں گی بہت سے مراسم شرک کی نفرت کم ہو جائیگی ہندوؤں کا اثر بڑھ جائیگا" (اللہ اکبر اس کا یقین رکھتے ہوئے کہ مسلمانوں میں مذہبی کمزوریاں آجائیں گی مراسم شرک کی نفرت کم ہو جائیگی اعدائے اسلام ہنود بے بہبود کی قوت بڑھ جائے گی اس اتحاد سراپا فساد کے لیے کیا کچھ کوششیں کیسی کیسی ترکیبیں نہ کی جا چکیں۔ اسی اتحاد نامراد کے جواز کے لیے فتوے دیے گئے اسی اتحاد بے بنیاد پر مناظرے ٹھنے یہی وہ ناپاک اتحاد تھا جس کی مخالفت سے علمائے اسلام سے مخالفت فرض ہوئی ان کو برا کہنا بدنام کرنا ان پر طرح طرح کے غلط اور نہایت تشنیع و خبیث افترا کرنا سب کچھ روا ہوا یہی اتحاد تھا جس کے مخالفین کی تکفیری جاتی تھی اسی اتحاد بدنہاد کی مفاہمت سے پہلے یہ کچھ حمایتیں تھیں اب اسی اتحاد کی نسبت فرنگی محلی ان کی کہہ رہے ہیں اپنے ہندوؤں سے اپنے

مفید مسلمانوں کے لیے غیر مفید بتا رہے ہیں مسلمانوں میں اُس کے سبب مذہبی
کمزوریاں آجائیں گی اس کا یقین رکھنا بتا رہے ہیں نیز یہ کہ مراسم شرک کی
نفرت کم ہوجائیگی اس کا بھی انھیں یقین تھا فرما رہے ہیں وہ آج یہ بھی مان رہے
ہیں کہ ہندوؤں سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا ہندوؤں نے مسلمانوں
کو ہمیشہ آلۂ کار بنایا یہ بھی تسلیم کرا رہے ہیں کہ ملک میں کثرت ہندوؤں کی ہے
ایک طرف ہندوؤں کی سیاسی جماعت ہمارے سیاست داں افراد کو ہضم
کر رہی ہے اور دوسری طرف دوسری جماعت مذہبی رنگ میں ہمارے افراد کو
جذب کر رہی ہے اب انھیں عیسائیوں سے وہ نفرت نہیں جو مشرکین سے ہے
اور آج وہ سوراج سے نفرت کا اعلان کر رہے ہیں آج وہ اس اتحاد کو بلا ٹھہرا
رہے ہیں آج وہ صاف طور پر کہہ رہے ہیں کہ مرتد ہمارا دوست نہیں مرتد سے
ہم صلح و معاہدہ نہیں کرسکتے۔ سانپ بچھوؤں سے صلح کیجا سکتی ہے مگر مرتدین
سے نہیں آج اُن کے نزدیک مرتد قابل قتل ہے کل تک مرتدین کو علمائے کرام
کہتے تھے انھیں صدر بناتے تھے شیخ الہند ٹھہراتے تھے۔ آج وہ کھلے بندوں
قبول رہے ہیں کہ الہ آباد۔ شاہ آباد۔ کرتار پور میں سفاکانہ مظالم مسلمانوں پر
ہوئے اور ہم نے مسلمانوں کے حقوق سے چشم پوشی کی آج انھیں اقرار ہے کہ
مالابار میں انھوں نے صرف ایک ہی رُخ کے خیالات اور موپلوں کے خلاف نفرت
کا اظہار کیا آج انھیں اس کا اعتراف ہے کہ بمبئی کے بلوہ میں باوجودیکہ مسلمان
بالکل بے قصور تھے پھر بھی ہم نے انھیں زبردستی قصوروار ٹھہرایا اُن کے سر الزام
تھوپا آج وہ علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے موپلوں کی فریاد ہندوستان
تک نہ پہنچنے دی آج وہ مقر ہیں کہ انھوں نے ملتان اور لاہور اور امرت سر
کے فسادات کو مسلمانوں کے سر منڈھا اور سب سے زیادہ تو یہ کہ انھوں نے

صاف صاف اس کا اقرار کر لیا کہ اُن کے سامنے مراسم غیر اسلامیہ ادا ہوئے اور
اُس میں مسلمانوں نے شرکت کی اور وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم رہے آج
اُنھوں نے یہ بھی مان لیا کہ سنکھ وغیرہ شعائر شرک کا اعلان ہونا اُن کے اسی
ناپاک اتحاد سے ہوا۔ آج اُنھیں تسلیم ہے کہ نقش پائے گاندھی کے سجدہ نے
اُنھیں کیا کیا ذلیل کیا کیسا کیسا رسوا کیا۔ آج وہ اپنی بدبختی اپنے مونھ سے سنا رہے
ہیں اور اُس پر ٹسوے بہا رہے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے بھائیوں کو اپنی مجلسوں سے
سخت بے رحمی کے ساتھ نکالا۔ عوام کو اُن سے بیزار کیا اُن کے لیے کوئی امان کی
جگہ نہ چھوڑی غرض آج وہ اُلٹی گنگا بہا رہے ہیں ملاحظہ ہو فتنۂ ارتداد کا ص ۲
"میں ہندو مسلم اتحاد کا سخت مخالف تھا مجھے یقین تھا اور ہے کہ جب تک ہندو مسلمانوں
کے علاوہ تیسری قوم یہاں حکمراں ہے اور اُس کی حکمرانی بحال رہنے کا خیال ہے اُس
وقت تک کبھی مسلمانوں کو ہندوؤں سے فائدہ نہیں ہو سکتا ہندو ہمیشہ غالب
رہیں گے" ص ۲۰ "ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہمیشہ آلۂ کار بنایا فتنۂ ۱۸۵۷ء کے
نتائج آپ کو معلوم ہیں مجھے کسی شہادت کی ضرورت نہیں میرے لیے صرف اسی قدر
کافی ہے کہ جس قوت (یعنی نصاریٰ) سے مقابلہ کیا گیا تھا اُس کی موالات اور
تائید میں ہندوؤں نے پیش قدمی کی اور اسی کا ثمرہ ہے کہ ہر شعبہ میں حکومت کے
وہ پیش پیش ہیں" ص ۳ "ہندو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے لیے اس وقت
سے بہتر اپنے فوائد حاصل کرنے کے لیے کوئی دوسرا وقت نہیں ہو سکتا۔ ملک میں
کثرت اُن کی ہے ایک طرف سیاسی جماعت ہمارے سیاسی افراد کو ہضم کر رہی
ہے اور دوسری طرف آریہ سماج مذہبی رنگ میں ہمارے بھائیوں کو جذب
کر رہی ہے" ص ۲ "اتحاد اسی وقت فائدہ بخش ہو سکتا ہے جب ہندوستان
میں حقیقی معنے میں جمہوریت قائم ہو جائے" ص ۴ "میں بہت صاف عرض کرتا ہوں

کہ مسلمانوں کے لیے بہت نازک وقت ہے کیونکہ غدر ۱۸۵۷ء کے وقت
مسلمانوں سے جو خطا اور چوک ہوگئی تھی اسی کا اس وقت بھی اندیشہ ہے" ص۸
"مالوی جی نے فوراً ہی حکومت سے جوڑ توڑ ملانا شروع کر دیا اور سیاسی
جذب حاصل ہو گیا شردھانند نے ایما اور اشارہ سیاست سے پا کے میدان
شدھی میں قدم ڈال دیا کل افراد منتظم اور متحد ہیں" اب میری بدبختی سنیے کہ
میں نے موالاتیوں کو نہ صرف اپنی مجلسوں سے بے رخی سے نکالا بلکہ عوام کو ان
سے ایسا بیزار کر دیا کہ اب ان ہمارے بھائیوں کو سوائے گوشۂ عافیت اور
حکومت کے گہوارے کے کہیں اماں نہیں وہ اس وقت کوئی گڑی جوڑ نہیں
سکتے" ص۴۰ "ہم ہندو مسلم اتحاد کو اس وقت تک جبتک زیر سایۂ برطانیہ
ہندوستان ہے ہندوؤں کے لیے مفید اور مسلمانوں کے لیے غیر مفید سمجھتے ہیں"
ص۶ "ہم کسی ایسے سوراج کو پسند نہیں کر سکتے جس میں ہمارا مقصد حاصل نہ ہو
اور کسی ایسے اتحاد کے حامی نہیں جس سے ہمارے مذہب کو کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ
نقصان ہو ہم مسجد پر اپنے مکان کو قربان کر سکتے ہیں مگر مسجد و مکان دونوں کو
بنائے[۵] ہند پر قربان نہیں کر سکتے" ص۷ "اول تو میرا دل خود مجھے مشورہ دیتا
تھا کہ ایسی جرأت نہ کروں یہ اتحاد غدر کے وقت میں بھی قائم ہوا تھا مگر ایسا
جلد مٹ گیا اور اتنا برا اثر چھوڑ گیا کہ جس کا خمیازہ برسوں اٹھانا پڑا مجھے
یقین تھا کہ اس اتحاد سے مسلمانوں میں بہت سی مذہبی کمزوریاں آجائیں گی
بہت سے مراسم شرک کی نفرت کم ہو جائیگی ہندوؤں کا اثر بڑھ جائے گا
انگریزوں کے دوستوں کو خواہ وہ علما ہوں یا امرا مجھے بدنام کرنے کا موقع ملیگا
یہ سب امور میرے پیش نظر تھے لیکن وقت کی نزاکت کے لحاظ سے سوائے
ایک راستہ کے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا میں نے ۲۱ء[۶] ابتلی بیلیتین

[۵] کل تک جو موالاتی بھائی تھے [illegible] کیوں ہوئے جب [illegible] شرکین سے بھائی چارہ ہی [illegible] مسلمین [illegible] ۱۲

[۶] یہ بھی کذب [illegible] خالص [illegible] ساری عمر قرآن و حدیث [illegible] کمزوریاں اور [illegible] نفرت [illegible] ۱۲

فلیختار اهونها پر عمل کیا تکفیر و تفسیق کا دروازہ کھل گیا اور جتنے امور اوپر مذکور ہوئے وہ سب پیش آنے لگے" یہ آپ کے نزدیک اہون ہے جس میں مسلمانوں میں مذہبی کمزوری آجائے جس کے سبب مراسم شرک کی نفرت کم ہو جائے جس سے اعدائے اسلام کی شوکت و قوت بڑھ جائے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو ذلت ہو اور آپ کے نزدیک تو محض مذہبی ضعف سے مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا خود اپنی اسی کتاب فتنۂ ارتداد کا ص۹ ملاحظہ ہو کہ "اگر خدانخواستہ مذہبی ضعف اہل اسلام میں آیا تو وہ مسلمان کیسے رہیں گے اور جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو وہ ہندو مسلم اتحاد نہ رہا" نیز ص۴۴ پر ہے "ہم اس کی (اتحاد کی) خاطر دنیاوی ہر قسم کی قربانی کر سکتے ہیں مگر دین کسے اھر کو نہیں چھوڑ سکتے اگر دین ہی نہ رہا تو پھر مسلمان کہاں رہے مسلم ہندو اتحاد تشریف لے گیا وہ تو ہندو ہندو اتحاد ہو گیا" تو جب مذہبی ضعف سے وہ مسلمان مسلمان نہ رہیں یوہیں مراسم شرکیہ کی نفرت کم ہو جانے بلکہ اُن میں شرکت سے جیسا خود آپ نے اسی کتاب میں قبول دیا ہی تو اسے اہون کہنا آپ ہی فرمایئے کیسا ہے خود اپنی اسی کتاب کا ص۳۹ ملاحظہ کیجیے "ہم مسلمان رہیں تو خلافت کی بھی فکر کریں اور ہم مسلمان رہیں تو سوہلوں میں بھی لطف اُٹھائیں اگر خدانخواستہ مسلمان نہ رہے تو خلافت کس پر ہوگی اور کعبہ کی تعظیم کون کریگا خشتی کعبۃ اللہ کی حفاظت ضروری ہے مگر روحانی کعبۃ ابد اصلی خدا کا گھر قلب مومن ہے وہ اگر ایمان سے خالی ہو جائے تو بہت بڑا کعبہ ڈھے گیا کفار کا قبضہ کعبۃ اللہ پر ہو جائے تو مر جانے کی بات ہے مگر کفر کا قبضہ اگر کعبۂ دل پر ہو جائے تو مرنے میں بھی مفر نہیں ہم سب کا کعبہ کو بچانا اور اُس کی عظمت برقرار رکھنا کہ اُس کا حج کیا جائے لازم ہے مگر ایک کعبۂ دل کا احترام

اور اُس کو اسلام کی طرف(؟) الزم واد کذب ہے ایک دل مسلم میں کفر کی گندگی آجائے اور اُس کی صفائی ہم نہ کریں باوجود قدرت کے اس سے تغافل کریں بدرجہا بدتر ہے اس سے کہ کعبۃ اللہ پر مشرکین کا قبضہ ہو اور ہم اس کو رفع نہ کریں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدتوں اسے انگیز کیا کہ کعبہ مشرکین کے قبضہ میں رہے مگر اللہ(؟) کسی کا انگیز نہیں کیا" اب فرنگی محلی صاحب اپنا حکم بولیں کیا کعبۃ اللہ کے قبضۂ مشرکین میں رہنے بلکہ کعبہ کے ڈھانے سے بھی زیادہ نجس و بدتر کام نہ کیا گیا مسلمانوں نے جو امور شنیعہ حرکات خبیثہ مراسم شرکیہ سنکھ وغیرہ میں شرکت کی اُسے فرنگی محلی اور ساری پارٹی نے انگیز نہ کیا غرض کیا کیا نہ کیا پھر تکفیر و تفسیق کا دروازہ کھلنے کی کیا شکایت تکفیر و تفسیق کا دروازہ دوسروں نے ہی نہیں کھولا بلکہ خود آپ نے بھی اور نہ صرف اپنے لیے بلکہ سارے زمانے کے واسطے آپ ہی وہ ہیں جس نے عالم بھر کی تکفیر کی آپ ہی فرنگی محلی تو وہیں جنھوں نے صاحبزادہ سرکار نور بار مارہرہ حضرت مولٰنا سید محمد میاں صاحب کو لکھا اب میں اپنا مسلک عرض کرتا ہوں کہ زمانہ لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے (یعنی اب اسلام اس زمانہ میں محض برائے نام رہ گیا ہے) اب آپ ہوں یا میں یا عبد الماجد یا (اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت مولٰنا مولوی احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سب اس سے زمانہ کے محفوظ نہیں یعنی سب برائے گفتن مسلمان ہیں جب یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ اس میں نام کا اسلام رہ گیا ہے تو مسلمان بھی کتنے ہی کے مسلمان رہ گئے ہیں درحقیقت کوئی مسلمان نہیں۔ نیز ابھی آپ کی اسی کتاب فتنۂ ارتداد کی یہ عبارت گزری کہ اگر خدانخواستہ مذہبی ضعف اہل اسلام میں آیا تو وہ مسلمان کیسے رہیں گے نیز اسی فتنۂ ارتداد میں آپ نے لکھا کہ میں سوائے مسلم کے کسی کو

اس کا حقدار نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے اور لوگوں کو دعوت دے سوائے اسلام کے کسی مذہب کو قابل عمل اعتقاد نہیں کرتا ہوں میں اگر ایک منٹ کے لیے بھی اس کو پسند کر لوں تو اپنے ایمان میں مجھے شبہہ ہے" (ایسے وقت بھی شبہہ ہی ہوا سبحٰن اللہ) اور یقیناً مذہب باطل ہنود بے بہبود کی اشاعت ودعوت اور مسلمانوں کی سنگھٹن وغیرہ میں شرکت آپ کے سامنے ہوئی اور آپ راضی رہے آپ نے اسی فتنۂ ارتداد کے صـ۱ پر یہ خود قبول دیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے تو آپکو اپنے ایمان میں شبہہ ہوا اور ایمان نام ہی تصدیق کا تصدیق بحالت شبہہ ہو نہیں سکتی لہٰذا جہاں شبہہ ہوگا وہاں تصدیق نہ ہوگی تو ایمان نہ ہوگا اب فرمایئے آپنے خود اپنی اور اُن سب ضعیف الایمان مسلمانوں کی تکفیر کی یا نہیں۔ غالباً یہی وجہ ہوگی کہ آپ نے اپنا اسلام برائے نام فرمایا۔ مگر اور سب کے لیے یہ جبر یلی حکم کیوں صادر ہوا۔ شاید یوں کہ آپ زندہ تو جہان زندہ اور آپ مُردہ تو جہان مُردہ یا خود تو ڈوبے ہیں اوروں کو لے ڈوبیں گے۔ ثانیاً رضا بالکفر کفر ہے اور آپ کو یقین تھا کہ اس اتحاد سے مذہبی ضعف مسلمانوں میں آجائیگا اور مذہبی ضعف کو آپ کفر جانتے ہیں تو آپ مسلمان کے کفر سے راضی ہوئے تو آپ کیا ہوئے۔ نیز اسی فتنۂ ارتداد کے صـ۴۶ پر آپ نے کہا کسی مسلمان کے مرتد کرنے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے امکانی طاقت ہمکو روکنا چاہیے اگر ایسا نہ کرینگے تو مسلم رہنا ہمارا معلوم ہے آپ نے کیا کیا آپ اس میدان میں کب اور کے دن کے لیے گئے کتنے آدمیوں کو آپ نے بلائے ارتداد سے بچایا کیا امکانی طاقتیں صرف کیں آپ نے تو یہ کہا کہ میں فتنۂ ارتداد کو اس وجہ سے اہمیت نہیں دیتا ہوں کہ یہ واقعی سوائے وقتی اثر کے زیادہ دیر تک موثر رہ سکے کیا خوب اہم اُسی وقت ہوگا جب زیادہ دیر تک موثر رہے اور اگر

کچھ دن رہا تو یہ کوئی اہم بات نہیں۔ یا خود بدولت ہی ابھی فرما چکے کہ ایک دل مسلم میں کفر کی گندگی آجائے اور ہم اس سے تغافل کریں تو یہ بہت بدتر ہے اس سے کہ کعبہ پر مشرکین کا قبضہ ہو اور ہم اسے رفع نہ کریں آپ اس فتنۂ ارتداد کو اس لئے بھی اہمیت نہیں دیتے کہ یہ فتنہ فتنۂ ارتداد ہے بلکہ سیاسی وجہ سے آپ خود اپنے اسی رسالہ فتنۂ ارتداد کے صلا۲ پر لکھتے ہیں " میں اہمیت اس وجہ سے دیتا ہوں کہ مالوی جی کی سیاسی جدوجہد میں اس مذہبی ہٹ سے وہ شگوفہ کھلنے والا ہے کہ جس کی شمیم عنبر نسیم مدتوں دماغ مسلم کو پراگندہ رکھیگی اور یہ وقت نکل جائیگا اور جس طرح غدر سابق میں پیش قدمی ہندو کر سکے وہی اب بھی کرینگے" نیز آپ اسی کتاب فتنۂ ارتداد میں کہتے ہیں ص۱۹ " اہل اسلام کو مرتد ہونے سے بچانے میں اس وقت تبلیغ کی زیادہ ضرورت نہیں ہے" اب آپ ہی انصاف کر لیجیے کہ دوسروں نے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا تھا (جسے آپ برا کام خیال کرتے ہیں حالانکہ انھوں نے جو کچھ کیا تھا آپ کے بھلے کو کیا تھا محض خلوص سے کیا تھا ان کا ارادہ برا نہ تھا) جس کا درد اب تک باقی ہے وہی برا کام خود آپ نے اپنے ساتھ کیا یا نہیں۔ اُن لوگوں نے جو کچھ کیا تھا ٹھیک موقع پر کیا تھا آپ نے جو کچھ اپنے ساتھ کیا عمل نہ موقع دیکھا نہ محل بالکل بے موقع بالکل بے محل۔ آپ نے محض ضعف ایمان پر مسلمانوں کی تکفیر کی فقط ترک فرض پر اپنے آپ اور اوروں کو نامسلم ٹھہرایا۔

ایک ضروری سوال آپ نے حضرت مولٰنا سید محمد میاں صاحب مارہروی دامت برکاتہم کو جو تحریر فرمایا تھا کہ اب زمانہ لایبقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے الخ اور یہ فرما کر خود اپنی اور زمانہ بھر کی تکفیر کی تھی جب گرفت شدید ہوئی آپ نے پہلو بدلا اور یوں بات بنانی چاہی کہ "جناب نے جو عبارت میری

نقل کی ہے اس میں نفی کمال ایمان کی ہے نہ کہ اصل ایمان کی" یہ آپ کی حرکت مذبوحی جیسی ہی عقلا نیک ہی دانند مگر اب آپ خود فرمایئے کہ جب آپ نے ضعف مذہبی کو کفر سمجھا ترک فرض کو کفر جانا تو اس عبارت میں اگر آپکی یہ مان بھی لیجائے کہ اس میں آپکی مراد نفی کمال ایمان ہے آپ کو کیا نافع ہوگی کہ آپ، کے نزدیک کمال ایمان نہ ہونا کفر ہے۔ جہاں ضعف مذہبی ہوگا کمال ایمان نہ ہوگا اور جہاں کمال ایمان ہوگا ضعف مذہبی نہ ہوگا۔ ضعف مذہبی اسی میں ہوگا جو کامل الایمان نہیں اور نفی کمال ایمان اسی سے ہوگی جو ضعیف المذہب ہے تو جب آپ نے ضعیف المذہب کی تکفیر کی تو یقیناً اُن کی تکفیر کی جو کامل الایمان نہیں اور جن سے آپ نفی کمال ایمان کر رہے ہیں۔

نیز یہ معمّا بھی آپ ہی حل فرمائیں

کہ جس اتحاد کی نسبت آپ نے ابھی یہ کچھ کہا اسی کے آپ پیشتر جس شد ومد کے ساتھ حامی تھے ویسے ہی اب بھی ہیں آپ کی فتنۂ ارتداد جس نے دیکھی ہو اُس پر یہ امر ظاہر ہے اُس فتنۂ اتحاد کی حمایت میں آپ اپنی فتنۂ ارتداد دیکھیے ص۵ "ہندو مسلم اتحاد اچھا ہے" ص۸ "میں نے اتحاد کی تحریک اختیار کرنے کے پہلے حضرت استاذی مولانا معین القضاۃ صاحب مدظلہ سے اس میں مشورہ لیا اُن کو میں ایک دیانت دار عالم سمجھتا ہوں ان کا مشورہ موافقت میں تھا پھر میں نے دیگر علما سے مشورہ کیا بڑے بڑے عقلائے دہر اور امراء با اثر سے شوریٰ کیا

ف۵ یہ بے تقوی و بدیانتی اس کا ماتم ہو حیا و غیرت اپنے یہاں کے چند عقلمندوں اور امیروں یا چند گھر یلو مولویوں کے مشورہ سے اختیار کر لیا حرام قطعی کو حلال جائز بنا لیا مگر قرآن عظیم کے ارشادات قاہرہ سے آنکھ بند کر لی جا اس طوفان فتنۂ اتحاد کو حرام اور کفر فرما رہے ہیں ۱۲ فقیر حبیب الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ

ان سب نے موافقت میں رائے دی" ص۳ "نمازِ استخارہ پڑھکر میں نے اتحاد کی سعی شروع کی" ص۳ "میرے امکان میں اس سے زیادہ اطمینان حاصل کرنے کی صورت نہ تھی بجز وحی[ف] کے اب کوئی شے باقی نہیں رہی تھی میں نے مقصد[ف] وحی کے فضل سے جواز کو حاصل کیا" ص۳۳ "اتحاد کے خیال سے احتراز نہ کرنا چاہیے" ص۳۸ "ہمنے اسی قدر دیکھ لیا ہے کہ وہ اتحاد مذہب کی رو سے جائز ہے" ص۳۹ "اتحاد ہمارے لیے ضروری ہے" ص" "ہندو مسلم اتحاد میں خلل نہ پڑے اس مسئلہ کو بالکل علیحدہ رکھا جائے"۔ کیا وہ اتحاد جسے آپ دیہ کہکر میں یقین سے جانتا تھا کہ اُس سے مسلمانوں میں مذہبی ضعف آجائیگا اور مذہبی ضعف آیا تو مسلمان مسلمان نہ رہیں گے، کفر کا پیش خیمہ ٹھہرا چکے وہ اتحاد جسے آپ صرف ہندوؤں کے لیے مفید بتا چکے۔ وہ اتحاد جسے مسلمانوں کے لیے مضر فرما چکے وہ اتحاد جس کے بلا ہونے کا آپ اقرار لا چکے کیا اسی اتحاد میں موافقت کا مشورہ آپکے دیانت دار عالم آپکے اُستاذ مولی عین القضاۃ صاحب وغیرہ علما نے

ف حضورِ اقدس سید عالم مہبط وحی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مصدرِ وحی کہنا فرنگی محلی کی نیچریت اور سخت کفر ملعون ہے جسے فرنگی محلی صاحب نے پیر نیچر کی تقلید میں بکا پیر نیچر سر سید کولی علیہ ما علیہ حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مہبطِ وحی نہیں مانتا بلکہ مصدرِ وحی کہتا اور اسی لیے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کے واسطۂ وحی ہونے سے کفر وانکار رکھتا ہے ملاحظہ ہو اُس کی تفسیر القرآن ص۲۹ خدا اور پیغمبر میں بجز اُس ملکۂ نبوت کے جس کو ناموس اکبر اور زبانِ شرع میں جبرئیل کہتے ہیں اور کوئی ایلچی پیغام پہنچانے والا نہیں ہوتا اُس کا دل ہی وہ آئینہ ہوتا ہے جس میں تجلیاتِ ربانی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے اُس کا دل ہی وہ ایلچی ہوتا ہے جو خدا پاس پیغام لیجاتا ہے اور خدا کا پیغام لیکر آتا ہے وہ خود ہی وہ مجسم چیز ہوتا ہے جس میں سے خدا کے کلام کی آوازیں نکلتی ہیں وہ خود ہی وہ کان ہوتا ہے جو خدا کے بے حرف و بے صوت کلام کو سنتا ہے خود اُسی کے فوارہ کے مانند وحی اُٹھتی ہے اور خود اُسی پر نازل ہوتی ہے اُسی کا عکس اُس کے دل پر پڑتا ہے جس کو وہ خود ہی الہام کہتا ہے اُس کو کوئی نہیں سکھاتا بلکہ وہ خود ہی بولتا ہے اور خود ہی کہتا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی انتہی لکھا کیوں فرنگی محلی صاحب آپ نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مصدر وحی کہکر سیدنا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کے واسطۂ وحی ہونے سے کفر کیا یا نہیں اور پیر نیچر کی طرح آپ بھی کافر ہوئے یا نہیں بینوا توجروا ۱۲ فقیر عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

ف کیا قرآن عظیم سے بڑھکر کسی اور وحی جدید کی ضرورت تھی مگر افسوس عمر قرآن و حدیث تو پہلے ہی بت پرست پر بھینٹ چڑھا چکے ۱۲ فقیر عبید الرضا غفرلہ

دیا کیا آسی کفری پیش خیمہ کا جولڈ آپ نے منصد روحی سے حاصل کیا انا للہ و انا الیہ راجعون ٥ کیا جو امر جائز ہو اُس میں ابتلا ہوتا ہے - کیا وہ امر جو بیخ کنِ اسلام و مسلمین ہو اُس کا جواز اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل ہو سکتا ہے کیا وہ امر جو باعث قوت و شوکت کفار و اعلان و اشاعت کفر ہو اُس کا جواز خدا و نبی تبارک و تعالےٰ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ و بارک و مجد و شرف و کرم سے

لایا جا سکتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز القہار علی کل مغتر متکبر فخار و عنید بلید کفار فرمایئے آپ نے یہ کہکر کہ میں نے مصدر وحی سے اتحاد کے جواز کو حاصل کیا اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر افترا کیا یا نہیں اور اُن وعیدوں کے آپ مستحق ہوئے یا نہیں جو افترا کرنے والوں کے لیے وارد ہوئیں اور کفر یا حرام کا جواز جو اللہ و رسول سے حاصل کرنا بتائے اُس کا حکم کیا ہے اور آپ اُس کے مصداق ہوئے یا نہیں۔ ہم اپنی زبان سے کہیں آپ ہی اپنا حکم بولیں۔ دیکھا آپ نے اهون اب تو ہوئی آپ پر اپنے ہاتھوں اپنی تکفیر روشن - فتنۂ ارتداد ”سنا ۱؎ دو“ اُس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل“ ”وہ ہمنے اس اتحاد کی بنا پر اپنے ان بھائیوں کے حقوق سے چشم پوشی کی جو کرتار پور اور آرہ اور شاہ آباد وغیرہ مقامات میں سفاکانہ اور ظالمانہ حرکات کا شکار ہوئے تھے ہم نے بمبئی کے بلوے میں باوجودیکہ ہمارے بھائی بے قصور تھے اُن کے سر الزام لے لیا ہم نے مالابار کے واقعات پر ایک ہی رُخ کے خیالات ظاہر کیے اور غریب موپلوں کے خلاف اظہار نفرت کیا امید ہے کہ ہیجی اور ناک رہ چین مالابار کی ہماری مجبوریوں کا خیال کرکے ہماری جسارت کو معاف کردینگی“ (خطاب ہے بھی انہی لائق) کہ جو ہم نے جذبات اسلامیہ کی بنا پر اور انتقامی حالت میں ان سے بعض حرکات سرزد ہوئی پر اعتراض کیا۔ گاندھی صاحب اور محمد علی صاحب کے مشورے سے پہلا اعلان ذکر کیے وہی جاتا کہ گاندھی نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے اُس کا اعتبار جاتا

اُس کے اخلاص میں شبہ نہیں) جس پر مولانا آزاد سبحانی کے بھی دستخط تھے مالابار کے متعلق شائع ہوا اور پھر ملک کے اطراف سے صدائے بازگشت اس اعلان کی ایسی اُٹھی کہ اب تک مظلوم موپلوں کی فریاد ہندوستان کے کان تک نہیں پہنچی ہم نے ملتان اور لاہور اور امرتسر اور دیگر مقامات کے فسادات کو مسلمانوں کے سر منڈھا ان سب کی تفصیل بیکار ہے ان کے علاوہ ہمارے روبرو مراسم غیر اسلامیہ ادا کیے گئے اور دانستہ و نادانستہ ہمارے بھائیوں نے شرکت کی سنکھ وغیرہ شعائر کفر کا اعلان ہونا ہمارے اتحاد سے ہوا۔ الغرض ؎

اُس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل ۔۔۔ میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

ص۱۱ ہمکو عیسائیوں سے وہ نفرت نہیں ہے جو مشرکین سے ہے (محض غلط نماز بانی دعویٰ جس کے کاذب ہونے پر خود آپ کا عمل شاہد۔ آپ کو تو ہندوؤں سے نہ اتنی نہ آتنی کچھ بھی نفرت نہیں بلکہ آپ تو اُن کے جاں نثار غمخوار ہیں نہ فقط جاں نثار بلکہ ایمان نثار اور آپ تو یہ کہتے ہیں کہ میں اپنے آباء کا مقلد ہوں اُن کو جو باتیں کرتے دیکھا ہے اُن سے میں باز نہیں رہ سکتا نہ اُس سے باز آنے کی کوشش کرتا قرین انصاف ہے اور آپ خود لکھ چکے ہیں کہ ہمارے اکابر کو موالات نصاریٰ سے جس قدر تحرز تھا اُس قدر تحرز ہنود کے ساتھ ہم نے نہیں دیکھا ہے۔ اب یہ آپ اپنے باپ دادا کے عمل کے خلاف کدھر جا رہے ہیں۔ اب یہ آپ کیوں فرما رہے ہیں کہ ہمیں عیسائیوں سے وہ نفرت نہیں ہے جو مشرکین سے ہے۔ یہ اُلٹی گنگا کس لیے بہا رہے ہیں یا شاید ہندو آپ کے نزدیک مشرک نہیں۔ اور لطف یہ کہ ایک سطر بعد لکھ دیا کہ مشرک ہمارا ساتھی ہے دیکھو اُن کی کتاب فتنۂ ارتداد ص۱۱ حربی خواہ اہل کتاب ہو یا مسلم ہمارا دشمن ہے اور موحد اگرچہ مشرک ہو ہمارا ساتھی ہے یہ معما تو مولوی فرنگی محلی ہی بتائیں کہ مسلم کا حربی ہونا کیا معنے رکھتا ہے یونہیں موحد کا مشرک ہونا۔

یہ اجتماع نقیضین کب سے جائز ہوا) ص۱۱ "مرتد ہمارا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا اور نہ ہم معاملہ کسی طرح اس کے ساتھ نہیں کر سکتے شردھانند نے ہماری ایک تحریر کا اپنی تقریر میں حوالہ دیا ہے کہ سانپ بچھوؤں سے صلح ہو سکتی ہے مگر مرتدین اور مؤیدین ارتداد سے صلح نہیں ہو سکتی ہم اب بھی یہی کہتے ہیں ہمارا مذہب ہے کہ مرتد اگر دین اسلام کی طرف نہ لوٹے تو مسلمان اس کو قابل قتل سمجھیں گے۔" ص۴۸ "ہر محارب و عہد شکن کہ انگریزوں سے بھی صلح ہو سکتی ہے لیکن مرتدین اور مؤیدین ارتداد سے صلح نہیں ہو سکتی ہے۔ حقیقتہً ہم ہندو مسلم اتحاد سے اس تحریک کو بالاتر سمجھتے ہیں۔" ص۱۲ "جنھوں نے ارتداد کے فتنہ میں حصہ لیا ہے وہ من حیث الاشخاص حربی ہو گئے اور ان کے احکام معاہدین کے احکام نہیں رہے جب تک وہ اس امر کو نہیں چھوڑیں گے اور پھر معاہدہ نہ کریں گے ان سے کوئی صلح نہیں ہو سکتی۔" (یہ تو تجربہ تھا کہ من طالت لحیتہ طال حمقہ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ اتنی دراز ریش کو حافظہ سے بھی بیر ہے دراز ریش را حافظہ نباشد کبھی نہ سنا تھا مگر آج دیکھ رہے ہیں کہیں تو یہ ہے اور کہیں یہ کہ "آریوں نے کوئی قابل الزام بات نہ کی۔" "ہندوؤں کا اس میں قصور نہیں۔" "دونوں کو رواداری کرنا چاہیے نہ ہمکو اشتعال ہو نہ ہندوؤں کو۔" "مجھے امید ہے کہ مسلمان اور ہندو دونوں رواداری سے کام لیں گے اور اس کی وجہ سے اتحاد میں فرق نہ آنے پائیگا۔" "مجھے اطمینان ہے کہ ملکانے مسلمان ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ مسلمان رہیں گے۔" فتنۂ ارتداد ص۱۲ "میں بھی کہتا ہوں کہ آریہ نے قابل الزام بات نہیں کی انھوں نے عضو معطل پایا اس کو اور اپنا عضو سمجھکر اپنے جسم میں لگا رہے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ عضو ان کے لیے خوشنما نہیں ہے یہ بھی میں جانتا ہوں کہ وہ ان کے جسم میں لگ نہیں سکتا بلکہ مجھے اطمینان ہے کہ دل سے وہ ملکانے بھی مسلمان ہیں جن کو دنیاوی خواہشوں سے شدھ کیا گیا ہے[۵] بہاں اور

[۵] ہم مسلمان ہرگز اچھوت شدہ یعنی ناپاک نہیں کہہ سکتے ہمارے اسلام نے کفار کو نجس یعنی ناپاک اور اشد بتایا ہے ۱۲ فقیر عبید الرضا غفرلہ

عادتیں ان میں مشرکانہ تھیں وہاں دو ایک حرکتوں کا اور اضافہ ہوگیا وہ اپنے دنیاوی منافع حاصل کرکے جیسے مسلمان تھے ویسے ہی مسلمان انشاءاللہ رہیں گے" (ان مشرکانہ عادتوں حرکتوں کے ساتھ ان کا نے مسلمان ہیں ہاں جب اُن کے نزدیک مسلم مسلم ہوکر حربی ہوسکتا ہے موحد موحد ہوکر مشرک ہوسکتا ہے تو یہ کیا عجیب ہے کہ مشرک بحالتِ شرک مسلم ہو۔ فرنگی محلی صاحب اگرچہ محمد علی و شوکت علی صاحبان کے پیر ہیں مگر مولوی صاحب کا اس مشہور مقولہ پہ عمل ہے کہ زمانہ اُلٹا ہے۔ پہلے پیر کے مرید متبع و پابند ہوتے تھے اب یہ پیر جی اُن مریدوں کے۔ یہ مولوی صاحب کا محض حال ہی نہیں بلکہ قال بھی ہے اُن مریدوں نے کہا تھا کہ کمیٹی ایک ایسا نیا مذہب بنائے گی جو ہندو مسلم امتیاز اُٹھادے اور سنگم و پریاگ کو ایک مقدس علامت ٹھہرادے"۔ وہ دیکھیے مولوی صاحب نے بھی اپنے مریدوں کا اتباع کیا کہ موحد مشرک اور مشرک مسلم ہیں یعنی ؎

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مسلمانو! آپ نے ملاحظہ کی مولوی صاحب کی حالت سقیمہ آپ نے دیکھی اُن کی عادت لئیمہ۔ اسی برتے پر وہ تتا پانی تھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مؤاخذات اس قابل نہیں کہ اُن کی طرف توجہ کیجائے۔ اُن کے اعتراضات واہیات ہیں۔ کوئی مشکل نہیں کہ اُن کی رد کردی جاوے اُن کے مطالبات اضحوکۂ اطفال ہیں اب اُن سے کون کہے کہ مولوی صاحب اضحوکۂ اطفال ایسے ہوتے ہیں ہفوات واہیات اسے کہتے ہیں۔ نفسانیت وہ نہیں کہ بار بار تصریح فرمادی گئی کہ جو بے غائلہ ثابت ہو ہم اُسے کم کردینے کو تیار ہیں باقی سے توبہ کا اعلان کیجیے۔ نہایت لجاجت حد درجہ خوشامد فرمائی گئی آپکو یہاں تک

ؑ ۵ زہے فصاحت اس فصاحت کی ذرا کچھ تو داد دیجئے ... عزیزم عبید الرضا

تحریر فرمایا گیا کہ آپ توبہ کرلیں آپ اگر توبہ کرلیں تو ہم پر احسان ہوگا۔ آپکی گستاخیوں گالیوں پر یہ فرمایا کہ میں تو آپ کی تُو کے بھی لائق نہیں۔ نفسانیت یہ ہے کہ باوجود اس قدر لجاجت کے آپ نے سخت شدید تر تنقیصیں توہینیں کیں دیانت سے عداوت یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ پر حق آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہوچکا آپ نے توبہ نہ کی۔ خدا سے بے خوفی یہ ہے کہ حق آشکارا ہو جائے اور آدمی توبہ نہ کرے اصرار علی الباطل ہی رکھے ادھر اُدھر بھاگتا پھرے تلملائے سٹ پٹائے گھبرائے اور رہ رہ جائے معاصی سے کسی طرح رجوع نہ لائے۔ یہ ہے تکبر یہ ہے غرور یہ ہے انفت۔ آپ نے دیکھا کہ کون تانبخانہ پہنچا۔ آپ نے دیکھا کہ کون چوٹی سے گرا۔ آپ نے دیکھا کہ کون چالیس چلا۔ آپ نے دیکھا کہ کون کروٹوں پر کروٹیں بے چینی سے بدلتا رہا۔ آپ نے دیکھا کہ تکبر کا پیکر غرور وانفت کا مجسمہ کون ٹھہرا۔ آپکو معلوم ہوا کہ کون نالائق و ناقابل خطاب ٹھہرا۔ آپ نے جانا کہ کس کی نفسانیت زد پر آئی کس نے مجادلہ کیا۔ آپ نے دیکھا کہ ایرادات قویہ وادلۂ قاہرہ دیکھکر کون دنگ رہ گیا ہکا بکا ہو گیا آپ نے کچھ سمجھا کہ کون سخت کذاب فحاش و دریدہ دہن دین و دیانت حق وحقانیت کا دشمن ہے آپ نے دیکھا کہ کس کا جواب دنداں شکن ہے شعلۂ جوالہ بلکہ صاعقہ بر دل و جگر افگن ہے کون عقل سے کورا حماقت کا مخزن ہے خود اپنے ہاتھوں لہولہان کس کا بدن ہے کون ٹھوکر پہ ٹھوکر لگا رہا ہے اور کون پڑا سسک رہا ہے بُری طرح بلک رہا ہے آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس کا گلا ہے اور کس کی ذوالفقار ہے کس کی گردن ہے اور کس کی تلوار ہے کس کا سر ہے اور کس کی پیزار ہے کس کا طمانچہ اور کس کا رخسار ہے کس کی آنتیں اور کس کا خنجر خونخوار ہے کس کے دل و جگر پر کون برق بار رہا ہے کس کا نیزہ کس کے سینہ کے

پار ہے کون کس کی چھاتی پر سوار ہے کس کا کس پر وار ہے کس کی ضرب سے
کون چیختا بار بار ہے کراہتا بیشمار ہے کون کس کی ضرب شدید سے زار و نزار ہے
سخت بے قرار و ناچار ہے مؤاخذات کی شدت مطالبات کی ہیبت سے
کس کو بخار ہے کون پیچھا نہیں چھوڑتا بھاگنے نہیں دیتا کہ اُس کی گرفت ابد قرار
ہے اور کون پیچھا چھڑاتا بھاگتا پھرتا ہے کہ اُس کے نصیبوں فرار ہے کس کی گالیوں
کی کس پر بوچھار ہے اور کون کوہ تمکین و وقار ہے کون بد مذہبی اور شر کی آفات
کفری مصائب کا شکار ہے کون غمگین ہے کون غمخوار ہے کون معالج ہے کون
بیمار ہے کون کس کے دنیا و دین کے بھلے کے لیے توبہ کا طلبگار ہے اور کون محض
اس مطالبہ کے سبب مطالب سے بر سرِ پیکار ہے کون خیر کا خواستگار ہے اور
کسے معاصی پر ضد ہے اصرار ہے ہٹ ہے عناد ہے استنکاف و استکبار ہے
کسے قبول حق سے انکار ہے آج دنیا کس سے بدظن ہے مخلوق کے نزدیک کون
ناقابل اعتبار ہے کون ہے جس کے وجود سے مسلمانوں کو ننگ و عار ہے کون یزید
پلید کی طرح خدائی خوار ہے کس کے سر پر ابلیس لعین کی طرح الٰہی مار ہے خدائی پھٹکار
ہے۔ ہم کچھ نہ کہیں مگر آپ تو سمجھیں کہ جو حق سے فرار ہے جسے نفسانیت کا روگ
ہے جسے غرور کی بیماری ہے جو تکبر کا روگی ہے جسے الفت کا آزار ہے جس کے
قلب پر سخت شدید غبار ہے جس کا ہندوؤں سے پیار ہے جو مشرکوں کا یار
ہے مرتدوں سے جس کا دوار ہے صلح کل ہے سوائے اہلسنت سب کا دلدار
ہے بادۂ محبت کفرہ سے سرشار ہے جس کے سر میں اُن کی الفت کا ہر دم خمار
ہے جس کی ساری عمر قرآن و حدیث گاندھی بت پرست پر نثار ہے وہ کون ہے
ہم اتنا پتا بتاتے ہیں کہ وہ انسانیت کا دعویدار ہے وہ اسلام کا مدعی ہے
مگر قبیح و بس رو کفار ہے نسب کا فخر لینا ہے کہ از اولاد انصار ہے عاقل ذا

اشارہ کافی ست والعاقل تکفیہ الاشارۃ اور وہ کون ہے جس پر فضل رب غفار ہے کرم حضرت ستار ہے فیض احمد مختار ہے جس سے آج باغ سنت گلزار ہے چمن کا سنگھار ہے جس کے دم سے بہار ہے خوب پھلی پھولی پھلوار ہے محب چاریار ہے وہ مطلع انوار ہے صاحب اسرار ہے سنیوں کا پیشوا و سردار ہے دین کا حامی و مددگار ہے خطاپوش خطاکار ہے عیب پوش گنہگار ہے بدمذہبوں سے بیزار ہے اُس کا ہر لعین حسد میں گرفتار ہے اور اپنی آتش غیظ و غضب میں خود فی النار ہے بڑی اُس کی سرکار ہے اُس کا دربار دُرربار ہے گرامی لقب مجدد مائۃ حاضرہ سے اُس کا اشتہار ہے۔ وہ کون ہے سب جانتے ہیں کہ وہ اعلیحضرت والا تبار ہے جس پر روز و شب رحمت پروردگار ہے فضل کردگار ہے۔

بھائیو! مولوی صاحب کی قابلیت آپ نے دیکھی مگر یہ مشتے نمونہ از خروار ہے اگر آپ کمالات معنوی کی ابھی اور سیر کرنا چاہیں تو آیئے دیکھیے اگرچہ ضمناً تناقض آپ ملاحظہ کر چکے مگر اب اُن کا بیان تفصیل وار ہے۔

فرنگی محلی بدکردار تناقض بیشمار تعارض لگاتار اپنا آپ ہی

ردمزیدار

وہی اتحاد بدنہاد سراپا فساد جسے محض ہندوؤں کے لیے مفید بتا چکے اُسے ہندوؤں کے غلبہ کا موجب ٹھہرا چکے اُسی کو فتنۂ ارتداد سے ٹھیس نہ لگنے کیلیے اسی کتاب میں یہ کوششیں ہیں کہ ص۱۱ پر کہا "ہم کو ہندوؤں سے عہد شکنی کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ فتنۂ ارتداد اُٹھایا ہوا مخصوص جماعت کا فعل ہے" لطف یہ کہ صفحہ دو صفحہ آگے نہیں بلکہ سطر دو سطر بھی نہیں بالکل متصل ہی کہا "ہم جانتے ہیں کہ ہندو سناتن دھرم خصوصاً اس تحریک کے باعث کس قدر

میں آگئے ہیں ان کی تہذیب اور مذہب دونوں تشریف لیے جارہے ہیں" پہلے کا حاصل یہ ہے کہ صرف آریوں نے یہ فتنہ اُٹھایا ہے اُنھیں سے لڑائی ہے ہندو اس میں شریک نہیں اُن سے اتحاد ویسا ہی رہے مسلمانوں کو ہندوؤں سے لڑنا نہ چاہیے۔ اور دوسری میں صاف کہدیا کہ ہندو بھی شریک ہیں اور اس تحریکیا کے باعث خطرہ میں آگئے ہیں۔ پھر ص<u>۳۹</u> پر کہا "ہمارا فرض ہے کہ سیاست کے میدان میں سیاست دان حضرات کو نبرد آزما ہونا چاہیے اور مذہبی دنگل کے آپ لوگ پہلوان ہیں آپ لوگوں کو خم ٹھونک کر آجانا چاہیے مگر اس قدر احتیاط رہے کہ اتحاد میں رخنہ نہ پڑے اور اس مسئلہ کو بالکل علحدہ رکھا جائے مقابل ہمارے ہندوؤں کی جماعت نہ سمجھی جائے بلکہ صرف آریہ کے وہی اشخاص مقابل رکھے جائیں جنھوں نے پیام جنگ دیا ہے اگر احتیاط سے کام لیا گیا تو ہندو مسلم اتحاد میں بھی تزلزل نہ ہوگا اور فتنۂ ارتداد کا بھی انسداد ہو جائیگا۔ اتحاد ہمارے لیے ضروری ہے کیونکہ بدون اس کے خلافت کے مقاصد پر زور نہیں پڑسکتا ہے اور بغیر اس کے سوراج نہیں مل سکتا"۔ جیسے قبول دیا کہ یہ ساری تگ و دو حصول سوراج کی خاطر ہے۔ اتحاد مقاصد خلافت کے لیے ضروری ہے اور خلافت خلافت کی پکار سوراج کے لیے ہے آریہ کے بھی وہی لوگ مقابل رکھے جائیں جنھوں نے پیام جنگ دیا ہے۔ باقی آریوں سے بھی وہی بھائی چارہ رہے۔ اول تو فتنۂ ارتداد کا دھڑا ہندوؤں کو بچانے کے لیے صرف آریوں کے سر باندھا پھر وہیں وہیں نادانستہ ہندوؤں کو بھی شامل کر لیا پھر جو کچھ اتحاد کا نشہ تیز ہوا تو آریوں کے بھی گنتی کے اشخاص رکھے پھر جو شراب الفت کفرہ عنود و محبت ہنود بے ہنود کا خمار اور بھی زائد ہوا تو اُس نے گویا اندھا بہرا بنا دیا عقل و حواس سب کھو دیا اپنے سر و پا کا ہوش نہ رکھا آریہ کے اُن گنتی کے اشخاص پر بھی الزام نہ جاتا اُنھیں بے قصور

گردانا ملاحظہ ہو صـ۱۲ "میں بھی کہتا ہوں کہ آریہ نے قابل الزام بات نہیں کی انھوں نے ایک عضو معطل پایا اس کو اپنا عضو سمجھکر اپنے جسم میں لگا رہے ہیں۔" فرنگی محلی کا مقصود تو یہ ہے کہ اُن کے چہیتے ہندوؤں نے فتنۂ ارتداد نہیں اُٹھایا اپنے برادران ہنود پر سے دفع الزام کی سعی باطل میں اتنے بیہوش ہوگئے کہ آریوں پر سے بھی الزام اُٹھانے گئے۔ مگر از آنجا کہ عشق و محبت مجنوں بنا دیتے ہیں اپنی جنونی بڑ میں ہندوؤں پر الزام مان لیا۔ اگرچہ پھر انھیں بے قصور بھی ٹھہرا دیا اسی لیے تو کہتے ہیں کہ نادان دوست سے دشمن بھلا[۱]۔ صـ۳۲ پر کہا "ہندوؤں کا اسمیں قصور نہیں اُنھوں نے بعض اجزا کو فضول پڑا ہوا دیکھا اپنے میں ملا لیا۔" نیز صـ۱۲ پر کہا "ہندو معاہدین سے میرا کوئی اس وقت تک عہد شکنی کا ارادہ نہیں جبتک کہ وہ خود عہد شکنی نہ کریں مگر ان کے وہ افراد جنھوں نے ارتداد کے فتنہ میں حصہ لیا ہے من حیث الاشخاص

[۱] اس کی تصدیق خود فرنگی محلی صاحب کے پیشوا اور رہنما گاندھی نے بھی کر دی جس پر انھوں نے قرآن و حدیث کی عمر نثار کی تھی جسکے پس رو بنے تھے ملاحظہ ہو علی گڑھ گزٹ ۱۳ جون سنہ ۱۹۲۴ء میں گاندھی کا مضمون عبد الباری صاحب کے متعلق مجھ سے کہا گیا کہ وہ ہندوؤں کے جذبۂ مخالفت سے بھرے ہوئے ہیں ان کی بعض تحریریں مجھے دکھائی گئیں ہیں جن کو میں سمجھنے سے قاصر ہوں اور میں نے ان پر سر بھی نہیں مارا اس لیے کہ وہ خدا کی سادہ مخلوق ہیں مجھے ان میں کوئی پیچ نظر نہیں آتا وہ اکثر بلا سمجھے بوجھے بات کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کو مشکل میں ڈالدیتے ہیں اسی طرح فرنگی محلی کی بلادت اور نادان دوستی پر روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں کہتا ہوں مجھے تسلیم ہے کہ مولانا صاحب خطرناک دوست بن سکتے ہیں اب تو فرنگی محلی بھی اپنے آپ کو ہندوؤں کا نادان دوست تسلیم کرلیں گے کیونکہ اُن کے پیشوا گاندھی نے کہدیا جن کی وقعت فرنگی محلی صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ خود ہی لکھ چکے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں یہ ہے اتحاد کا نتیجہ یہ ہے پس روی کا ثمرہ ۱۲ فقیر عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ

حربی ہو گئے اور ان کے احکام معہد[۱] کے احکام نہیں رہے" ارے فرنگی محلی جی یہ کیا کہہ رہے ہو تمھارے نزدیک تو ہنود اس میں شریک ہی نہیں یہ تم نے ہندوؤں کو کیوں سان لیا اور شریک بھی سہی تو تم نے اُن کی صفائی کر دی تھی کہ فضول پڑا دیکھا اپنے میں ملا لیا ہندوؤں کا اس میں قصور نہیں اب اُن افراد سے کس لیے عہد شکنی پر آمادہ ہو گئے وہ کیوں حربی ہو گئے اُن کے احکام معاہد کے احکام تمھارے نزدیک کیوں نہ رہے۔ دیکھو تمھارے مہاتما جی پیکر اخلاص[۲] گاندھی

[۱] کذا بخطہ ۱۲ منہ [۲] دیکھو خطبۂ ارشاد ص۲۹ گاندھی صاحب کو میں محسوس کر رہا ہوں ان کی تعریف اس سے زیادہ نہیں کر سکتا کہ وہ پیکر اخلاص گاندھی مہاراج ہیں ان کی بھولی بھولی باتیں یاد آتی ہیں اُن کا اثر جیسا پڑتا تھا ویسا آپ لوگوں میں بڑے سے بڑے شخص کی تقریر کا بھی نہیں پڑتا۔ دوسرے لالہ لاجپت رائے یاد آتے ہیں جن کا تبسم آمیز تدبر وہ کام کرتا تھا جو کوئی دوسرا اپنے لکچر وغیرہ سے نہیں پیدا کر سکتا آگے کہا یہ لوگ اس مرتبہ پر کیوں تھے ان کو خلوص کے ساتھ محض رضامندی خدا کی غرض سے اصلاح ملک کا خیال تھا وہ کاؤنسل (سوراج) کے لیے چندہ لیتے تھے اپنی غرض شامل نہیں ہوتی تھی یہاں تک تو اُن کفار کی ایسی مدح و تعریف تھی جو کذب و حرام تھی مگر فرنگی محلی صاحب کی زبان پہ کلماتِ کفر یہ بکے اور اُن کا چپٹ بے کفر بکے کب بارہا ہے چھٹتی نہیں ہے کوئی بھی عادت پڑی ہوئی۔

آگے کہا یہی امور ہیں جن کے ہونے سے مجلس باعث خیر و برکت ہوتی ہے لا خیر فی کثیر من نجوٰھم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیه اجرا عظیما آپ حضرات سے توقع ہے کہ آپ ان کے اخلاف ہو جیسے انھیں کے اوصاف اختیار کیجیے کفار جس مجلس میں شریک ہوں اُس مجلس میں خیر و برکت ہو گی یا وہ محل محل لعنت اُس آیہ کریمہ کے مصداق گاندھی و لاجپت رائے کو بتانا یہ کہنا قرآن عظیم پر کتنا سخت ظلم شدید و ضلال بعید ہے۔ پھر مسلمانوں سے یہ کہنا کہ آپ ان کے اخلاف ہوں ان کے اوصاف اختیار کریں کتنی عظیم بدخواہی مسلمین ہے انصاف سے کہیے کہ کافر کا خلف کون ہو گا اور اُس کے اوصاف کو کون پسند

م کریگا۔ اور جبکہ آپ نے مطلق اوصاف پر فرمایا تو اُن کے اوصاف سے ایک وصف شرک بھی ہی کیا مسلمان (نہ پناہ بخدا) اسے بھی اختیار کریں ۱۲

مہاراج خفا ہو جائیں گے۔ تمہاری اس حرکت پر کس قدر لعنت ملامت کرینگے اس ص۱۱ پر تو یہی تھا کہ معدود چند افراد جنہوں نے فتنۂ ارتداد میں حصہ لیا ہے وہ حربی ہو گئے معاہد نہ رہے اب ص۴۴ ملاحظہ ہو وہاں کہا ہندو چاہے رئیس ہوں یا غریب موالاتی ہوں یا تارک موالات بظاہر اس مسئلہ میں ایک ہی رائے رکھتے ہیں" یعنی ہندوؤں کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اس فتنہ میں شریک نہ ہو۔ بحالت جنون لکھنے کو تو یہ لکھ گئے مگر گاندھی جس کی مولوی فرنگی محلی صاحب بڑی[۱] عزت کرتے ہیں جو مولوی صاحب کا محبوب محسن ہے اس کی محبت و احسان و عزت یاد آ گئے لہٰذا پھر پہلو بدلا اور کہا ص۱۵ کیا شردھانند کا فعل ہندوؤں کا فعل ہے شردھانند جی کیا ہندوؤں کی اکثریت کے قائم مقام ہیں یا وہ کسی ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جن کو اصل ہندو کہا جا سکتا ہے وہ نہ تو ہندوؤں کے قائم مقام ہیں نہ کسی بڑی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنے کو آریہ کہتے ہیں جن کی تعداد بہت تھوڑی ہے وہ بائیں کٹھ

---

[۱] ملاحظہ ہو فتنۂ ارتداد ص۳۵ میں گاندھی صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ برعکس حکم قرآن اور پھر ہیں کھرے مسلمان۔ اسی صفحہ پر کہا لیکن جب تک وہ (گاندھی) شرک کی آلودگی میں ہیں جس کو خدا ظلم عظیم کہتا ہے کیونکر میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ سلطنت ظالمہ سے ملک کو بچا سکیں گے۔ پھر تو آپ کی ساری عمر قرآن و حدیث جو اس پر نثار کی تھی بالکل رائیگاں گئی۔ خسر الدنیا والآخرہ۔ آگے کہا ہر اس کو ظالم کہنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی شاعر اپنے محبوب کو ظالم کہتا ہے۔ (اس کلمہ خبیثہ کی شناعت پر مسلمان تو بیشمار لعنت برسائیں گے۔ مگر دکھانا یہ ہی کہ مولوی صاحب پر گاندھی کی محبت کا جنون کیسا سوار ہے آگے کہتے ہیں) لیکن ان کی محبت میں نص قرآنی کو میں بھول نہیں سکتا" ساری عمر قرآن و حدیث اس پر نچھاور کر کے پھر یہ کہنا مولوی صاحب ہی کہیں کہ مجنونانہ بڑ نہیں تو کیا ہے۔

[۲] فتنۂ ارتداد ص۳۸۔ ان (گاندھی) کے احسان کی وجہ سے مجھے ان کے ساتھ غیر اختیاری محبت ہو

ہندوؤں کی جماعت نہیں کہی جاسکتی ہے اگر یہودی مسلمان ہو سکتے ہیں اور عیسائی یہودی اور مسلمان سب ملکر مسلمان کہے جاسکتے ہیں تو آریہ بھی ہندو کہے جانے کے مستحق ہیں آریہ بہت سی مقدس کتابوں کو نہیں مانتے ہندوؤں کے طریقۂ عبادات شادی اور غمی قوانین معاشرت سب کے مخالف ہیں" (الی ان قال) "دیکھنا یہ ہے کہ سناتن دھرمی اور جینی سب ملکر مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہیں یا صرف شردھانند جی اور اُن کی جماعت جیسا کہ تحقیقی طور پر معلوم ہوا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ صرف آخر الذکر جماعت کے یہ کرشمے ہیں" (یہ خوب کہی کہ اگر عیسائی یہودی سب ملکر مسلمان کہے جاسکتے ہیں تو آریہ بھی ہندو کہے جانے کے مستحق ہیں۔ رافضیوں وہابیوں نیچریوں ندویوں غیر مقلدوں قادیانیوں چکڑالویوں دیوبندیوں گاندھیوں سے کیوں کتنی بچائی۔ کیا اگر ہندوؤں کے خلاف ان فرق باطلہ میں کوئی کارروائی کرے تو ہندو تمہاری طرح یہ کہکر اپنے ہم مذہبوں کو بٹھادینگے کہ یہ کام مسلمانوں نے نہیں کیا بلکہ قادیانی نے یا دیوبندی نے یا نیچریوں نے یا گاندھویوں وغیرہم نے کیا ہے۔ اور وہ ہرگز مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں اگر یہودی عیسائی مسلمان کہے جاسکتے ہیں تو یہ لوگ بھی مسلمان کہے جاسکتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی یہ سب ہندوؤں سے لڑنا چاہتے ہیں یا صرف فرق ضالہ جیسا کہ تحقیقی طور پر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صرف اول الذکر جماعتوں کے یہ کرشمے ہیں۔ ہر عاقل بے حائل کہے گا کہ ہندو ہرگز ایسا نہ کہیں گے بلکہ یقیناً اُن فرق مبتدعہ کی ہر کارروائی کو وہ مسلمانوں کے سر تھوپیں گے۔ یہ محض غلط ہے کہ پہلے کبھی "ہر ہندی النسل غیر مسلم مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو تھا اور اب ایسا نہیں ہے" بلکہ یقیناً جیسا لفظ مسلمان ہر مسلمان صورت پر اُن کی نظر میں صادق ہے یونہیں ہندو ہر ہندو صورت پہ اُن کی اور مسلمانوں سب کی نظر میں خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔

ہندؤوں کی مذہبی کتابوں کو جن میں کفر وشرک بھرا ہوا ہے مقدس کہنا ایسے ہی شخص کا کام ہے جس نے اپنی ساری عمر قرآن وحدیث بت پرست پر نثار کردی ہو۔ مسلمان تو اُسے کفر جانتے ہیں۔ یہاں تو اپنے محبوب گاندھی کی محبت میں یہ کہا مگر حافظ ہٰذا شُدھی کی علت نے پھر صدا پر گاندھی کے احسان کو بُھلا دیا عزت ومحبت کو طاق نسیاں پر بٹھادیا اور فرنگی محلی سے کہلوادیا کہ " اب سناتن دھرمیوں نے بھی شُدھی روا کردی جس سے خفیف العقل جاہل نومسلم اپنے قومی گروہ کے بہکانے میں آجاتے ہیں "۔ یہی نہیں کہ ہندوؤں کے نزدیک اشدھی روا ہے بلکہ وہ اُس میں کوشاں اور سرگرداں بھی ہیں ملکانوں کو آریوں کے بہکانے سے اتنا ضرر نہیں پہنچا جتنا ہندوؤں کے بہکانے سے وہ خفیف العقل ہندوؤں کے بہکانے میں آجاتے ہیں) صلا پر کہہ چکے تھے کہ " سناتن دھرمی اپنے جذبات مذہبی کے خلاف اس شدھی کی تحریک میں آریوں کے قدم بقدم ہیں " اور ساڑھے چھ صفحے بعد ہی نسی ماقدمت یداہ صلا پر وہ کہا ہمکو ہندوؤں سے عہد شکنی الخ اور صلا پر لکھ چکے تھے کہ " صرف آخرالذکر جماعت کے یہ کرشمے ہیں اور دوسرے فرقے کے ہندو یا مسلمان اگر حصہ لے رہے ہیں (عجیب اشدھی میں مسلمان حصہ لے رہے ہیں۔ مگر ہے یہ کہ خود گفتہ وخود ندانم کہ چیست۔ آپ کو اس میں کچھ شک ہو تو فرنگی محلی جی سے اس کا مطلب دریافت کر دیکھیے اور دوسرے فرقہ کے ہندو کہکر اپنا خود رد کر لیا وہ جو کہا تھا کہ آریہ ہندو نہیں اب اُسے غلط کر دیا مان لیا کہ ایک فرقہ ہندؤوں کا وہ ہے اور اُس کے سوا دوسرے فرقے اور ہیں) تو اُن کی یہ غلط فہمی ہے یا کوئی محرک ہے جو اُن کو اپنے دھرم اور مذہب کے خلاف اُبھار رہا ہے "۔ اور چند سطر بعد ہی وہی نسی ماقدمت یداہ صاف لکھ دیا " ہم چند اشخاص کی بے احتیاطی سے اپنے معاہدین کو چھوڑ نہیں سکتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ایک قلیل جماعت آریہ کی تحریک جو شدھی کے ذیل میں ہندو مسلم اتحاد کو

فنا کرنا چاہتی ہے اس کے دبانے کی پوری فکر کریں اور دیگر ہندو اقوام سے اس بہتر کام میں مدد لیں ہمکو یقین ہے کہ وہ ہماری ضرور مدد کریں گے"۔ یہ تو اوپر آپ معلوم کر چکے ہیں کہ فرنگی محلی کے نزدیک اہل اسلام کو مرتد ہونے سے بچانے میں اس وقت زیادہ تبلیغ کی ضرورت نہیں پھر جو وہ اشدھی کی روک تھام کے لیے کہہ رہے ہیں اس کی ایک وجہ تو اوپر گزری دوسری اب یہاں اُنھوں نے فرمائی کہ ہندو مسلم اتحاد کو ٹھیس نہ لگے۔ اور اس اتحاد کی نسبت یہی فرنگی محلی وہ کہہ چکے ہیں کہ اس سے مسلمانوں میں مذہبی ضعف آجانے کا اُنھیں یقین ہے اور مذہبی ضعف اُن کے نزدیک کفر ہے تو اتحاد کفر ہوا اور کفر کے قیام کی فکر و کوشش کفر اور اُس کوشش وفکر کو فرض کہنا ڈبل کفر۔ پھر کفر سے بدتر اور کیا کام ہوگا جب فرنگی محلی صاحب کے موٹھ اتحاد کفر ہوا تو وہ بدتر ہوا اُسے بہتر کہنا دوسرا کفر ہوا۔ اور ایسے سے اس کی کیا شکایت کہ وہ اُن کفار سے بھلائی کی فقط امید ہی نہیں رکھتا بلکہ یقین رکھتا ہے جن کی نسبت قرآن عظیم فرما چکا لا یألونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ہ وہ تمھاری نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے بیشک اُن کے موٹھوں سے دشمنی ظاہر ہو چکی اور وہ جو اُن کے سینوں میں دبی ہے اور بڑی ہی لاریب ہم نے تمھارے لیے نشانیاں ظاہر فرما دیں اگر تمھیں سمجھ ہو۔ کہیں تو یہ ہے کہ ص۳۳ اتحاد کے خیال سے احتراز نہ کرنا چاہیے ص۳۹ اتحاد ہمارے لیے ضروری ہے ص۳۸ اتحاد مذہب کی رو سے جائز ہی ص۴۶ میں ہندو مسلم اتحاد کا حامی ہوں ص۵ ہندو مسلم اتحاد اچھا ہی ص۲۹ اسقدر احتیاط رہے کہ ہندو مسلم اتحاد میں رخنہ نہ پڑے اس مسئلہ کو بالکل علیحدہ رکھا جائے۔ اور کہیں یہ کہ ص۲ میں ہندو مسلم اتحاد کا مخالف تھا مجھے یقین تھا اور ہے کہ الخ ص۳ ہندو مسلم اتحاد اُسی وقت فائدہ بخش ہو سکتا ہے جب ہندوستان میں جمہوریت عامہ قائم ہو جائے حکومت لیا

سبق دینے والی ہے کہ کبھی اس جمہوریت کا خواب بھی مسلمان نہ دیکھیں الخ ص۳۳ ذلیل اور عزیز کی محبت
نہیں نبھتی ص۳۵ ذلیل اور عزیز کی محبت نبھتی نہیں ہے ہندو کیونکر بہت دن تک محبت نبھائیں گے
دیکھئے کہ وہ بات سامنے آگئی (مسلمانوں کو ذلیل کہنا اور ہندوؤں کو عزیز بتانا قرآن عظیم کا عکس
ہے وہ فرماتا ہے للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں ہی
کیلئے ہے اور فرماتا ہے اولئک فی الاذلین ۵ کافر ہی سخت ذلیلوں میں ہیں مگر جب عزو قرآن و حدیث
بت پرست پر نثار کر دی تو آپ ہی قرآن کے برعکس کہا چاہیں) ص۳۲ اتحاد کہاں رہا اتحاد تو
گاندھی اور لالہ لاجپت رائے کی موجودگی تک تھا اب نہ تو مسلمان قربانی دینے کے لیے تیار ہیں نہ
ہندو تنگ دلی چھوڑنے کو آمادہ ہیں اتحاد کے بہتر ہونے میں شک نہیں مگر بنا اس کی گر گئی ہے گویا
اتحاد کا حسن و جمال جاتا رہا ایک آنکھ کور ہو گئی درد پیدا ہو گیا۔ ص۳۹ یہ خیال نہ کیجیے کہ اس وقت
سیاسی گروہ آپ کے مخالف ہو گا ہندو مسلم اتحاد ٹوٹے گا میرے نزدیک یہ مسئلہ اتحاد سے بالاتر ہے
ص۴۷ ہم ہندو مسلم اتحاد کو اُس وقت تک جبتک زیر سایہ برطانیہ ہندوستان ہے ہندوؤں کے لیے مفید
اور مسلمانوں کے لیے غیر مفید سمجھتے ہیں ص۴۷ ہم کسی ایسے سوراج کو پسند نہیں کر سکتے جسمیں ہمارا مقصد
حاصل نہ ہو اور کسی ایسے اتحاد کے حامی نہیں جس سے ہمارے مذہب کو کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ نقصان ہو
ص۴۸ ہم ہندو مسلم اتحاد سے اس تحریک کو بالاتر سمجھتے ہیں۔

ص۳ پر کہا تھا کہ گاندھی صاحب کے اخلاص میں شک کی گنجائش نہیں" نیز ص۱۲ پر تھا" گاندھی صاحب
پر میں نے اعتبار کیا ان سے کوئی امر ایسا ظاہر نہیں ہوا جس سے ان پر اعتبار نہ رہے۔ یہی خیال مسٹر
لاجپت رائے کے متعلق ہے" ص۲۹ پر کہا پیکر اخلاص گاندھی مہاراج" نیز اسی صفحہ پر کہا ان کو خلوص
کے ساتھ محض رضامندی خدا کی غرض ہے اصلاح ملک کا خیال تھا وہ جو کچھ کہتے تھے احکام اسلامیہ کے
مطابق عقل کے موافق ہوتا تھا" کافر اور خلوص کا فر اور خدا کی رضامندی کا فرنے جو کچھ کہا مطابق احکام اسلام ہے۔ وہ
گائے کی قربانی بند کر دینے کو کہتا ہے آپ کے نزدیک یہ بھی مطابق حکم اسلام ہے ہاں آپکے نزدیک کیوں نہ ہوگا
آپ تو گائے کے گوشت کو مردار کہہ چکے مثل سوئر ٹھہرا چکے۔ اور سہرا اسلام میں حرام تو حرام شے کی قربانی!

آپ ہی حرام بلکہ کفر۔ وہ کہتا ہی کہ ہندو مسلمان متحد ہو جائیں کیوں حضرت یہ اتحاد بھی اسلامی حکم کے مطابق ہی؟ ہاں مگر آپ کیوں نہ کہیں گے آپ کے نزدیک تو اجتماع نقیضین جائز ہی آپ کہہ چکے ہیں کہ موحد اگرچہ مشرک ہو ہمارا دوست ہی۔ وہ ایک نیا مذہب بنانا چاہتا ہی جو ہندو مسلم امتیاز اٹھا دے اور سنگم پریاگ کو مقدس متبرک ٹھہرا دے کیوں حضرت یہ باتیں بھی مطابق احکام اسلام ہیں مگر آپ اسکا کیوں انکار کرینگے جبکہ آپکے نزدیک وہ سب مطابق ہیں یہ بھی مطابق ہونگی۔ یہ کلمہ خبیثہ جیسا کچھ ملعونہ ہی مسلمان قلوب جانتے ہیں ہمیں تو یہاں صرف تناقض دکھانا ہی۔ یہاں تو یہ تھا کہ گاندھی ایسے ہیں ویسے ہیں انھوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے اُن کا اعتبار جاتا۔ اور صفحہ ۱ پر کہدیا کہ "گاندھی حضرت کے مشورہ سے پہلا اعلان مالابار کے متعلق شائع ہوا اور پھر ملک کے اطراف سے صدائے بازگشت اس اعلان کی ایسی اُٹھی کہ اب تک مظلوم موپلوں کی فریاد ہندوستان کے کانوں تک نہیں پہنچتی"۔ ص۳۰ "میں جب مسلم نگر پہنچا تو میں نے وہاں جا کے دیکھا کہ گاندھی خلافت و مسلم لیگ سے برسرِ پیکار ہیں"، کیوں صاحب آپ تو کہتے تھے کہ پیکرِ اخلاص گاندھی مہاراج نے کوئی ایسا کام نہ کیا جس سے اُن کا اعتبار جاتا اب اُس کے اعتبار اُس کے خلوص کی خبر یں کہیے مسلم لیگ بیچاری سے ہمیں بحث نہیں مگر خلافت کمیٹی سے گاندھی کا برسرِ پیکار ہونا کیا آپکے نزدیک یہ خلوص ہے کیوں صاحب یہی اعتبار کی باتیں ہیں اور ہاں یہ بھی کہیے کہ یہ بھی خدا کی رضامندی کے لیے اُس نے کیا اور یہ کہ یہ بھی مطابق احکام اسلام ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسلمانو سچ فرمایا جس نے فرمایا کہ خدا جب دین لیتا ہے عقل و حیا پہلے چھین لیتا ہی اللہ تعالے توفیق توبہ و استقامت بر توبہ عنایت کرے وصلے اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و ناصرنا و ماوانا و ملجانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وعبدہ حضرۃ الشیخ مولٰنا احمد رضا وعلینا وعلی سائر اخواننا الی یوم الجزاء۔

تمّت

اس کتاب کا اِجرا

بتاریخ ۲۵؍صفرالمظفر ۱۴۴۰ھ مطابق ۴؍نومبر ۲۰۱۸ء

بروز یک شنبہ

زیر عاطفت **حضرت مولانا محتشم رضا خاں صاحب**

صدر اعلیٰ حضرت ٹرسٹ بریلی شریف

بمقام

کاشانۂ نوری، ۹۱۔ سوداگراں، نزد درگاہِ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف۔

243001 یوپی

منعقد ہوگا۔ احباب سے شرکت کی پر خلوص گذارش ہے۔

Published by

RAZA-E-KHWAJA PUBLICATIONS

Masjid Ahle Sunnat Ghousiyan, Delhi Gate, Ajmer Shareef

Contact : 9414355399, 01452623012

Distributed by

SUNNI PUBLICATIONS

2818/6, Gali Garhaiya, Kucha Chelan, Darya Ganj

New Delhi-110002, Mob.: 9867934085

Rs. 180/-